- Risaleh Tazkir -wa-Tanees
r- Muhammad Shafi
1922
:t- Grammar

ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

رسالہ تذکیر و تانیث

مشہور بہ

مفید الشعرا

۱۹۲۲ء

باہتمام نیازمند محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفرلہ اللہ الوہاب

در مطبع مجیبی واقع کانپور مطبوع گردید

جز کے کارخانہ سے ہر قسم کی کتابیں نرخ تاجرانہ جلد بکفایت و ویلیو پے ایبل روانہ ہوتی ہیں

المشتہر حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵ و ۲۰
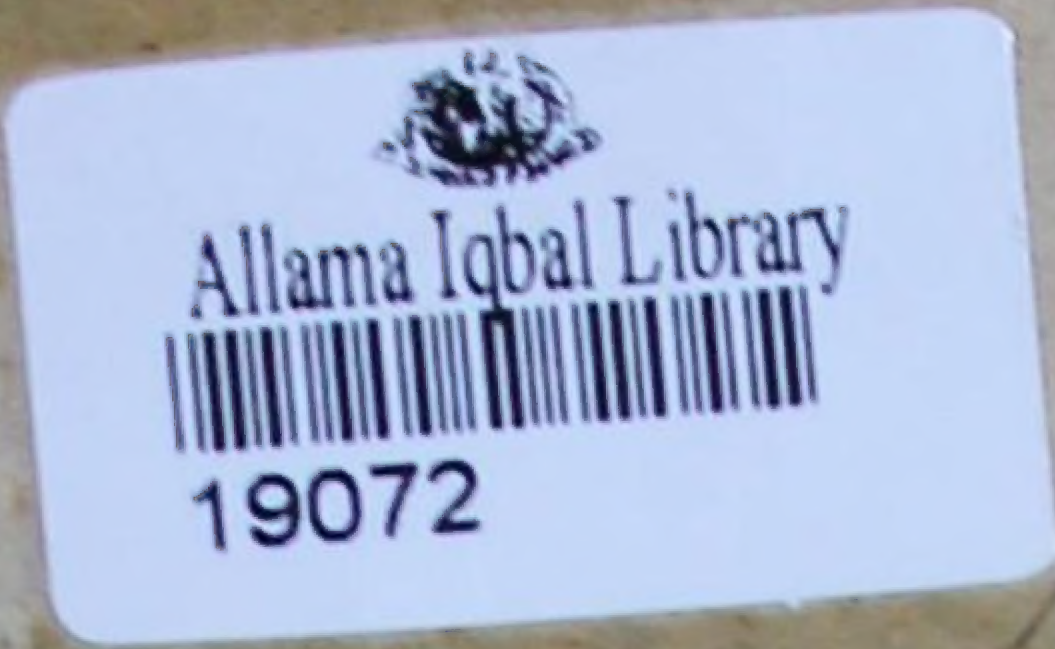
بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ و منقبت سید الوصیین امیر المومنین و ائمہ معصومین علیہم التحیات کے کمترین بندگان ایزد متعال ننگ سخنوران باکمال حکیم سید ضامن علی جلال لکھنوی عرض کرتا ہی کہ اس ہیچمدان کی تالیفات سے جو پہلے رسالہ کار آمد شعرا ابحث تذکیر و تانیث مین سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین طبع ہوا تھا وہ ناقص و ناتمام اور نہایت غلط چھپا تھا اور قطع نظر اسکے خطبہ مین نام نامی و اسم گرامی مؤلف کے آقائے نعمت اعلیحضرت قدر قدرت نواب محمد کلب علیخانصاحب بہادر خلد آشیان والی ریاست رامپور کا بھی درج نہ تھا بنا برین مؤلف سراپا خطا اسکی تکمیل و تصحیح کر کے اپنے ولی نعمی اور نام نامی و اوصاف گرامی خطبہ مین داخل کر کے بار دگر معرض طبع مین لاتا ہی اور پھر وہ شاہد معنی بامداد و اعانت بندگان والاے اعلیحضرت قدر قدرت حاجی حرمین شریفین فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ مشیر قیصر ہند دلاور اعظم اعلای ستارہ ہند جناب نواب فلک رکاب نواب محمد کلب علیخانصاحب بہادر والی ریاست مصطفے آباد معروف بہ رامپور لازالت شموس دولتھم بازغۃ الی یوم النشور کی زیور ترتیب نو سے مرتب و مزین ہو کر بزم ناظرین بالغ نظر و انجمن مشتاقان دیدہ ور مین اپنا جلوہ دکھاتا ہے اور اب نام اس مفید الشعرا رکھا جاتا ہی اور یہ رسالہ ایک مقدمہ اور چند فائدوں اور چند فصلون پر بنایا تاہی وما توفیقی الا باللہ اور مؤلف ہیچمدان ایک بیس بائیس برس کے زمانہ سے بوجہ پرورش فرمائی

وقدردانی وعزت افزائی اپنے آقائے نعمت مذکور والی ریاست رامپور خلد آشیان لازالت شموس دولتہم بازغۃ الی یوم النشور کے ملازم ریاست مذکور کا تھا

ابیات در مدح بندگان اعلیحضرت قدر قدرت خداوند نعمت حاجی حرمین شریفین فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ مشیر قیصر ہند دلاور اعظم اعلائے ستارۂ ہند جناب نواب فلک رکاب نواب محمد کلب علیخانصاحب بہادر والی ریاست رامپور خلد آشیان

کلیم کو نظر آیا تھا جلوہ جو سر طور
پھر اُس نے جلوہ گہ دہر مین کیا ہے ظہور

وہ طور کون مرے شہ کا آستان بلند
وہ جلوہ کون تجلائے بندگان حضور

وہ بارگاہِ بلند احتشام ہے اُسکی
کہ بارگاہ سلیمانی ہے پست جسکے حضور

کہان ہے آج سکندر یہ شوکتین دیکھے
وہ اپنے جاہ و تجمل پہ تھا بہت مغرور

یہ کروفر ہے یہ شان و شکوہ قابل دید
کہان گئے جم و دارا و قیصر و فغفور

کہان ہی عقل فلاطون کہ سیکھ لے ادراک
کدھر ہی فہم ارسطو کہ لے وہ درس شعور

وہ شہریار مشیرون مین جسکے ہوش نخست
ازل سے عقل و وہم اسکا چارہ مین دستور

وہ نام نیک خدا نے عطا کیا ہی اُسے
کہ شش جہت مین ہوا چار روز مین مشہور

جہان فروز ہے اُسکا چراغ جود و سخا
اوجالا گور مین حاتم کی آج ہوگا ضرور

قریب تر ہے کہ گونجے محل کسرے مین
پہونچ گیا ہے یہ آوازۂ عدالت دور

کہین یہ حلم سنا ہے کرم یہ دیکھا ہے
خود انفعال ہو مجرم کرے جو عذر قصور

نگاہ مہر وہ معجز نما کہ دم بھر مین
مسیح اُسکو بنا دے جو کوئی ہو رنجور

ہوائے لطف وہ رحمت اثر کہ خلق کو ہو
برائے داغ جگر سوز مرہم کافور

شجاعت ایسی کہ شیرون مین دھاک ہے جسکی
زبان تیغ پہ جرأت کا اُس کی ہے مذکور

معین لشکر تائید ایزدی اس کی　　جدھر ارادہ کرے ہو مظفر و منصور
کیا وہ صاحب اقبال حق تعالیٰ نے　　کہ گردین رہین خم سرکشون کی جسکے حضور
بڑے بڑے ہین جو حکام دہر ہون محکوم　　بڑے بڑے ہین جو ذی اختیار ہون مجبور
عدول حکم کرے آسمان کیا طاقت　　خلاف رائے ہو دور زمانہ کیا مقدور

مقدمہ جاننا چاہیے کہ مذکر یا مونث نہ بولے جائینگے مگر اسماء اور اسما نہونگے مگر ذوی العقول یا غیر ذوی العقول کے پس ظاہر ہے کہ اسماے ذوی العقول تو محتاج اپنی تذکیر و تانیث کے بیان کے نہین اسلیے کہ ذوی العقول جو مذکر یعنی مرد ہو لامحالہ اسم بھی اُسکا مذکر بولا جائیگا اور جو مونث یعنی عورت ہو بالضرور نام بھی اُسکا مونث استعمال پائیگا الا غیر ذوی العقول کے اسما کہ وہ البتہ حاجت تذکیر و تانیث کے بیان کی رکھتے ہین کہ مذکر یا مونث حقیقی نہین ہین بلکہ مجازی یعنی فرضی ہین پس اسماے غیر ذوی العقول کے تذکیر و تانیث کی بحث بتمامہ کی گئی ہو اور بعض اسماے ذوی العقول پر بھی جن کی تذکیر و تانیث کسی ضرورت سے واجب الاطلاع تھے آگاہی دی گئی چنانچہ اپنے مقام پر بیان کیے گئے ہین اور ضرورت بھی اُن کے بیان کی وہان سے ظاہر ہے اور اس نہج پر تمام بحث تذکیر و تانیث کو ردیف وار لکھا ہے کہ جن الفاظ کی تذکیر خواہ تانیث مین فصحا کا اتفاق ہے اُن کو بے اسناد و نظائر لکھا ہے اور جن مین اختلاف ہے یعنے جو الفاظ بعض فصحا کے نزدیک مذکر ہین اور بعضون کے عندیہ مین مونث ہین یا اس اعتبار سے مختلف فیہ ہین کہ ایک معنی پر اپنے مذکر بولے جاتے ہین اور دوسرے معنے پر مونث آتے ہین یا جن کی تذکیر و تانیث مین ابہام ہے بشیر ساتھ اسناد و نظائر کے لکھے گئے ہین اور اسناد و نظائر کے اشعار کلام اساتذہ معتبر و شعراے نامور اور اردو زبان لکھنؤ سے اخذ کر کے درج کیے گئے ہین فقط

فائدہ جو کلمہ فارسی کا دو لفظ سے مرکب ہے خواہ دونون صیغہ ماضی ہون خواہ دونون صیغہ امر خواہ ایک صیغہ ماضی ہو ایک صیغہ امر خواہ بر عکس خواہ ایک امر ہو ایک مصدر

خواہ ایک اسم جامد ہو ایک صیغہ ماضی کا یا امر کا وہ بیشتر مونث بولا جاتا ہے مانند
آمد و رفت۔ آمد و شد۔ زد و کوب۔ رفت و روب۔ زد و گشت۔ تگ و دو۔
روا رو۔ خرید و فروخت۔ شکست و ریخت۔ بود و باش۔ نشست و برخاست
جست و خیز۔ قطع و برید۔ گفت و شنید۔ تراش و خراش۔ دار و گیر۔ گیر و دار
دوا دوش۔ ہست و بود۔ شست و شو۔ تگ و پو۔ کم و کاست۔ داد و دہش
داد و ستد۔ وغیرہ کے سوائے **بند و بست** سوز و گداز۔ خورد و نوش
خورد و پوش۔ ساز و باز۔ خواب و خور۔ بست و کشادگی کہ یہ مذکر آتے ہین۔
فائدہ جو دو لفظ کہ معاً بولے جاتے ہین حرف عطف ان کے درمیان ہین ہو خواہ نہ ہو
یا باہم اپنی تذکیر و تانیث مین اختلاف رکھتے ہون گے یا اتفاق پس اگر باہم مختلف
ہین تو کبھی برعایت تذکیر و تانیث جزو دوم کے مذکر یا مونث استعمال پاتے ہین مثلاً
آب و ہوا۔ آب و غذا۔ نشو و نما۔ چرخ و پوجا۔ آب و گل۔ قلم دوات کو مونث
بولین گے اور **نان و نمک** کشت و خون۔ تخت و تاج۔ دوات قلم کو مذکر
استعمال کرین گے اور کبھی رعایت تذکیر و تانیث جزو اول کی کرتے ہین مثلاً آبرو
رد و بدل۔ شکر قند کو مونث بولین گے اور پیچ و تاب۔ مال و متاع۔ گلشکر کو مذکر
استعمال کرین گے اور کبھی ایسی دونون لفظون کو مانند **برق و سحاب** پشت و
رو۔ رنگ و بو۔ روز و شب۔ دن رات وغیرہ کے حرف رابط جمع مذکر یا فعل جمع
مذکر یا ضمیر جمع مذکر کے ساتھ زبان پر لاتے ہین **رشک مغفور** فرماتے ہین

آجتک دیکھی نہ تھی تنویر پشت آئینہ	تو ہی وہ آئینہ رو جسکی ہین یکسان پشت و رو

بحر مرحوم ع مقراض حیات ہین یہ دن رات نہین ٭ اور اگر دونون لفظ متفق ہین اپنی
تذکیر و تانیث مین تو دونون مذکر یا دونون مونث بولے جائین گے **مثلاً** آب و رنگ
آب و دانہ۔ آب و نمک۔ گلقند کو مذکر اور آب و تاب۔ جستجو۔ گفتگو کو مونث بولین گے

سواے لفظ شیر برنج - وپھیر بدل - ونیشکر کے کہ کلمہ اول ودوم کے دونون جزو مذکر ہین
لیکن مؤنث بولے جاتے ہین - اور کلمہ ثالث کے دونون جزو مونث ہین لیکن مذکر بولا جاتا
ہے **فائدہ** جو کلمہ فارسی کا کہ اصل مین دو جزو سے مرکب ہے ساتھ ترکیب مقلوب
کے پس اگر جزو دوم مذکر ہے تو وہ کلمہ مذکر آئیگا مانند **خوناب** - گلاب - نوشخند
ریشخند - زمین قند - کے اگر جزو دوم مؤنث ہے تو مؤنث بولا جائیگا مانند سالگرہ آبجو
نازبو - مہتاب - کے سوا - خون بہا - اور ماہتاب اور آفتاب کے کہ یہ استعمالاً مذکر ہین
فائدہ معشوق کے جتنے القاب ہین مثل دلبر ستمگر - بیدادگر - شوخ - گل - ماہ مہر
محبوب - گلعذار - پری رخسار - سیمتن - گلبدن - جنگجو - خوبرو - تندخو - حور - پری - جلاد
ستم ایجاد - قاتل - زہرہ شمائل وغیرہ کے سب کو شعرا مذکر لاتے ہین **فائدہ** عاشق
کے جتنے القاب ہین - دلفگار - رنجور - مہجور - جان باز - جان نثار - بیخود - دیوانہ - بیتاب
بیقرار - بے صبر - ناشاد - ناکام وغیرہ کے سب کو شعرا مذکر لاتے ہین **فائدہ** حق تعالی کے
جتنے اسما ہین سب مذکر آتے ہین **فائدہ** جتنے کتاب کے اسمای ہین بیشتر ان مین سے مؤنث بولے
جاتے ہین **فائدہ** - شراب کے جتنے نام ہین سب مؤنث آتے ہین سوا بادہ کے فارسی
مین اور پھول کے ہندی مین کہ یہ دونون مذکر ہین **فائدہ** جملہ ستارون کے نام مذکر
بولے جاتے ہین سوا زہرہ - وناہید - ومشتری وبرجیس - کے کہ یہ چارون اسم
مونث آتے ہین **ناسخ** نقد جان لائی ہے تلے مول نور اُس ماہ سے * مشتری رکھا ہی
نام اپنے لیے برجیس کا * دولہ ع تیرا غلام کچھ مہ کنعان فقط نہین * کہتی ہی مشتری بھی مین تیری
خریدہ ہون **فائدہ** گنجفہ کے آٹھون بازیون کے نام یعنے تاج - سفید - شمشیر - غلام - چنگ - سرخ
برات - قماش - مؤنث آتے ہین **فائدہ** رنگ کے جتنے نام ہین مثل آسمانی - زعفرانی
دھانی - گلابی - بادامی - نارنجی - شربتی - اگرئی - فیروزئی - چنپئی - فالسائی - سنہری

وغیرہ کے اشیاے مذکر کے ساتھ مذکر اور اشیاے مونث کے ساتھ مونث آتے ہین مثلاً اسمانی
دھانی چینی - سنہری - کا اطلاق پیراہن - وقبا اور انگرکھا - ٹوپی دونون پر کرتے ہین
فائدہ زبان کے جتنے نام ہین مانند عربی یونانی عبرانی - رومی - ترکی - فارسی انگریزی
ہندی - بھاکا پشتو - سنسکرت وغیرہ کے سب مونث بولے جاتے ہین سوا اردو کے کہ یہ
مؤلف ہیچمدان کے عندیہ مین مذکر ہی فائدہ حروف تہجی کے جتنے اسما ہین اُن مین سے بعضے
اپنی تذکیر و تانیث مین متفق علیہ ہین اور بعض مختلف فیہ ہین چنانچہ اختلاف اُن کا اُن کے
مقامون پر بیان کیا جائے گا اور مؤلف مستہام نے اپنی راے بھی بعد بیان کے
لکھدی ہی فائدہ اعداد سے جملہ اسما معدود مذکر کے ساتھ مذکر اور معدود مونث
کے ساتھ مونث بولے جاتے ہین مثلاً ایک کام کو ایک کام کیا اور سو کام کو سو کام کیے
بولین گے اور ایک بات کو ایک بات کی اور سو باتون کو سو باتین کین کہین گے فائدہ
آواز کے جتنے اسما ہین مانند کوکو قلقل - چٹ چٹ - غٹ - غٹ - چھم چھم دھم دھم
دھڑ دھڑ ترا ترا سن سناہٹ گڑ گڑاہٹ - سرسراہٹ - وغیرہ کے سب مونث بولے
جاتے ہین فائدہ بحور - عروض کے جملہ اسما مثل طویل مدید - بسیط - ہزج رجز -
رمل - وافر - کامل - منسرح مجتث - سریع خفیف مضارع - قریب جدید مشاکل
[illegible]ق - مقلوب - طویل - مستدارک - متقارب - مقتضب وغیرہ کے مونث
[illegible]ستعمال پاتے ہین فائدہ مہینون کے جتنے نام ہین خواہ عربی کے ہون خواہ فارسی
[illegible]خواہ - انگریزی کے خواہ ہندی کے مانند محرم صفر ربیع الاول - ربیع الاخر جمادی الاولی -
جمادی الاخر رجب شعبان - رمضان شوال ذیقعدہ ذی الحجہ آبان - دی اردی بہشت بہمن
آذار جنوری - فروری مارچ - اپریل جون - اگست ستمبر کوار - کاتک - اگھن - ماہ - پوس پھاگن چیت -
بیساکھ جیٹھ اساڑھ ساون - بھادون - وغیرہ کے سب مذکر بولے جاتے ہین فائدہ جس کلمہ
کے آخر مین لفظ بند آتا ہی مانند کمربند سینہ بند شکاربند - ازاربند - گلوبند بازوبند ہفت بند دربند
شلوار بند - زیربند - حنابند - دست بند علی بند حسین بند چاربند - سیج بند - آڑبند -
ٹڑبند - وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے فائدہ جس کلمہ کے آخر مین لفظ آب و ماب آتا ہی مانند -

تالاب ۔ دولاب ۔ سیلاب ۔ گرداب ۔ خوناب زہرآب ۔ زرد آب ۔ سرداب
دوشاب ۔ تیزآب ۔ سیماب ۔ پیشاب ۔ سفید آب ۔ گلاب حباب ۔ وغیرہ کے مذکر
بولا جاتا ہے **فائدہ** جس لفظ کے آخر مین کلمہ بان ہے مانند **بادبان** ۔ سائبان
دیدبان ۔ مدن بان ۔ وغیرہ کے اکثر مذکر آتا ہے سوا ے **نردبان** اور آن بان کے کہ یہ
استعمالاً مؤنث ہین **فائدہ** جس کلمہ کے آخر مین دان آتا ہو مانند **ناودان** نخلدان ریگدان
تامدان ۔ قلمدان ۔ نمک دان ۔ خاندان ۔ بچہ دان عطردان ۔ سرمہ دان ۔ چراغدان شمعدان
وغیرہ والفاظ ہندیہ مثل **پاندان** خاصدان ۔ اوگالدان ۔ پیکدان ۔ وغیرہ کے مذکر
بولا جاتا ہو **فائدہ** جس کلمہ کے آخر مین لفظ مان ہو مانند **خانمان** ۔ دودمان ۔ آسمان
کے مذکر آتا ہے باستثنار ریسمان ۔ کہ یہ استعمالاً مؤنث ہے اور لفظ مہمان مذکر کے ساتھ مذکر
اور مؤنث کے ساتھ مونث بولا جاتا ہو **فائدہ** جس کلمہ کے آخر مین وان ہو وہ بیشتر مذکر
بولا جاتا ہو مانند **کاروان** بیچوان ۔ تاوان ۔ لیٹوان ۔ جھانوان ۔ پرچھانوان ۔ ساوان
بھلادان ۔ کنوان ۔ دھوان ۔ ساتوان ۔ آٹھوان ۔ نوان دسوان وغیرہ کے سوا
(نام دوا ۱۲)
فارسی مین لفظ توان کے کہ یہ مونث آتا ہے **فائدہ** جس لفظ ہندی کے آخر مین
کلمہ وین آتا ہے وہ مونث بولا جاتا ہے مانند **پانچین** ساتوین آٹھوین ۔ نوین
دسوین وغیرہ کے **فائدہ** جس لفظ کے آخر مین **کلمہ ستان** ہے مانند **ترکستان** ۔
ہندوستان ۔ کوہستان ۔ گلستان ۔ شبستان نیستان سنبلستان وغیرہ کے مذکر آتا ہو لیکن سوا ے
اس لفظ **گلستان** و بوستان کے کہ نام کتاب کے ہین مونث بولا جاتا ہو **فائدہ**[ل] جس لفظ
فارسی کے آخر مین کلمہ سار ۔ آتا ہو وہ مذکر بولا جاتا ہے مانند کوہسار ، سنگسار وغیرہ کے **فائدہ**
جس لفظ ہندی کے آخر مین کلمہ پن ۔ آتا ہو مانند **بچپن** لڑکپن ۔ دیوانہ پن ۔ بھولاپن
ٹراپن ۔ بانکپن ۔ بیساختہ پن ۔ ڈھیٹ پن ۔ کے مذکر آتا ہے **فائدہ** جس لفظ
فارسی کے آخر مین کلمہ زار ۔ آتا ہے مانند ۔ مرغزار ۔ لالہ زار ۔ گلزار ۔ بازار ۔ وغیرہ
کے مذکر بولا جاتا ہے **فائدہ** جس کلمہ کے آخر مین لفظ کار ۔ آتا ہو مانند سرکار ۔ ردکار ۔
پار ۔ بسر ۔ جھنکار ۔ بھنکار ۔ چھنکار ۔ ہکار ۔ ڈکار ۔ پھنکار ۔ کھنکار ۔ للکار ۔ پھٹکار ۔ وہنکار ۔ وغیرہ کے مونث بولا جاتا ہو

[ل] جس لفظ کے آخر مین کلمہ بار آتا ہو مانند ردبار ۔ زنگبار ۔ کاروبار ۔ گھربار ۔ دربار ۔ وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے ۱۲

فائدہ جس کلمہ ہندی کے آخر مین سین مصدری آتا ہے مانند مٹھاس کھٹاس اونچاس نچاس ۔ ہگاس ۔ مُتاس ۔ نکاس ۔ وغیرہ کے مؤنث بولا جاتا ہے فائدہ جس کلمہ ہندی کے آخر مین نون مصدری آتا ہے وہ مؤنث استعمال پاتا ہے مانند ۔ اٹھن ۔ الجھن جلن ۔ سوجن ۔ دہڑکن ۔ بھڑکن ۔ ٹیکن ۔ سیلن ۔ کھرچن ۔ پوچھن ۔ بیلن ۔ چھیلن ۔ ملی لوٹن وغیرہ کے سوا چلن کی کہ مذکر بولا جاتا ہے فائدہ جس لفظ ہندی کے آخر مین کلمہ نی یعنی نون تحتانی معروف آتا ہے مانند ٹھونٹھنی جوگنی راگنی اونٹنی شیرنی ہرنی گوندنی ناگنی بھرنی گہرنی وغیرہ کے مونث بولا جاتا ہے فائدہ جس کلمہ کے آخر مین یاے نسبتی آتی ہے اگر وہ کلمہ منسوب مذکر ہے تو مذکر بولا جائیگا اور اگر مؤنث ہے تو مؤنث آئیگا مثلاً عربی تازی ترکی سے جہان اسپ مراد لینگے مذکر بولینگے اور جہان زبان مراد لینگے مونث بولین گے فائدہ جس اسم مفرد کو جمع کرینگے اگر وہ اسم اپنے آخر مین الف یا تا موقوفہ یا ہای مختفیہ رکھتا ہے تو حالت فاعلیت مین بجائے الف و تا و ہا کے یاے مجہول لائینگے جیسے تماشا دلاسا بتاسا گھوڑا گدہا کپڑا ذرہ جلوہ نسخہ پردہ غنچہ آئینہ کو حالت جمع مین تماشے دلاسے گھوڑے گدہے کپڑے ذرے جلوے نسخے پردے غنچے آئینے کہین گے اور حالت مفعولیت مین اُس الف و تا و ہا کو محذوف کرکے واؤ نون جمع کا بڑھا دینگے جیسے تماشا کو تماشون دلاسا کو دلاسون بتاسا کو بتاسون کپڑا کو کپڑون ذرہ کو ذرون جلوہ کو جلوون نسخہ کو نسخون غنچہ کو غنچون اور آئینہ کو آئینون بولین گے اور کبھی حرف اس اسم مفرد مذکر کو جسکے آخر مین الف ہے حالت جمع مین بھی بصورت مفرد پڑھتے ہین یعنی بجاے الف یائے مجہول نہین لاتے جیسے دریا صحرا سراپا کہ اِن کو حالت جمع مین بھی اسی صورت سے پڑھین گے اور یہی صورت جس اسم کے آخر مین عین مہملہ ہو جیسے مطلع مصرع اوسکی بھی ہو لیکن وہ صورت جمع مین درحالت فاعلیت ماقبل عین مکسور پڑھا جائیگا اور حالت مفعولیت مین آخر لفظ مین عین کو باقی رہین گے اور واؤ نون جمع کا زیادہ کر دینگے اور اگر وہ اسم اپنے آخر مین الف یا تا موقوفہ یا ہائے مختفیہ

نہین رکھتا ہو تو مابعد اسکے کوئی فعل جمع کا یا ضمیر جمع کی درحالت فاعلیت لائینگے
مثلاً یون کہینگے بادل آئے گل پھولے چمن شگفتہ ہوے یا بادل ہین گل ہین چمن
ہین یا تھے اور حالت مفعولیت مین وہی واو نون جمع کا زیادہ کرینگے **فائدہ** جس اسم
مفرد مونث کو جمع کرینگے اگر وہ اسم اپنے آخر مین یاے معروف رکھتا ہے تو اوسکے
بعد الحاق الف و نون کا درحالت فاعلیت کیا جائیگا جیسے دری شطرنجی چاندنی کو
دریان شطرنجیان چاندنیان بولینگے اور درحالت مفعولیت وہی واو نون جمع کا زیادہ
کرینگے اور اگر وہ اسم اپنے آخر مین الف یا تاے موقوفہ یا ہاے مختفیہ یا اور کوئی حرف
سواے یاے معروف کے رکھتا ہے تو مابعد اوسکے درحالت فاعلیت ی اور نون
لائینگے جیسے ادا صدا جفا ابتدا انتہا تمنا مینا توبہ فاختہ بلبل قسم رسم کی جمع ادائین
صدائین جفائین ابتدائین انتہائین تمنائین مینائین بلبلین قسمین رسمین اور توبہ
اور فاختہ وغیرہ کے تاے موقوفہ اور ہاے مختفیہ کو الف سے بدل کر توبائین فاختائین
لائینگے اور حالت مفعولیت مین وہی واو نون جمع کا زیادہ کردینگے **فائدہ** جس لفظ کے
تذکیر و تانیث بسبب عدم استعمال فصحا کے مبہم ہو اور قیاس بھی اسکے تذکیر و تانیث
پر دلالت نکرے اور ضرورت استعمال کی پڑے تو مؤلف مستہام کی راے ناقص مین
اس لفظ کو مذکر استعمال کرنا چاہیے۔

فصل اول ان اسمار کے تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین الف ہے

اغوا۔ افشا افترا۔ مدعا۔ معما۔ پا۔ دریا۔ مینا۔ سراپا۔ دلاسا۔ بادپا۔ سودا۔ صحرا۔ طوبا۔
ثریا۔ تماشا۔ دعوی۔ شکوی۔ بلوی۔ من سلوی۔ حلوا۔ لاماۃ۔ مداوا۔ ماوا۔ احیا۔ اخفا۔
اجرا۔ استقرا۔ استہزا۔ بتاسا۔ پارا۔ تارا۔ پپیا۔ لوٹا۔ چھلکا۔ لٹکا۔ تنکا۔ آٹا۔ بیڑا۔
بیڑا۔ ماتھا۔ کوٹھا۔ میلا۔ گنڈا۔ کیڑا۔ چھاپا۔ باجا۔ راجا۔ کھاجا۔ مالا۔ پالا۔ چالا۔ جھالا۔
جھالا۔ کالا۔ آلا۔ گالا۔ سایا۔ وغیرہ سب مذکر آتے ہین باستثناے لفظ آسیا[1]۔ جابرا۔

[1] میر کلو عرش آسیا کہتی ہی ہر روز باواز بلند + رزق سے بھرتا ہی رزاق دہن پتھر کے ۱۲

اشہنا ـ قرنا ـ ابتدا ـ انتہا ـ اشتہا ـ اقتدا ـ اعتنا ـ اکتفا ـ التجا ـ امتلا ـ کیمیا ـ مرحبا ـ ہیجا ـ لغا ـ صل علیٰ ـ استدعا ـ استغنا ـ انشا ـ ایذا ـ صہبا ـ سما ـ دنیا ـ عقبیٰ ـ حمی ـ تمنا ـ کربلا ـ واویلا ـ چون وچرا ـ رعایا ـ برایا ـ قلیا ـ مینا ـ شاما ـ کوکلا ـ گنگا ـ جمنا ـ گھاگرا ـ جینا ـ بٹھا لنکا ـ بھچوا ـ پردا ـ بھاکھا ـ پوجا ـ بیجا ـ آلا ـ ستیلا ـ ماتا ـ وبعض حروف تہجی مانند با ـ تا ـ ثا ـ جا ـ خا ـ را ـ زا ـ طا ـ فا ـ با ـ یا کہ یہ مؤنث بولے جاتے ہین اور املا مختلف فیہ ہے یعنی مذکر و مؤنث ـ دونون طرح بولا جاتا ہے لیکن مذکر بیشتر اور مؤنث کمتر جیسا کہ رشک مغفور مونث فرماتے ہین ؎ نامۂ جانان ہو کیا لکھا مری تقدیر کا ۔ خط کی انشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے ـ الا مولف اسکی تذکیر ہی کا قائل ہے ـ اور لفظ مالا کی بھی تذکیر و تانیث مین اختلاف ہے بعضے مؤنث بولتے ہین اور بعضے مذکر لیکن بقید نظم فصحاے لکھنؤ کے کلام مین مذکر ہی پایا جاتا ہے شیخ ناسخ ؎ تیرا مالا موتیون کا قتل کرتا ہے مجھے ؛ اے پری مالا سرِ دہی کا یہ مالا ہو گیا ؛ رشک مغفور ؎ اے شہادت مین نہین طالب جڑاؤ ہار کا ؛ چاہیے زیور مین مالا تیغ جوہر دار کا ؛ بحر مرحوم ؎ ہر بار شبہہ ہو ترے دانتون کے عکس پر ؛ مالا گلے کا ٹوٹ کے موتی بکھر گئے برق مرحوم ع نبے ہین میرے لیے موتیون کے مالے سانپ تنبیہ فصحاے دہلی مالا کو فقط مؤنث بولتے ہین اُنکے استعمال مین مذکر نہین ہے ـ

فصل بیان مین ان اسما کی تذکیر و تانیث کے جن کے آخر مین الف ہے اور حرف ثنائی ہین

ادا ـ بقا ـ فنا ـ بلا ـ ملا ـ جلا ـ ولا ـ دغا ـ صدا ـ قضا ـ جفا ـ دوا ـ دعا ـ صبا ـ حنا ـ دغا ـ عبا ـ قبا ـ سزا ـ جزا ـ ریا ـ جتا ـ گیا ـ گھٹا ـ کتھا ـ سبھا ـ گھیا ـ وغیرہ سب مؤنث آتے ہین باستثناے لفظ خدا ـ سہا ـ عنا ـ غنا ـ زنا ـ شتا ـ ربا ـ درا ـ اہا

۱ اسیر ؎ نہ اُٹھا جھُک کی تعظیم کی ـ نہ کچھ اعتنا کی تسلیم کی ۱۲ ۲ شیخ ناسخ ؎ آنکی دیکھکر ہوتی ہے استغنا مجھے ؛ یہ خیال اس عہد نا سخ کم ازحاتم نہین ۳ مرزا برق مرحوم مصرع اپنی فراق یار نے قلیا تمام کی ۱۲ ۴ رشک مغفور ـ طاعت مین رہا تجھ سے جو ناشی ہو گی ؛ پرستش مین

عصا۔ طلا۔ اسما۔ ہما۔ عطا۔ تپا۔ بیا۔ روا۔ لوا۔ گلا۔ چھا۔ توا۔ دوا۔ تھوا۔ جوا۔ سوا۔ مسا۔ بیا۔ نیا۔ بھلا۔ پرا۔ پڑا۔ کہرا۔ چڑا۔ چھڑا۔ کسرا۔ گڑھا۔ سرا۔ دیا۔ تیا۔ ڈھیا۔ پیا۔ منڈھا۔ کہ یہ مذکر بولے جاتے ہین اور فضا۔ بہار۔ وکیفیت کے معنی پر مونث ہے اور میدان کے معنی پر مولف کے عندیہ مین مذکر ہے ملولفہ جب تن یہ کوئی زخم لگا بولے شاہ دین :: شکر خدا کو اور فضائے وہین ملا + اور نوا بھی آواز کے معنی پر مونث ہے اور سامان کے معنی پر مؤلف کے عندیہ مین مذکر اور خلا بھی مختلف فیہ ہے چنانچہ شیخ ناسخ و مرزا برق مرحوم مذکر فرماتے ہین ناسخ یوہین ترک ہوا ہمکو اگر اے فلسفی :: ثابت اپنے عالم دل مین خلا ہو جائے گا۔ برق مرحوم سمائی دل تنگ کی دیکھیے :: کہ عالم مین ثابت خلا ہو گیا۔ اور رشک مغفور مونث کہتے ہین خلا ٹھہری محال عقل اگر تو گیا سبب اسکا :: دل جانان ہوا ہے صحبت عاشق سے خالی ہے :: لیکن حق یہ ہے کہ اگرچہ تذکیر خلا کی خلاف قیاس ہے الا بیشتر فصحا کی زبان پہ مذکر ہے اور آب و غذا آب و ہوا برعایت تانیث جز دوم کے مونث بولے جاتے ہین اور نشو و نما مختلف فیہ ہے ناسخ مغفور مذکر فرماتے ہین خط گو روئے یار پر نشو و نما ہوتا نہین + سبزہ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہین اور خواجہ وزیر مرحوم و بحر مرحوم مونث کہتے ہین۔ وزیر آنسو بہا تو رشتہ بپا مرغ دل ہوا :: دانہ نے کی جو نشو و نما دام ہو گیا :: بحر گل کھلاتی ہی عجب نشو و نما ساون کی :: اور مولف نے بھی مونث کہا ہے طول عمل سے ہوتی ہے نشو و نما کسے :: چڑھتی نہین منڈھے جو کبھی یہ وہ بیل ہے :: لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ نشو و نما مونث ہے اور تذکیر اس کی خلاف قیاس ہے اور لفظ خون بہا اور قبلہ نما بھی خلاف قیاس مذکر بولے جاتے ہین ان کی تذکیر مین اتفاق جمہور فصحا ہے کوئی مونث نہین بولتا۔

---

۱ برق مرحوم ع یاد دن پھر لنگ عالم مین عصا ہو لنگ کا ۲ اسیر مرحوم میری جلتی ہوئی ہڈی جو لیے جاتا ہے :: حاجت شمع ہے شاید کہ ہما کو گھر مین ۳ شیخ ناسخ مغفور کیا پتا چاہیے ترے گھر کا :: دل سے لونگا مین کام رہبر کا ۱۲ ۴ برق مرحوم نشاہ اس مقام کے آب و ہوا کی ہے ۵ مشترک فیہ ہے آتش سے منڈلا رہی ہے کیون یہ ہما چیل کی طرح + شاید وہان سگ سے مرا استخوان گرا منیر لکھنوی۔

فصل تیسری بیان مین اُن اسماے ہندیہ کی تذکیر و تانیث کے جن کے آخر مین یاے تحتانی بالف کشیدہ ہے یعنی کلمہ یاے

انگیا۔ ڈبیا۔ چڑیا۔ پڑیا۔ کڑیا۔ بھیّا۔ بیتا۔ بیٹا۔ سنکھیا۔ پنکھیا۔ جانگیا۔ اجودھیا۔ وغیرہ سب مؤنث آتے ہین باستثناے لفظ ترپولیا۔ پستولیا۔ سنپولیا۔ موتیا۔ توبیا۔ تونیا۔ موئیا۔ بادیا۔ دھنیا۔ بھیڑیا۔ بھیا۔ ہنسیا۔ پچویا۔ ڈویا۔ سویا۔ کویا۔ کھویا۔ دوڑیا۔ رو پیا۔ دلیا۔ چھٹیا۔ چوڑیا۔ بہریا۔ مدار یا کہ اتنے کلمہ مذکر بولے جاتے ہین اور تیلیا۔ مونگیا۔ سیما بیا۔ وغیرہ کہ ہر ایک کلمہ ان مین سے ایک رنگ خاص کا نام ہے مذکر چیزون کے ساتھ مذکر اور مونث چیزون کے ساتھ مونث آتا ہے مثلاً تیلیا کمیت گھوڑا گھوڑی دونون کو بولین گے اور مونگیا کا اطلاق لحاف رضائی دونون پر کرین گے اور سیابیا کبوتر کبوتری دونون کو کہین گے اور سینکیا بڑھیا۔ گھٹیا وغیرہ جو کلمہ صفت کے ہین وہ بھی اشیاے مذکر کے ساتھ مذکر اور اشیاے مؤنث کے ساتھ مونث بولے جاتے ہین مثلاً سینکیا کا اطلاق گلبدن۔ شالباف۔ دونون پر کیا جائے گا اور بڑھیا گھٹیا نین سکھ۔ تنزیب دونون کو کہین گے

فصل چوتھی ان اسماکے بیان مین جن کے آخر مین باے تازی ہے

آب۔ باب۔ خواب۔ داب۔ جواب۔ ثواب۔ عذاب۔ رباب۔ گلاب۔ کباب۔ شباب۔ حباب۔ شہاب۔ خطاب۔ عتاب۔ حجاب۔ حساب۔ آفتاب۔ ماہتاب۔ انتخاب۔ قراب۔ اجتناب۔ احتساب۔ ارتکاب۔ غاب۔ لعاب۔ عقاب۔ غراب۔ سحاب۔ عقاب۔ خضاب۔ دوشاب۔ خوناب۔ پیچ وتاب۔ التہاب۔ اکتساب۔

---

[۱] غلیہ کہ آنرا گندہ سائیدہ باشند ۱۲

[۲] آتش وہ پیرہن مین ترے رنگ سرخ کو دیکھے ؛ بھڑ اٹھے دیکھا ہو جس نے شہاب شیشے مین

انتساب ۔ سیلاب ۔ تالاب ۔ اصطرلاب ۔ عناب ۔ تیزاب ۔ انقلاب ۔ اضطراب ۔ سرخاب ۔ سیماب ۔ گرداب ۔ قلاب ۔ جلاب ۔ پیشاب (ہندی) ۔ وغیرہ اور آداب[1] ۔ القاب ۔ احباب ۔ اسباب ۔ ارباب ۔ دواب (جمع چارپا ۱۲) ۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہین باستثناے **شراب** ۔ تراب ۔ رکاب ۔ کتاب ۔ جناب ۔ طناب ۔ دناب ۔ محراب ۔ مضراب ۔ قبقاب ۔ کمخاب ۔ جوراب ۔ مہتاب ۔ قاب ۔ ام الکتاب (قرآن مجید ۱۲) ۔ نصاب ۔ خلاب ۔ راب ۔ ناب (نعلین چوبی ۱۲) ۔ ڈاب (آتش بازی ۱۲) کہ اتنے کلمہ مونث آتے ہین ۔ اور **آب** جو مرادف تاب (نام کتاب ۱۲) ۔ (ہندی) یا آبداری ۔ کے معنی پر ہے مختلف فیہ ہے **شیخ ناسخ** مونث فرماتے ہین ؎ دانت تیرے دیکھتے ہی ہوگیا ناسخ شہید + ہاے کیا ان موتیون آب ہے شمشیر کی ؛ اور **خواجہ آتش مغفور اور بحر مرحوم** مذکر کہتے ہین **آتش** نشہ ہی مین یا آلہی میکشون کو موت دے ؛ کیا گہر کی قدر جب آب گہر جاتا رہا ۔ ولہ ع ڈوبون گا مین ڈبوئیگا آب گہر مجھے + **بحر مرحوم** جبکہ سمجھے زندگی مرناتہ شمشیر یار + اپنے حق مین آب حیوان آب آہن ہوگیا + لیکن **مؤلف** مستہام کے نزدیک حق یہ ہے کہ آب ۔ جہان پانی کے معنی پر مستفاد ہو اُسے مذکر بولنا چاہیئے ۔ اور جو معنی آبداری ۔ یا مرادف تاب ۔ ہے وہ مونث استعمال کیا جائے آگے جو فصحا کی راے اور تاب ۔ مین بھی اختلاف ہے جو چمک ۔ اور جلا ۔ یا طاقت ۔ وتحمل ۔ کے معنی پر ہے مؤنث بولا جاتا ہے **شیخ ناسخ** ؎ خط سے دونی ہوگئی اُسکے دہن کی آب و تاب ۔ خضر کے فیض قدم سے آبجو ان بڑھ گیا ۔ ولہ ؎ بتون کے پردے مین ہم دیکھتے ہین نور خدا + کہ صاف دیکھنے کی اے کلیم تاب نہین + اور جو پیچ کا مرادف ہے مذکر آتا ہے **شیخ ناسخ مغفور** **مصرعہ** یہہ پیچ و تاب کب ہین بھلا موج آب مین + **لمولفہ** ؎ کل پیچ و تاب کچھ نہین حد سے زیادہ تھا ؛ گھٹتا نکیون کہ رشتۂ جان تا برادہ تھا ؛ اور **نقاب** بھی مختلف فیہ ہے شعراے متقدمین نے مذکر کہا ہے اور شعراے متاخرین نے

[1] ذوق ؎ مین نہ تڑپا جو دم ذبح ستو یہ باعث تھا کہ ہانظر عشق کا ہے آداب مجھے [2] ؎ خطر است کہ طوا گر در دسط شمر د ۱۲ ؛

علی الخصوص شیخ ناسخ اور تلامذہ شیخ ناسخ نے جہان فرمایا ہے مؤنث فرمایا ہے چنانچہ
متتبع کلام اساتذہ پر پوشیدہ نہین ہی شیخ ناسخ ؎ دیکھا جو دوپہر کو جلال آفتاب کا۔
آیا وہین خیال کسی کے نقاب کا :: سراب بھی تذکیر و تانیث مین مشترک ہے یعنی
بعضونکے عندیہ مین مذکر ہے اور بعضون کے نزدیک مؤنث آدب ۔ تعب
حسب ۔ نسب ۔ سبب ۔ لعب ۔ ذہب ۔ غضب ۔ عصب ۔ طرب ۔ لقب
سبب ۔ قصب ۔ مطب ۔ رُطب ۔ حلب ۔ عرب ۔ شغب (شور خردش ۱۲) ۔ وجب
لب ۔ کوکب ۔ عقرب (حادثی ۱۲) ۔ قالب ۔ مطلب ۔ مکتب ۔ ذوذنب ۔ رجب ۔ رب ۔ مذہب
مشرب ۔ نخشب (نام مقامے ۱۲) ۔ غبغب ۔ عنب ۔ مخلب (چنگال ۱۲) ۔ ڈب ۔ ڈھب ۔ یثرب[1] ۔ ارب ۔ کھرب
کرتب ۔ وغیرہ اس قبیل کے جملہ الفاظ مذکر آتے ہین باستثنای تپ (ہندی ۱۲) ۔ شب (منتہی عدد ۱۲) ۔ جیب
طلب ۔ ذنب ۔ حطب (ہیزم ۱۲) ۔ خشب (چوب ۱۲) ۔ طحلب (کائی ۱۲) ۔ منتخب (کتاب لغت ۱۲) ۔ مقتضب (بحری از بحور ۱۲) ۔ منتہی الارب (نام کتاب لغت ۱۲) ۔ بنت العنب (شراب انگوری ۱۲)
جھپ ۔ رکب ۔ کہ یہ الفاظ مؤنث بولے جاتے ہین موجب ۔ قالب ۔ مغرب ۔ لعب
مراتب ۔ جوانب (ہندی ۱۲) ۔ حباحب (نام نہر ۱۲) ۔ مطالب ۔ مصائب ۔ عجائب ۔ غرائب (بالکسر ام ۱۲) ۔ مواجب
اقارب ۔ عقارب ۔ مناقب (جگنو ۱۲) ۔ کواکب ۔ مآرب ۔ شوارب ۔ کتائب ۔ حواجب ۔ قوالب
تجارب ۔ نوائب ۔ مناصب ۔ مغارب ۔ مذاہب ۔ ثواقب (تشکر ۱۲) ۔ وغیرہ تمام
جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہین طب ۔ عنب ۔ مونث بولے جاتے ہین جب
رب ۔ اور تعجب ۔ تعصب ۔ ترتب ۔ تشرب ۔ وغیرہ یعنی جتنے اس قبیل کے الفاظ
بروزن تفعُّل آتے ہین سب مذکر بولے جاتے ہین باستثناے لفظ حب ۔ کہ یہ
استعمالاً مؤنث ہے حجب ۔ حطب ۔ کتب ۔ مذکر آتے ہین عرب ۔ کرب مذکر
بولے جاتے ہین جرب ۔ حرب ۔ ضرب مونث آتے ہین شرب ۔ شرب[2]
قرب مذکر ہین ترب (علت خارش ۱۲) ۔ مونث ہے جلب ۔ سکب ۔ قلب ۔ کلب ۔ مذکر ہین
اسلوب ۔ مجبوب ۔ مشروب (مولی ۱۲) ۔ جنوب ۔ غروب ۔ اور جبوب ۔ بوب ۔ لبوب ۔ قلوب

۱؎ رشک مرحوم ؎ تیری بتہی ہی کہ پھیلی پھولی ہوئی ہارکیطرح ۔ پھل زمرد کے جڑے ہین یرب الماس کے پھول ۱۲ —
۲؎ مرزا برق مرحوم ؎ سرخ رنگت ہوگئی آیا جو نشہ آنکھ مین :: شرب می ساقی علاج نرگس بیمار تھا ۔

رسوب۔ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ **دوب**۔ مونث ہے۔ **آشوب**۔ ڈوب۔ شوب دھوب مذکر بولے جاتے ہین۔ **چوب**۔ جاروب۔ رفت روب۔ لُڈ دوکوب۔ مونث آتے ہین۔ **جیب**۔ ریب۔ شیب۔ عیب۔ غیب۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ **جریب** قریب۔ صلیب۔ عندلیب۔ جیب۔ اور تادیب۔ ترکیب۔ ترتیب۔ تشبیب تقریب۔ تعریب۔ تعذیب۔ تقلیب۔ تہذیب۔ تخریب۔ وغیرہ یعنی جتنے اس قبیل کے الفاظ کہ بروزن تفعیل آتے ہین مؤنث بولے جاتے ہین **نصیب** زبیب۔ قضیب۔ جہیب۔ رقیب۔ مذکر استعمال پاتے ہین۔ **سیب** آسیب شکیب۔ **فریب**۔ نشیب۔ مذکر ہین۔ **اریب**۔ نہیب۔ زیب۔ پازیب کریب۔ **جیب**۔ تنزیب۔ مؤنث ہین۔ **لقب**۔ مونث ہے۔ **جذب**۔ کعب۔ رعب عجب۔ قطب۔ کسب۔ شب۔ نصب۔ مذکر آتے ہین۔

(بواو مجہول ۱۲ — ہندی ۱۲ — ہندی زبان ۱۲ — دار ۱۲ — آلہ تناسل ۱۲ — مونیز ۱۲ — گیسو ہرو ہین ۱۲)

فصل پنجم بیان مین ان اسما کی تذکیر و تانیث کے جنکے آخر مین باے فارسی ہی

اسپ مذکر ہے۔ **بھاپ**۔ تھاپ۔ ٹاپ۔ جاپ۔ ناپ۔ آپ۔ داب۔ مونث آتے ہین۔ **باپ**۔ ملاپ۔ کنٹاپ۔ گرداب۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ اور **الاپ** مختلف فیہ ہے مذکر مؤنث دونون طرح بولا جاتا ہے چنانچہ **قدرت** نے مذکر کہا ہے ؎ ایک ہی پردے کے تم سمجھو تو ہین یہ سب الاپ ؛؛ گرصداے بانگ ہی اور نغمۂ ناقوس ہے ؛؛ اور مونث کی کوئی مثال مولف کو کلام اساتذہ مین ملی نہین جو لکھی جاتی اِلّا یاد پڑتا ہے کہ مونث بھی کہا گیا ہے **سانپ**۔ مذکر ہے۔ **چھانپ** چانپ۔ کانپ۔ مونث ہین **ٹپ** مذکر ہے **تپ**۔ گپ۔ دھپ۔ گلخپ۔ ٹپ۔ ٹپ

(پاپوش کلان ۱۲ — لغت نگریزی ہے ۱۲ — ہر دو معنی خود ۱۲ — لغت محمدیزی ۱۲ — آواز بھیلون ۱۲)

۱؎ **اسیر مرحوم** کہون کیا جو زیب مکان ہوگئی ؛؛ قدم سے زمین آسمان ہوگئی ۲؎ **آتش مرحوم** عاشقون کے دل کو بیسا کرتی ہو وقت خرام ؛؛ رہتی ہی پازیب لان یار کی رفتار سے ؛؛ ۳؎ **آتش مرحوم** کھینچ لائیگا جو چل جائیگی جذب دل کی ؛؛ منتظر یار کا ہون آنکھون مین جبتک دم ہے ۴؎ جذب کی مثال سے تانیث ثابت نہین ہوتی فافہم دا ستفہم ۱۲ ۵؎ **عب** مختلف فیہ ہی۔ مذکر۔ آتش ؎ گرتا ہی نغمہ صورت داؤد عندلیب عام ہوا ہی دفتر گل بہر زبور کا مونث ناسخ ؎ ایکدن بیٹھی بھی وہ آکر تری دیوار پر ؛؛ چومتے ہین غنچہ دگل آج پاے عندلیب ؛؛

غپ شپ ۔ لپ جھپ ۔ تڑپ ۔ جھڑپ ۔ مونث ہین ۔ تڑپ[۱] مذکر ہے چپ مونث ہے روپ[۲] ۔ بہروپ ۔ سوپ ۔ مذکر بولے جاتے ہین ۔ دھوپ دوڑدھوپ مونث ہین ۔ ٹوپ زرہ ٹوپ ۔ کنٹوپ ۔ گھٹاٹوپ مذکر ہین اوپ توپ مونث ہے ۔ پیپ ۔ ٹیپ ۔ چیپ ۔ چھیپ[۳] بواو مجہول ۱۲ مونث ہین لیپ جیپ[بمعنی زبان] مذکر ہین کھیپ ۔ مونث ہے چونپ ۔ کھونپ مونث ہین ۔ لنپ ۔ کمپ[بمعنی لشکر] مذکر ہین ۔ رنپ ۔ مونث ہے ۔

لغت انگریزی ۱۲ ۔ بمعنی مشراب ۱۲

فصل ششم بیان مین اُن اسماے عربیہ و فارسیہ و ہندیہ کے کہ جنکے آخر مین تاے فوقانی ہے

ثبات[۴] ۔ سمات ۔ لہات ۔ اثبات ۔ التفات ۔ مرآت ۔ لات ۔ منات ۔ سومنات ہرات بمعنی ملک[معرب] ۔ گجرات ۔ اسپات ۔ اژدہات ۔ تیربات ۔ مذکر آتے ہین ۔ حیات ۔ وفات ممات ۔ قنات ۔ دوات ۔ نبات[ہندی ۱۲] ۔ نجات زکات ۔ فرات ۔ صلوت ۔ مشکات ۔ تورات ذات ۔ سوغات ۔ مدارات ۔ ملاقات[مصری ۱۲] ۔ مباہات ۔ مناجات ۔ مکافات ۔ کرامات شبرات ۔ بات ۔ رات گات ۔ گھات ۔ دہات ۔ لات ۔ برسات ۔ بانات ۔ بہتات برات[ہندی ۱۲] ۔ مدہ مات ۔ مونث بولے جاتے ہین ۔ اشارات[اے منی ۱۲] ۔ بخارات ۔ حکایات روایات ۔ آفات ۔ خرافات ۔ عشرات ۔ صدمات ۔ صدقات[جمع اشارہ ۱۲] ۔ برکات ۔ حرکات سکنات ۔ عتبات ۔ خرابات ۔ صفات ۔ جہات ۔ انعامات ۔ علامات ۔ آلات ۔ خیالات ۔ عادات ۔ فسادات ۔ سادات ۔ حسنات ۔ درجات ۔ منافات ۔ فلزات

نام بہت ۱۲ ۔ آئینہ ۱۲ ۔ نام بت ۱۲ ۔ شادی کتخدائی ۱۲ ۔ نام راگنی ۱۲

---

۱ آتش مرحوم ۔ چال ہے مجھ ہنوا کی مرغ بسمل کی تڑپ :: ہر قدم پر ہے گمان یان رہگیا وان رہگیا ۲ ناسخ مغفور صبح فرقت نے دکھایا روپ سارا شام کا :: آفتاب صبح کو سمجھا مین تارا شام کا :: ۳ برق مرحوم مال سے اور ہوس مال کی بڑھجاتی ہے :: سائل قطرہ ہوئی سیپ جو دریا پایا رشک مرحوم مصرعہ اپنا ثبات دیکھ خیال محال دیکھ ۴ غالب نے اسکو مونث نظم کیا ہی غالب ۔ نفی سے کرتی ہی اثبات تراوش گویا :: دی ہی جاے دہن اُسکو دم ایجاد نہین ::

جنات - وغیرہ جن کے آخر مین الف - تے جمع کی ہو سب مذکر بولے جاتے ہین
باستثناے کائنات[1] - واردات - ظلمات - عنایات - خیرات - اوقات
اشارات - کرامات - سکرات - لوذات - صلوات - تسلیمات - کہ یہ مؤنث آتے
ہین جنت - محنت - رغبت - وحشت - الفت - کلفت - محبت - عنایت -
شکایت - دولت - صولت - راحت - جراحت - سنگجراحت - فرصت - مہلت
لعبت - دیت - صفت - جہت - منزلت - منقبت - رفعت - وقعت - ثروت
غفلت - حشمت - شوکت - عصمت - حرمت - برکت - حرکت - عظمت - حیرت
نسبت - مصیبت - رعونت - مشقت - قیامت - ملامت - کرامت - ندامت
آفت - شرافت - طلعت - رنگت - سنگت - منت - منت (بمعنی خوشامد ۱۲) - چاہت - لاگت
چھت - لت - مت - گت - نبت (ہندی ۱۲) - سکت - جگت - اوکت - جکت - پت (آبرو ۱۲)
سہریٹ - چلت - پھرت (عقل ۱۲) - کہادت (عادت ۱۲) - کھنڈت - لٹت - بھگت چپت - کھیت
نینت (بتادر ۱۲) - بیت بجیت (نام راگنی ۱۲) - وغیرہ جن کے آخر مین تاے مصدری خواہ تاے اصلی ہو
سب مونث بولے جاتے ہین - باستثناے خلعت[2] - رایت[3] - شربت[4] - آلت (عضو تناسل ۱۲)
لغت بیست - چکت (مصیبت ۱۲) - امرت - نکہت - کہ یہ مذکر آتے ہین اور قامت مختلف فیہ
ہے مذکر و مونث (جوہر چیز ۱۲) دونون طرح کہا گیا ہے شیخ ناسخ ؎ قامت موزون نظر
آئی سب مجھے جاے الف :: تھا شروع عاشقی دن اپنی بسم اللہ کا خواجہ آتش ؎ قامت
موزون تصور مین قیامت ہو گیا :: چشم کی گردش نے کار فتنہ دوران کیا :: لیکن تحقیق مقام یہ ہے
کہ فی زماننا اکثر متاخرین قامت کی تانیث ہی کے قائل ہین اور مؤلف کے
عندیہ مین بھی مؤنث ہے

---

[1] شیخ ناسخ مغفور ؎ ترک دنیا مین سونچ کیا ناسخ :: کچھ بڑی ایسی کائنات نہین ۱۲
[2] برق مرحوم ؎ جامہ داغون کا ملا خلعت سودا پایا
[3] برق مرحوم ؎ ساتھ رہتی ہے ہمیشہ فوج تائید خدا :: رایت عالی بنا ہے مد بسم اللہ کا ::
[4] برق مرحوم ؎ کیونکر کہون زبان کو موج شراب تلخ :: پانی لبون سے آپکے شربت ہے قند کا ::

تشتت[1]۔ تفاوت[2]۔ بت۔ بہت۔ بہت (بہرو و معنی خوبصورت ۱۲)۔ مذکر آتے ہین۔ رُت۔ دُت مونث ہے۔ ثابت۔ ثوابت۔ بہت۔ مذکر آتے ہین لیکن بہت (ہندی ۱۲) کا استعمال کسی فعل جمع یا حرف رابطہ جمع کے ساتھ کیا جاتا ہے مثلاً یون بولتے ہین کہ فے ہین بہت نکلے یا بہت ہین۔ یا تھے۔ بت۔ مونث ہے یاقوت۔ تابوت[3]۔ ہاروت[4]۔ قوت۔ ثبوت۔ سکوت۔ شہتوت۔ بھوت۔ سوت۔ بھبوت۔ موت۔ مذکر آتے ہین باروت۔ بروت۔ عنکبوت۔ جوت۔ چھوت۔ مونث آتے ہین۔ چھوت (بواو مجہول ۱۲) مذکر ہے پوت۔ جوت۔ سوت۔ مونث ہین صوت۔ موت۔ سوت[4]۔ زسوت مونث آتے ہین زیت۔ کمیت۔ پھندیت۔ جیت (آواز ۱۲)۔ جیت (ہندی ۱۲) مذکر آتے ہین۔

توریت (کتاب موسیٰ علیہ السلام ۱۲) مونث ہے اور بیت گھر کے معنی پر مذکر آتا ہے۔ **شیخ ناسخ**[5]

سر سے تا پا اپنے شعلہ کی طرح تھرا گئی :: شمع کو جس شب مرا بیت حزن یاد آگیا ::

اور شعر کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے **خواجہ آتش مرحوم**[6] تیرے ابروے پیوستہ کا عالم مین فسانہ ہے :: کسی اُستاد شاعر کی یہ بیت عاشقانہ ہے۔ بخت۔ تخت۔ رخت۔ لخت۔ درخت مذکر آتے ہین۔ بخت۔ مونث ہے۔ واسوخت۔ سوخت مذکر آتے ہین۔ دوخت۔ خرید و فروخت۔ مونث بولے جاتے ہین۔ دست۔ بند و بست (ازشمار ۱۲)۔ آبادست۔ جست۔ مذکر آتے ہین۔ جست[5]۔ شست۔ شکست۔ نشست۔ جو بدست۔ دار بست۔ مونث بولے جاتے ہین۔ دشت۔ طشت۔ گشت مذکر ہین۔ بازگشت۔ گلگشت۔ مونث ہین۔ کشت۔ خشت۔ سرشت۔ سرنوشت[6]۔ تیر خشت۔ در بہشت۔ مونث آتے ہین بہشت[7]۔ کنشت۔ انگشت۔ بالشت۔ مذکر بولے جاتے ہین

۱؎ لا ادری۔ تشتت جو اکسون نے پیدا کیا جنون کا علم دل نے پیدا کیا :: ۲؎ **شیخ ناسخ مرحوم** مصرعہ کیا تفاوت اب ہا اس بجا مین اور اللہ مین ۳؎ **برق مرحوم** ع بعد مردن چاہیے تابوت چوب آک کا ۴؎ دیکھنا بھوتی ہو سوت اگر کہان اس جاہ کی ۵؎ **برق مغفور** ہستی سے تا بملک عدم ایک جست تھی :: جھپکی نہ آنکھ بھی کہ ادھر سے ادھر گیا :: ۶؎ **آتش مرحوم**۔ دیوانے روز حشر کو پوچھے نہ جائینگے :: خالی ہو سر نوشت ہمارے حساب :: ع ۷؎ ناسخ۔ پس از فنا بھی کسی طور سے قرار نہین :: ملا بہشت تو کہتا ہون کوے یار نہین ::

بہشت - انگشت[عہ] - زرادگشت - ہشت مشت - مونث آتے ہین - مشت گھونسے کے معنی پر مؤلف کے عندیہ مین مذکر ہے اور مٹھی کے معنی پر مونث لیکن درحالیکہ کسی لفظ کی طرف مضاف ہو اُسوقت اپنی تذکیر وتانیث مین اطاعت مضاف الیہ کی کرتا ہے یعنی اگر مضاف الیہ مذکر ہے تو مذکر آئے گا اور مونث ہی تو مونث آئے گا - مثلاً - مشت - پر مشت - زر مشت - استخوان مشت خار - مشت غبار - کو مذکر بولین گے - چنانچہ میر تقی مغفور فرماتے ہین ؎ آوارگان عشق کا پوچھا جو مین نشان :: مشتِ غبار لیکے صبا نے اوڑا دیا :: خواجہ آتش[۹] بعد فنا ہے کوچہ گیسو کی جستجو :: سودا تو دیکھنا مری مشتِ غبار کا - اور مثلاً مشت خاک کو مونث استعمال کرین گے جیساکہ شیخ ناسخ کہتے ہین ؎ ملے وہ مجھ سے یہ امکان کیا کہ ہو نہ ملال :: یہ مشتِ خاک اگر خاک مین مری ملجائے :: ایضاً از شیخ ناسخ مثنوی یہ فرما چکا جب وہ معصوم پاک :: اُٹھائی زمین سے پھر ایک مشت خاک :: خواجہ آتش مصرعہ - اپنی بھی مشتِ خاک ہو تیری رکاب مین[؎] ماست مذکر ہے درخواست نشست و برخاست مونث ہین - برداشت چشمداشت[دورغ ۱۲] واگذاشت مونث آتے ہین - تاخت - ساخت - شناخت مونث بولے جاتے ہین - زربفت - گرنت - آمد ورفت ملونث ہین - جفت مذکر ہے توشت - دوست[بمعنی معشوق یار] مذکر آتے ہین وقت - تخت - ثبت - شگفت - گوشت لغت - فہرست[بمعنی معشوق قفس در گبر ۱۲] - گوفت - زیست - شکست وریخت[تعجبا ۱۲] - مونث مذکر ہین - پڑھنت - گرہنت - لڑنت لیٹنت - مونث آتے ہین بسنت[بہر دو معنی خود ۱۲] باتفاق مذکر ہے لیکن جناب میان بحر صاحب نے خلاف جمہور مونث فرمایا ہی ؎ متوجہ ہے کدھر یار کہان آئی بسنت :: کس کے گلدستہ مین اُس گل کی خسار بندھے

---

[۱] آتش مرحوم مری ضد سے ہوا ہے مہربان دوست :: مجھ پر احسان ہین دشمن پر ہزار دن :: ولہ تڑپتے دیکھکر مجھکو کہا ہنسکر یہ اُس بت نے :: خدا کے دوست کو رنج والم مین مبتلا دیکھا ::

[عہ] اسیر - دعوے خون ہمین درکار ہے کیا حشر کے دن :: سرخ مہندی سے ہے انگشت شہادت تیری ::

گیت ۔ سنگیت ۔ مذکر آتے ہین ۔ **کبریت** ۔ زیت ۔ پیت ۔ جیت ۔ سیت بات ۔ چیت ۔ مؤنث بولے جاتے ہین ۔ **بلت** (بمعنی قسم ۱۲) کھیت ۔ بریت ۔ مذکر ہین ۔ **ریتا** ۔ مؤنث ہے **پرتا** ۔ مذکر ہے **برت** (بیائے مجہول بہر دو معنی خود ۱۲) ۔ برت ۔ مؤنث ہین ۔ (روزہ ہنود ۱۲) (ہندی ۱۲) **بونت** (بمعنے نشان چوب تازیانہ ۱۲) ۔ مونث ہے

فصل ہفتم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین تای ہندی ہے

پاٹ ۔ ٹاٹ ۔ گھاٹ ۔ لینکلاٹ ۔ مذکر آتے ہین ۔ **چاٹ** ۔ ڈاٹ ۔ لاٹ مؤنث بولے جاتے ہین اور **کاٹ** (بمعنی معروف ۱۲) برش و کار و غیرہ کے معنی پر مذکر آتا ہے **برق مغفور**[۲] دکھادے قلم کاٹ تلوار کا ؛ کٹے عقدہ ابروی دلدار کا اور عداوت و دشمنی کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے ۔ **لمولفہ** میری ترقیون نے بھی میری ہی کاٹ کی ؛ تلوار بن گیا جو مقدر چمک گیا ؛ **پانٹ** سنگ وزن کے معنی پر مذکر ہے اور تقسیم اوراق گنجفہ کے معنی پر مؤنث ہے **آنٹ** ۔ جھانٹ ۔ لاگڈانٹ کاٹا ۔ چھانٹ [۱] مؤنث آتے ہین ۔ **اونٹ** ۔ گھونٹ ۔ مذکر بولے جاتے ہین **بوٹا** ۔ جھوٹ مذکر ہین ۔ **پھوٹ** ۔ جھوٹ ۔ کوٹ ۔ لوٹ مؤنث آتے ہین **بوٹا** (بواو معروف ۱۲) ۔ روٹ ۔ کوٹ ۔ اخروٹ ۔ لنگوٹ ۔ **نوٹ** (دوائی معروف ۱۲) ۔ جالی لوٹ (غارت ۱۲) ۔ اگنبوٹ ہوٹ ارارورٹ ۔ مذکر بولے جاتے ہین ۔ **پوٹ** (بواو مجہول ۱۲) ۔ چھوٹ ۔ کھوٹ ۔ گوٹ (قلعہ ۱۲) ۔ لوٹ ۔ نوچ کھسوٹ ۔ مونث بولے جاتے ہین اور **اوٹ** مختلف فیہ ہے مذکر و مونث (عاطر بید کی ۱۲) دونون طرح زبان زد فصحا ہے لیکن مونث زیادہ اور مذکر کم چنانچہ **جراءت** کہتے ہین [۵] جراءت کردن مین کیا کہ جو مل بیٹھے ہین بہم ؛ توبھی حجاب عشق کی آپس مین اوٹ ہے ۔ اور **رشک مغفور** دیوان سوم مین مذکر فرماتے

[۱] **رشک مرحوم** ع پاٹ بحر اشک کا اے چشم گریان بڑھ گیا [۲] **برق مغفور** قتل ابرد سے ہوے شعلہ عارض سے جلے ۔ تیغ کا گھاٹ ملا آگ کا دریا پایا [۵] **بحر مرحوم** مصرعہ گٹھری مرے گناہون کی مردے کی پوٹ ہے ۔ ؛

ہین ۵ ہم اگر چاہین تصور کر کے دیکھین بحجاب ٭ پھر یہ کس سے شرم کا پردہ حیا کا اوٹ ہے
پٹ - بھٹ - ٹھٹ - غٹ - رہٹ - نٹ - انوٹ - گھونگٹ - پنگھٹ - جمگھٹ
پھبیٹ - جھنجھٹ - مرگھٹ - سمپٹ - چھپرکھٹ - سرگھٹ - دیوٹ - گرگٹ - پرمٹ
کوڑا کرکٹ - رہٹ - نکٹ - منٹ - بکٹ - ٹھکٹ - رحمپٹ - مذکر آتے ہین - جیٹ
رٹ - لٹ - رہٹ - ہٹ - عروٹ - کرڈٹ - بردٹ - تلچھٹ - چوکھٹ - سلہٹ
چیٹ جیٹ - کاپاپلٹ - اولٹ پلٹ - لپیٹ - کپٹ - ریٹ - مؤنث بولے جاتے ہین
بناوٹ - رکاوٹ - لگاوٹ - وغیرہ جن کے آخر مین قبل تاے ثقیلہ واو مفتوح اور
قبل واو الف ہے سب مونث آتے ہین آہٹ - گھبراہٹ - اوداہٹ - وغیرہ
جن کے آخر مین قبل تاے ثقیلہ ہاے ہوز مفتوح اور قبل ہا الف ہے سب مونث بولے
جاتے ہین - جھرمٹ - جٹ - بسکٹ - فٹ - ورسٹ - مذکر ہین - پھٹ چیٹ
مونث ہین - گھنٹ - گرنٹ - وارنٹ - سپیرمنٹ - مذکر آتے ہین - پلیٹ
ساہر نیٹ - ہریٹ - مونث ہین - بلیٹ - پیٹ - گیٹ - مونث ہین - پیٹ
مذکر ہے - سپاہیٹ - لپیٹ - سمیٹ - مونث ہین - اینٹ - چھینٹ - مونث ہین
بلنیٹ - بہلنٹ - ٹمینٹ - رنگیٹ - مذکر ہین - ہونٹ - مذکر ہے -

فصل ہشتم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین کہ جنکے آخر مین تاے مثلثہ ہے

باعث - حوادث - مذکر ہین - تانیث - تثلیث - مونث ہین - محبت مونث
ہے - مثلث - مذکر ہے - الغیاث - مونث ہے - لوث - تشبث - خبث - خبیث مذکر ہین

۵ شیخ ناسخ مرحوم ترے بلائین مری طرح یہ بھی لیتا ہے - نہ کیونکر آگ مین
اسپند سے کہ یہ چٹ چٹ ہو -

فصل نہم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین جیم عربی ہے

باج۔ تاج۔ عاج۔ خراج۔ رواج۔ سراج۔ علاج۔ مزاج۔ زجاج۔ ابتہاج۔ اختلاج۔ ازدواج۔ امتزاج۔ اندراج۔ آماج۔ اخراج۔ دُرّاج۔ استخراج۔ باج۔ جہاج۔ راج۔ اودراج۔ بکھراج۔ اناج۔ کام کاج۔ اور ازواج۔ افواج۔ امواج۔ وغیرہ بھی مذکر آتے ہین۔ راج۔ احتیاج۔ لاج۔ مؤنث بولے جاتے ہین اور معراج فصحاے متاخرین کے نزدیک بالاتفاق مؤنث ہے لیکن جناب شیخ ناسخ نے مذکر فرمایا ہے ؎ کسی دل تک رسائی ہو سکے تو عرش ہے یہ بھی + عزیز و گر نہین معراج ممکن عرش اعظم کا + خرج درج۔ ہرج۔ مرج۔ سرج۔ مذکر بولے جاتے ہین فرج مؤنث ہے۔ ہودج۔ حج۔ ابنج۔ ساذج۔ فیروزج۔ سورنج۔ مرنج۔ مذکر آتے ہین۔ ہزج۔ ابج۔ تج۔ سج۔ دھج۔ کھرج۔ گرج۔ بکھاوج۔ مؤنث بولے جاتے ہین فالج۔ منضج۔ کالج۔ اور مخارج۔ مدارج۔ معارج۔ مناہج۔ حوائج۔ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ تفرج۔ تہیج۔ شلج۔ بہج۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ آلمنج۔ نارنج۔ برنج۔ گنج۔ سنج۔ قولنج۔ ششدرنج۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ ترنج۔ کنج۔ غنج۔ مذکر ہین۔ شطرنج۔ بزرالبنج۔ شیر برنج مؤنث بولے جاتے ہین۔ عروج۔ خروج۔ بروج۔ مذکر آتے ہین۔ دوج بسوج۔ مؤنث بولے جاتے ہین۔ کھوج مذکر ہے گونج۔ مونج مؤنث ہے جھونج مذکر ہے۔ اوج زوج مذکر ہین فوج موج مؤنث ہین۔ پیچ مذکر ہی زیچ۔ ترویج۔ تزویج۔ جھیج۔ مؤنث ہے سیج مؤنث ہے جھانج قرض رونین کے معنی پر جسے ڈھول کے ساتھ بجاتے ہین مذکر بولا جاتا ہے انیس مرحوم

۱؎ شیخ ناسخ ؎ ہے نگاہ یار میرے داغ پر + یہ چراغ اب تیر کا آماج ہے + ۲؎ برق مرحوم ؎ مٹھا و جدم اوج عشق قد بالا ہو گیا + گنبد گردون میرے تلوے کا چھالا ہو گیا۔

سنکر ڈہل کے شور کلیجے دہلتے تھے		تھرا کے جھانجھ بھی کف افسوس ملتے تھے

اور کسی چیز کی خواہش بسیار کے معنی پر مونث ہے چنانچہ تنبا کو کی جھل جھ اکثر بولتے ہین نفخ مذکر ہی

فصل دہم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین جیم فارسی ہی

کوچ ۔ مذکر ہے پوچ سوچ لوچ ۔ کوچ مذکر ہین موچ مونث ہے پیچ ۔ الچ مذکر ہین ۔ پیچ سچ ۔ گھڑ پچ ۔ پرچ ۔ مونث ہین پچ ۔ رچ مونث ہین ۔ آنچ ۔ جانچ ۔ کانچ ۔ کلانچ سانگ جانچ ۔ سات پانچ ۔ مونث آتے ہین ۔ ڈہانچ ۔ مذکر آتا ہے ۔ ناچ کھماچ مذکر ہین ۔ کھپاچ ۔ کھماچ ۔ گاچ ۔ مونث ہین کونچ مذکر ہے چونچ ۔ کھونچ ۔ مونث ہین ۔ کمرچ ۔ مرچ ۔ مونث ہی نیچ ۔ مذکر ہے ۔ اونچ ۔ پیچ پیچ ۔ مونث ہین ۔ پیچ ۔ سرپیچ مذکر ہین

فصل یازدہم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین حاء حطی ہے

افتتاح ۔ انجاح ۔ مصباح ۔ سلاح ۔ نکاح ۔ تمساح ۔ اور ۔ رماح ۔ فواح ۔ ریاح ۔ اقداح ۔ لواح ۔ ارواح ۔ مذکر آتے ہین ۔ اصلاح ۔ الحاح ۔ مفتاح ۔ راح ۔ صباح ۔ فلاح ۔ مزاح ۔ صراح ۔ صحاح ۔ مونث بولے جاتے ہین قدح مذکر ہے ۔ فرح ۔ قوس و قزح مونث ہے قدح ۔ مدح ۔ مونث ہین ۔ قبیح ۔ صبح ۔ جرح ۔ شرح ۔ طرح ۔ مونث ہے وضوح مذکر ہے روح صبوح فتوح ۔ مونث ہین ۔ لوح ۔ مونث ہے ۔ روائح ۔ قبائح ۔ مدائح ۔ لوائح ۔ نصائح ۔ سوانح ۔ مصالح ۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین منسرح ۔ مونث ہے تسبیح تشریح ۔ تصریح ۔ تصحیح ۔ تفریح ۔ تنقیح ۔ توضیح وغیرہ اور مدیح ۔ ضریح ۔ ریح ۔ مونث آتے ہین ۔ سطح ۔ مسح مذکر ہین صلح ۔ فتح مونث ہین شرح مذکر ہی

۱؎ خواجہ آتش مرحوم مصرعہ ۔ یہ قدح میرا ہے خیر اسکی مناتا ہون ۔ ۲؎ خواجہ وزیر مرحوم یہ رد ہوا مین فلک سے ملے سطح آب کا ۔ پہونچاؤن آسمان پہ ستارہ حباب کا ؎ ۔

فصل دوازدہم اُن اسمار کے بیان مین جن کے آخر مین خاے معجمہ ہے

سوراخ - کاخ مذکر ہین - شاخ - مونث ہے رخ - مخ - پاسخ - تناسخ - نسخ - مذکر آتے ہین - رسوخ - کلوخ - پخ مذکر بولے جاتے ہین - شوخ - مسخ مذکر ہے بلخ مذکر ہے سلخ - مونث ہے فسخ - نسخ - فرسخ - مذکر ہین - دوزخ - فرسخ - مسلخ - مطبخ - یخ - ملخ - مذکر آتے ہین برزخ - نخ - چخ - چیخ - بطخ - مونث بولے جاتے ہین - تاریخ - زنخ - توبیخ - سیخ - چیخ - مونث آتے ہین بطیخ - مریخ - زرنیخ مذکر بولے جاتے ہین - بیخ - میخ - ریخ - مونث ہین - چرخ - تزخ - طبخ - مذکر ہین - سرخ - مونث ہے -

(حواشی بین السطور: ہر کدام معنی خود ۱۲ - بمعنی تب ۱۲ - معزہیر ۱۲ - جواب ۱۲ - آرزو ۱۲ - چرک ۱۲ - جانور معروف ۱۲ - ہرتال ۱۲ - خربزہ ۱۲ - بیاے مجہول ۱۲ - شگاف ابین دندان ۱۲ - ہر یک معنی خود ۱۲ - رنگی ۱۲)

فصل سیزدہم بیان مین اُن اسمار کے جن کے آخر مین دال ہے

صاد - فساد - عناد - جہاد - سواد - ضماد - جماد - الحاد - ایزاد - ارشاد - اتحاد - اجتہاد - ازدیاد - اعتقاد - اعتماد - گردباد - مستزاد - شمشاد - فولاد - ہمزاد - زاد - داد - باد - اور ایجاد - اسناد - افراد - اعداد - ادراد - اضداد - اوتاد - ابعاد - اجساد - اکباد - اعیاد - عبّاد - زہّاد - حُسّاد - بلاد - عباد - وغیرہ مذکر آتے ہین یاد - یاد - واد - نژاد - مراد - ہداد - رماد - افتاد - امداد - فریاد - روداد - بنیاد - میلاد - معتاد - بیداد - میعاد - تعداد - جائداد - قرار داد - اولاد - استاد - استمداد - استبداد - استناد - استمداد - استعداد - مبارکباد - گاد - کھاد - نکھاد - مونث بولے جاتے ہین اور آزاد کا اطلاق محض مرد فقیر پر کیا جاتا ہی چنانچہ شیخ امان علی سحر کہتے ہین مصرع بن گیا سروجود رواز سے پر آزاد آیا: اور پریزاد جلاد - جہان معشوق کے معنی پر آتے ہین مذکر استعمال پاتے ہین رد - زد - حد - کد - سند -

(حواشی بین السطور: ہندی ۱۲ - بر پا شدن خیام - ہندی)

---

۱ نسیم - قبر پہ دینے کو آیا ہے مبارکباد مرگ + یہ نیا ایجاد ہے میرے ستم ایجاد کا + ۲ رشک مغفور - کس نے میلاد پائی طاعت مین + تیری طاعت خدا کی طاعت ہے -

رسد۔ رصد۔ لحد۔ لگد۔ مدد۔ سبد۔ دادوستد۔ آمد۔ خوشامد۔ مسند۔ مقعد۔ الجد[1]۔ سرحد[2] مونث آتے ہین۔ دو۔ خد۔ قد۔ اسد۔ جسد۔ ابد۔ احد۔ حسد۔ عدد۔ ولد۔ بلند۔ رند[3]۔ نمد۔ صمد۔ ہمدرد۔ ایزد۔ ید۔ گنجد۔ گنبد۔ مشہد۔ مقصد۔ معبد۔ فرقد۔ زبرجد۔ ڈہرید۔ برگد۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ اور سد۔ اپنے معنی مصدری پر مذکر آتا ہے جیسا کہ برق مرحوم فرماتے ہین ؎ یہ عہد دولت ساقی مین سد باب رہا ✤ کہ محتسب بھی یہان بر سر حساب رہا۔ اور دیوار کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے رشک مغفور ؎ شوق نظارۂ آئینہ رخان بھندرائے مجھکو سو بار سکندر کی اگر سد ملجائے ✤ مرزا دوالاجاہ مرحوم مصرع۔ توڑ ڈالون مین سکندر کی اگر سد مل جائے ✤ مرزا مہدی قبول مرحوم ؎ مرے انکے ہے بیچ مین آئنہ مجھے یہ سکندر کی سد ہوگئی۔ اور مد بھی مختلف فیہ ہے رشک مغفور اور بحر مرحوم مذکر فرماتے ہین ؎ چار مد کلمہ مصحف ہین نہین کیا اے رشک ✤ عیب صورت نہین ہو یار اگر چار ابرو ✤ بحر ؎ بج گئی جان موذن سے شب وصل کی صبح۔ تیغ کھینچے ہوئے کیا کیا مد تکبیر کھنچے ✤ اور مرزا برق مرحوم مونث کہتے ہین۔ مصرع۔ ہر رگ بدن مین مد ہے ہمارے حساب کی ✤ لیکن حق یہ ہے کہ بیشتر فصحا مد کی تذکیر ہی کے قائل ہین اور مولف کے عندیہ مین بھی مذکر ہی اور مرقد۔ مین بھی اختلاف ہے بعضے مذکر بولتے ہین بعضے مونث چنانچہ مرزا دوالاجاہ مرحوم مونث فرماتے ہین۔ مصرع کیا عجب عاشق و معشوق کی مرقد مل جائے ✤ لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ بیشتر فصیحون کے عندیہ مین مرقد۔ مذکر ہے۔ اور مؤلف مستہام بھی اس کی تذکیر ہی کا قائل ہی قاصد۔ شاہد۔ عطارد۔ واحد (اسم باری تعالی)۔ مولد[4]۔ کبد۔ گد۔ اور قصائد۔ عقائد۔ فوائد۔

---

[1] خواجہ آتش۔ گئی رہ اعجاز سے تو حقیقت کھلی مجھے ✤ قرآن کا سامنا تھا ابجد تمام کی ✤ [2] مرزا دوالاجاہ مغفور عدم آباد سے ہستی کی جو سرحد ملجائے ✤ [3] بحر ای بحر دیکھ آنکھ ملاتے نہین امیر ✤ کہتا ہی تو ہوا رند چشم زر کسے ✤ ایضا مرزا دوالاجاہ مرحوم رند آنکھو نہین تھا منھ پہ جو منھ رکھکر زبان پھیری ✤ رہی سرخی نہ اعجاز لب لعل پیمبر سے [4] مرزا دوالاجاہ مرحوم مصرع طاق ابرو کا جو اس شوخ کے معبد ملجائے ۱۲ [5] شیخ ناسخ مرحوم آج مولد ہی جناب حیدر کرار کا ✤ ہوگیا بازو زبردست احمد مختار کا ✤ [6] اس مصرع سے مد کی تانیث ثابت نہین ہوتی بلکہ رگ کی تانیث ہوتی ہی ۱۲ مولانا رضا فرنگی محلی ۱۲

شدائد - زوائد - مقاصد - مفاسد - مساجد - معابد - محامد - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین مسجد - جد - ضد - مونث آتے ہین اور قواعد جو قاعدہ کی جمع ہے استعمال مین مذکر ہے اور قواعد کوشش[12] فوج انگریزی کے معنی پر مونث ہے اور ساعد بھی مختلف فیہ ہے شعرائے متقدمین سے میان مصحفی مونث کہتے ہین ؎ مہندی زیادہ مت مل ساعد حنائی ہوگی ÷ ناحق کو قتل اُس سے ساری خدائی ہوگی ÷ اور متاخرین مین سے - خواجہ آتش مذکر فرماتے ہین ؎ ساعد زیبا تو ہین الماس سے تر سے ہوے ÷ اک نظر ساق بلورین بھی دکھایا چاہیے[12] لیکن حق یہ ہے کہ - ساعد - اکثر فصحائے متاخرین کے عند یہ مین مذکر ہی تشدد - تمدد - تفقد - تردد - تولد - تجدد - ترصد[۱] وغیرہ اور زہرد - ہدہد - نخود - بد - مذکر آتے ہین آمد - دشد - شد - شدبد - مونث بولے جاتے ہین - بند - کمربند - ذربند[جہار شنبہ ۱۲] - ازار بند - گلوبند - وغیرہ اور پیوند - اسپند[آغاز برزن کا ...۱۲] - سمند - زہر خند - نوشخند[اندک سود انوشت و خواند ۱۲] - ریشخند[بہر کدام معنی خود ۱۲] - قند - گلقند - آوند - خداوند - مانند - سمر قند - زمین قند - ناکند - رند - جھند - مذکر آتے ہین پند - لسند - کمند[بہ طرف ۱۲] - سوگند - گند - بغلگند - کبڈگند[ہندی ۱۲] - مونث بولے جاتے ہین اور گزند[فریب ۱۲] مختلف فیہ ہی[نصیحت ۱۲] شیخ ناسخ مذکر فرماتے ہین ؎ ظالم سے اہل فیض کو ہوتا نہین گزند ÷ ہی نخل میوہ دار کو رنج تبر کہان ÷ میر وزیر علی صبا مرحوم مونث کہتے ہین ؎ گیسوے یار سے کس کسکو گزند پہونچین اوڑے کاٹا گیے یہ افعی رہزن کیا کیا ÷ لیکن حق یہ ہے کہ اکثر فصیح اسکی تانیث ہی کے قائل ہین اور مولف کے عند یہ مین بھی مونث ہے اور شکر قند کو بھی بعضے برعایت تذکیر جزو دوم کے مذکر بولتے ہین لیکن مونث بیشتر فصیحون کی زبان پر ہے اور مولف بھی اس کی تانیث ہی کا قائل ہے اور گوسپند - کو بھی اکثر فصیحون کی زبان سے مونث سنا ہے لیکن جناب استاذی مرزا برق مغفور نے خلاف جمہور مذکر فرمایا ہی ؎ نہ پھیر گردن مجبور پر چھری ظالم ÷ زبان صبر و رضا گوسپند رکھتا ہے اور فرزند کا اطلاق پسر و دختر دونون پر کیا جاتا ہے یعنی مذکر کے ساتھ مذکر اور مونث کے ساتھ

---

۱ شیخ ناسخ - ع ترصد بلبل دل کو ہی فصل گل کی آمد کا ۲ خواجہ آتش مول اک نگاہ ہی جو ہو دل یار کی پسند ÷ بڑہکر جوے تو آگے خریدار کی پسند ÷ ۳ مرزا برق مرحوم ؎ برابر اپنی وہ زلف بلند رکھتا ہے - بلا ہے اور بلا کی کمند رکھتا ہی ۱۲

مونث آتا ہے - ہند - سند - موتیا بند مذکر ہین - جُنبد - دہند - ادھا دہند -
مذکر ہین - درد - برد - ورد لاجورد - گرم و سرد - مذکر ہین - فرد - گرد - نرد -
تختہ نرد - نبرد - باد آورد - مونث ہین - گرد مذکر ہے برد - دستبرد - اور برآورد -
مونث ہین اور ورد - مشترک ہے لیکن پہلوان[۱۲] مولف کے اصطلاح عندیہ مین مونث ہے
گرد اگرد - درد مذکر ہین گو گرد - مونث ہے آرد - مذکر ہے - کارد - مونث ہے
جود - سود - عود - دود - سجود - وجود - ورود - قعود - شہود - تار و پود - معبود -
مقصود - مولود - امرود - اور - جنود - حدود - عقود - نقود - یہود - وغیرہ مذکر آتے ہین -
(نتیجہ ۱۲ - بہبود بمعنی خود ۱۲ - دھوان ۱۲ - تانا بانا ۱۲ - یم جناب باری ۱۲)
بارود - بوڈ - بہبود - نموڈ - ادچھلکود - مونث بولے جاتے ہین - اور درود
مشترک فیہ ہے لیکن مولف کے عندیہ مین مذکر ہے رود و سرود - خود - اجمود مذکر ہین
گود - مونث ہے - عود[۳] - مذکر ہے بعد - رعد[۴] مذکر ہین - جعد - مونث ہے - (بدا د مجہول ۱۲ - ہندی ۱۲)
شہد - عہد - مہد - مذکر ہین - جہد مونث ہے زہد[۵] - مذکر ہے - جسد مونث ہے (آغوش ۱۲)
قصد - مذکر ہے - فصد - مونث ہے - نقد[۶] - عقد[۷] - مذکر ہین - وجد - مجد - نجد - (کوشش ۱۲)
مذکر ہین - عبد - عقد[۸] - خلد - بعد - جند - مذکر ہین - حمد - جلد مونث ہین صید[۹]
کید - بید - مذکر ہین - قید[۱۰] - مونث ہے حدید - شہید - برید - وعد و وعید (غلام ۱۲)
مروارید - اور اسا پید - موالید - صنادید - وغیرہ مذکر آتے ہین - عید (آہن ۱۲ - عاشق ۱۲ - قاصد ۱۲)
درید - خرید - مدید - دید - رسید - خوید - کلید - ناہید - گفت و شنید[۱۱] - قطع و برید[۱۲]
لید اور تاکید - تمہید - تجدید - تقلید - تبرید - وغیرہ مونث بولے جاتے ہین بید[۱۳]
خورشید - بھید - چھید - مذکر ہین امید - نشید - نوید - مونث ہین چاند - پھاند[۱۴] (زہرہ ۱۲ - بیائے مجہول ۱۲)

---

۱ ناسخ مغفور ہنستا ہون مین نکال کے دانت اپنی بود پر: باغ جہان مین مثل انار رسیدہ ہون ۲ برق مرحوم افشان سے ابر ذکی دو چندان ہوئے جوہر بڑھا ستارون سے تیغ ہلال کا: ۳ رشک مرحوم مصرع بھر سیتلا نے عود کیا باگ موڑ کر ۱۲ ۴ ناسخ ابر کو دیکھا جو ساقی نے نگاہ مست سے رعد بولا ابھی گلرنگ برسا ہون مین ۱۲ ۵ ناسخ مرحوم اس قدر نازان نہو اے شیخ اپنے زہد پر: بندگی کرنے سے تو شاید خدا ہو جائیگا ۶ خواجہ وزیر مصرعہ - نقد دل تم کو دیا ہے پان کھانے کے لیئے ۷ ناسخ آیا اے نہین نظر عقد ثریا مجھکو ۸ مرزا برق قرب خدا کی ابروخمدار کے تلے: یعنی کہ تجھ سے باز رہا در کی ابن کا: ۹ مرزا برق تیری مژگان نظر سے بچکے چل سکتا نہین: برشکستہ صید ہون شہباز رہین جنگ کا ۱۰ مرزا برق وحشت مین قید دیر و حرم دل سے اٹھگئی: حقا کہ مجھکو عشق نے رستہ بتادیا: ۱۱ آتش افسانہ سنیے یار کا ذکر اسکا کیجیے: مقصود ہے یہی مری گفت و شنید کا: ۱۲ آتش مغفور مصرعہ شاید قبا ہو یار کی قطع و برید ہے ۱۳ آتش - بید مجنون دو سہی خم ہو گیا تسلیم کو: ہر گو لاسرد قد اوٹھا مری تعظیم کو ۱۲ ۱۴ مختلف فیہ ہے مثال مونث ۰

مذکر ہین - ناند - مونث ہے گوند مذکر ہے - اوند - توند مونث ہے لوند - مذکر ہے روند مونث ہے - گیند[۱] - مذکر ہے - چلپند[۲] سپند مونث ہین - بوند نیند مونث ہین

(بہر دو معنی خود ۱۲ — بے ایمانی ۱۲ — نقب ۱۲)

فصل چہاردہم ان اسمار کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین دال ہندی ہی

سانڈ - لاڈ - مذکر ہے کھانڈ - مونث ہے اور ڈانڈ - تاوان کے معنی پر بالاتفاق مذکر ہے اور چوب نیزہ پانی - ملاح کے معنی پر مختلف فیہ ہے یعنی بعضے مذکر بولتے ہین - بعضے مونث لیکن مولف کی زبان پر بمعنی دوم و سوم مونث ہے آڑنڈ - کھرنڈ - گھمنڈ - ڈنڈ کھنڈ - لنڈ مذکر آتے ہین - ٹھنڈ - مونث ہے ٹنڈ - جھنڈ - ڈمڈ - گنڈ - مذکر بولے جاتے ہین - پنڈ - مذکر ہے - لینڈ - مذکر ہے - کھنڈ مینڈ - مونث ہے سونڈ مونث ہے

(بہر دو معنی خود ۱۲ — خشکی ۱۲ — ہندی ۱۲ — بیائے مجہول ۱۲ — خرطوم فیل ۱۲)

فصل پانزدہم بیان مین ان اسمار کی تذکیر و تانیث کے جنکے آخر مین ذال ہے

تعویذ - مذکر ہے نبیذ - مونث ہے کاغذ - منفذ مذکر ہین

فصل شانزدہم ان اسمار کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین راے مہملہ ہے

بر - پر - زر - سر - شر - فر - اثر - شرر - زبر - گہر - ثمر - قمر - اختر[۵] - جوہر - خنجر - نشتر - جانور - نیشکر کبوتر - اگر - گھر - کھنڈر - مٹر - گولر - سنگر - تیتر - تیور - ڈر - کنکر - پتھر - چھپر - بندر - چکر کنٹر - نمبر - دلیفر - وغیرہ سب مذکر آتے ہین باستثنار سپر - ظفر - سحر - نظر - کمر - جر - اقر بسر - بقر - شکر - صرصر - چادر معجر - خنصر - بنصر - آذر - خاکستر - انگشتر[۳] - راہگذر[۴] - پتاور دساور - ستاور - نچھاور - ارہر - پسر - لشر - کھسر - کر - گتر - ہچر مچر - تتر - تبر - ٹھوکر -

(فتحہ ۱۲ — ہندی ۱۲ — خانہ ۱۲ — لغت انگریزی ۱۲ — گاؤ ۱۲ — یعنی معروف ۱۲ — دوا سے معروف ۱۲ — عادت ۱۲)

۱ رشک مغفور مصرع - گنبد ہی تیرے مکین کا یہ کرۂ زمین نہین ۲ برق مرحوم ۵ عقدۂ تنگی دل دنے سے لے یار کھلا :: بوندین موقوف ہوئین ابر گہر بار کھلا ::
۳ ناسخ مرحوم ۵ انگشتری اپنی دیکے سلیمان کر دیا طاعت مین بھی سونے سا گر دیفر کا :: ۴ آتش مغفور مصرعہ مشت خاک اپنی تیری راہگذر ہوئی
۵ اہل دہلی مونث کہتے ہین ظفر ۵ جی نزاکت سے کلائی کی دھڑکتا ہے مرا :: ہاتھ مین گیند اٹھا مت نے اچھالی بیڈھب :: :: :: ::

چوسر - پچپڑ - ٹکر - دوپہر - دھڑ دھڑ - آگھر - پاکھر - بیسر - سیسر - کیسر - جھالر - گاجر - آہر جاہر - چھچھوندر - کہ یہ الفاظ مونث بولے جاتے ہین اور لفظ - دوپہر - دن یا اس کے معنی پر مذکر آتا ہے اور دن کی ایک ساعت معینہ کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے چنانچہ شیخ ناسخ فرماتے ہین ؎ اے روز فراق نیمجان ہون :: تیری ابھی دوپہر بجی ہے اور گذر - بھی گذرنے کے معنی پر مذکر آتا ہے اور بسر اوقات کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے

دُر - مُر - کُر - شتر - عنصر - بُر - گُر - دُہر - کُھر - اور تصور - تکبر - تکدر - تغیر - تنفر - تواتر - تفاخر - تقاطر - تجبّر - تمسخر - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین - آخر - کافر - طائر - ظاہر - سر اور دفاتر - عساکر - جزائر - سرائر - ذخائر - عناصر - مظاہر - نوادر - جواہر - مخاطر - مقاصر - مناظر - مصادر - مقابر - منابر - وغیرہ مذکر آتے ہین - خاطر - جزائر - ترجہر - مونث بولے جاتے ہین - نور - طور - صور - فتور - قصور - دفور - سرور - غرور - مردر - حضور - صدور - بخور - انگور - کافور - ناسور - دستور - مقدور - مذکور - سیندور - امچور - لنگور - بھٹور - کانپور - رامپور - وغیرہ اور شعور - بجور - امور - قبور - ذکور - وغیرہ سب مذکر بولے جاتے ہین - سوا - زنبور - سقنقور - عصفور - مسور - کھجور کہ یہ الفاظ مونث آتے ہین اور - حور - معشوق کے معنی پر مذکر آتا ہے اور اپنے معنی حقیقی پر مونث بولا جاتا ہے - زور - شور - گور - چکور - جھکور - تور - مذکر بولے جاتے ہین - کور - پور - بھور - ڈور - کور - ٹکور - باگڈور - مٹھور - مونث بولے جاتے ہین اور چور - اگر انسان کو کہین کے تو مذکر کے ساتھ مذکر - اور مونث کے ساتھ مونث بولین گے اور مہندی شعور - شمع کے چور - زخم کے چور - گنجفہ کے چور - وغیرہ کو صرف مذکر استعمال کرین گے اور مور - بھی

۱؎ بحر مرحوم مصرعہ جنون شیر کے آکر تھا کبھی گھر اپنا ۲؎ آتش ناتوانی سے ہی یکسان ظاہر و باطن مرا :: تار پیراہن تن رنجور پیراہن مین ہے ۳؎ خواجہ آتش جب شب مہ مین چکورا ڑتا ہے مر جاتے ہین ہم :: پہلو نکالنی بھی نارا کوئی خسارہ تھا - ۴؎ ناسخ لازم اُس مہ کی سواری مین گھٹا ٹوپ تو ہے - نہ بھگو دے کہین سکھپال کا سب تور گھٹا - ۵؎ شیخ ناسخ اُس بت شیرین ادا کی پور پور :: بے تکلف نیشکر کی پور ہے :: ۶؎ ناسخ ہجر کی سب کا جو ہی ایسا بھی ڈر - صبح ہوتے ہوتے اپنی بھور ہے ۷؎ برق مغفور کھیل تو دیکھو وہ بھجا ہے لیکر ہاتھ مین دل نہین قبضہ مین گویا گنجفہ کا چور ہے ۸؎ ناسخ نے ہی اسکو مونث بھی باندھا ہے ملاحظہ ہو ناسخ ؎ چرخ پر تارے نظر آتے ہین جب چھلکے مہری بجا ہون اسی کی کی کی چور ہے

جو فارسی مین چیونٹی کے معنی پر ہے مونث آتا ہے چنانچہ **شیخ ناسخ** فرماتے ہین ؎

خالِ سیہ ہے گیسوے خمدار کے تلے ؛ یادب رہی ہے مور کوئی مار کے تلے ؛ اور ہندی

مین جو طاؤس کے معنی پر ہے مذکر بولا جاتا ہے **جور** ۔ دور ۔ غور ۔ نور ۔ مور ۔ ناگور ۔

مذکر آتے ہین[۱] ۔ **گور** ۔ مونث ہے **دیر** ۔ طیر ۔ عبیر ۔ بیر پیر ۔ فیر ۔ مذکر آتے ہین

خیر ۔ سیر ۔ مونث بولے جاتے ہین ۔ لیکن ۔ سیر ۔ کو بعض شعرائے متقدمین نے

مذکر بھی کہا ہے ۔ **اکسیر** ۔ طباشیر ۔ نفیر ۔ صفیر ۔ نظیر ۔ صریر ۔ ضمیر ۔ زحیر ۔ بواسیر

دار و گیر ۔ زنجیر ۔ جاگیر ۔ زیر ۔ بیر ۔ چیر ۔ کھیر ۔ لکیر ۔ نکسیر ۔ اور ۔ تحریر ۔ تقریر ۔

تصویر ۔ تقدیر ۔ تدبیر ۔ توقیر ۔ تاخیر ۔ تاثیر ۔ وغیرہ مونث آتے ہین ۔ **تیر** ۔ ہیر ۔

شیر ۔ حصیر ۔ بسیر ۔ انجیر[۲] ۔ پنیر ۔ نخچیر ۔ بعیر ۔ سعیر ۔ دبیر ۔ شعیر ۔ قیر ۔ ہیر ۔ حریر ۔

عبیر ۔ خمیر ۔ خم[۳] ۔ عفیر ۔ خنزیر ۔ نکیر ۔ مبر ۔ کشمیر ۔ زہیر ۔ فقط گیر ۔ کفگیر ۔ کلگیر ۔ دیوار گیر

انجیر[۴] ۔ بیر ۔ بیر ۔ ہمیر ۔ اور تصادیر ۔ تفاسیر ۔ اباریر ۔ عصافیر ۔ دنانیر ۔ خنازیر ۔

مشاہیر ۔ مزامیر ۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین ۔ **زیر** ۔ شیر گیر ۔ اندھیر ۔ بیر ۔ پھیر ۔

گھیر ۔ ڈھیر ۔ سیر ۔ بٹیر ۔ ایر ۔ پھیر ۔ ہیر پھیر ۔ کبیر ۔ گلگیر ۔ اجمیر ۔ بیکانیر ۔ مذکر آتے ہین

دیر ۔ شمشیر ۔ جہانگیر ۔ مندیر ۔ ہد بھیر ۔ مونث آتے ہین ۔ **حشر** ۔ نشر ۔ عسر ۔ یسر ۔

مذکر ہین **نخر** ۔ مذکر آتا ہے ۔ ابر ۔ بیر ۔ جبر ۔ صبر ۔ گبر ۔ ہزبر ۔ مذکر ہین ۔ **قبر**

مونث ہے ۔ **صبر** ۔ کبر ۔ شبر ۔ مذکر ہین ۔ **بدر** ۔ صدر ۔ غدر ۔ مذکر ہین ۔ **قدر** ۔

مونث ہے ۔ زخیر مذکر ہے ۔ **فجر** ۔ مونث ہے ذکر ۔ مذکر ہے **فکر**[۶] ۔ مونث ہے ۔ **قصر**

حصر عصر مذکر ہین ۔ **دہر** ۔ زہر ۔ شہر ۔ قہر ۔ جہر ۔ مہر ۔ مذکر آئے ہین **ظہر** ۔ نہر ۔ لہر مونث بولے جاتے ہین

---

[۱] **آتش** چمن کی سیر بر ہوتا ہے جھگڑا ؛ مگر میری ہے دست باغبان ہین ؛ [۲] **ناسخ** جام کو کیا دیکھکر حیران ہے پی جائے اب ؛ اُم ہوئی جم غیر اسے دل فقط کیا جم نہین [۳] **ناسخ خوب** وزشت ایک ہین دنیا سے سفر کرنے مین ؛ شمع کے ساتھ ہی سن نم مین گلگیر چلی [۴] **مرزا رقی** اُسکے منصور را بیر ہوا رنگ ؛ یاسمین ورنگت گلو نکی بنگئی بکا کال کا ۱۲ [۵] خبیث گرافسون گر آمزا بزور افسون بر کسے تسلط سازد ۱۲ [۶] دلی والے اسکو مذکر باندھتے ہین اور لکھنؤ بیدار سے دھو ہین **ظفر** ؎ قرار آہی گیا غم مین بھی سنبھل ہی گیا ؛ گئے وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانے کا ؛

ظہر مذکر ہے قہر[۱] مونث ہے۔ سپہر۔ مذکر ہے۔ مہر[۲] آفتاب کے معنی پر مذکر ہے اور محبت کے معنی پر مونث ہے خار۔ غار۔ کار۔ مار۔ یار[۳]۔ کاروبار۔ انار۔ شکار۔ نگار[۴]۔ ذگار۔ نثار۔ فرار۔ قرار۔ مزار۔ غبار۔ بخار۔ وار و مدار۔ نہار۔ وقار۔ دیار۔ فشار۔ موسیقار۔ اعتبار۔ انتظار۔ اقرار۔ افتخار۔ اشتہار۔ اقرار۔ انکار۔ اشعار۔ اظہار۔ مضمار۔ عیار۔ رخسار۔ آزار۔ بازار۔ بیمار۔ تیمار۔ بیار۔ دولار۔ سنگار۔ نکھار۔ کہار۔ وار۔ ہار۔ بچار۔ اجار۔ ابھار۔ اوتار۔ ستار۔ گبھار۔ ہوادار۔ مدار۔ اتوار۔ ہتھیار۔ وغیرہ اور۔ اشعار۔ آثار۔ اطوار۔ افکار۔ اشجار۔ اثمار۔ انہار۔ صغار۔ کبار۔ بحار۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہین باستثنا ہی۔ رفتار۔ گفتار۔ دیوار۔ عار۔ نار۔ تکرار[۵]۔ معیار۔ مقدار[۶]۔ مزمار۔ منقار۔ پرکار۔ رولکار۔ دستار۔ کنار۔ ہزار۔ مہار۔ قطار۔ ازار۔ بہار۔ عیار۔ کارگذار۔ گیر و دار۔ ذوالفقار۔ آبشار۔ سرکار۔ پیکار۔ رولکار۔ استغفار۔ ریگار۔ پیزار۔ تلوار۔ بوچھار۔ پھار۔ کہار۔ دھار۔ ہار۔ مار واڑ۔ کچھار۔ سوار۔ ملار۔ جوار۔ کھنکار۔ گندھار۔ بھنکار۔ جھنکار۔ کھنکھار۔ پھٹکار۔ ڈنکار۔ للکار۔ پکار۔ ڈکار۔ کہ اتنے کلمہ مونث آتے ہین اور بار[۷]۔ جو ثمر کے معنی پر یا بوجھ کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور دخل۔ یا نوبت کے معنی پر مونث آتا ہے اور دار۔ بھی جو عربی ہین گھر کے معنی پر ہے مذکر ہے اور فارسی مین جو سولی کے معنی پر ہے مونث ہے اور زنار بھی مختلف فیہ ہے ناسخ مغفور؎ رہتی ہے حسن پر ستون کے گلے مین زنجیر کفر ان کا ہے نیا اور ہے زنار نئے :: رشک مرحوم؎

؎[۱] برق مرحوم مین وہ ہون سوختہ افتادہ کہ جب قہر ہوئی :: داغ کاغذ کو لگا نام نہ میرا اٹھا :: ؎[۲] ایضاً فرقت یار مین گھر مجھکو ہوا ہے ظلمات :: اکیدن قہر نہ ذرہ کے برابر چمکا :: ؎[۳] ہزاحیف کہ بعد از وفات یاد آیا :: خزان جب اپنی ہوئی موسم بہار آیا :: ؎[۴] خواہ بمعنی نقش زر خواہ بمعنی معشوق ۱۲ ؎[۵] لمولفہ دیوار ہے کیا بخشتے ہو دل سے ہمارے :: ناحق کی شب وصل مین تکرار نکالی :: ؎[۶] اسیر جو مقدار دولت کی بھی کی بیان :: گر رہا جہان زر بنا یا نشان :: ؎[۷] شیخ ناسخ مرحوم اک چونچ لگا دیگی اگر کلک نواسنج ۔ دہنس جائیگی بلبل تری منقار گلے مین :: ؎[۸] مرزا برق مرحوم ؎ تمام عمر نہ پیغام وصل یار آیا :: جلاد دکاٹ کے اس نخل مین نہ بار آیا :: ؎ ذوق جستجو میرے تمر کی نہین کسکو دن رات :: چرخ ز دار جدا پھرتے ہین سے یار جدا :: :: :: ::

ہنچو دیہ تیری راہ مین تھے شیخ و برہمن :: تسبیح گر پڑی کہین زنار گر پڑی ۔ خواجہ وزیر مرحوم ؎ کافر ہوا ہون پیکے مئی عشق اے وزیر :: زنار مجھکو چاہیئے موج شراب کا :: الا مؤلف کے عندیہ مین حق یہ ہے کہ زنار ۔ ضد ہے تسبیح کی پس مانند تسبیح کے زنار کا بھی مونث ہی استعمال کرنا چاہیئے اور اخبار یہ لفظ مفرد و جمع دونون طرح استعمال مین آتا ہے اور دونون صورتون مین مذکر بولا جاتا ہے ۔ جیسے ۔ اخبار دیکھا ۔ اخبار آیا ۔ اور اخبار دیکھے ۔ اور اخبار آئے ۔ بیائے مجہول اور کٹار ۔ کو بھی بعضے مؤنث بولتے ہین اور بعضے مذکر لیکن حق یہ ہے کہ کٹاری ۔ مؤنث ہے اور کٹار ؛ مذکر چنانچہ میر علی احمد رسا ۔ شاگرد رشید رشک مغفور کے فرماتے ہین ؎ لبنون پر لڑ رہے ہین بادہ خوار ابکی برس :: کوڑی بھر تاڑی پر چلتا ہے کٹار ابکی برس :: گویا اس سے مانگا جو خونبہا تو کہا :: کوڑی رکھتا نہین کٹار اپنا :: عطر ۔ نقر ۔ ذقر ۔ جزر ۔ جبر ۔ جفر ۔ ستر ۔ بکر ۔ غدر ۔ بزر ۔ سکر ۔ شکر ۔ عذر ۔ صغر ۔ سحر ۔ صفر ۔ شعر مذکر آتے ہین ۔ شطر ۔ نثر ۔ عمر ۔ خمر ۔ مؤنث بولے جاتے ہین اور کسر تو ڑنے کے معنی پر مذکر اور کمی و نقصان کے معنی پر مؤنث ہے ::

فصل ہفتدہم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین رائے ہندی ہے

پھاڑ ۔ جھاڑ ۔ تاڑ ۔ پہاڑ ۔ بگاڑ ۔ کواڑ ۔ کاٹ کباڑ ۔ مذکر آتے ہین ۔ آڑ ۔ پچھاڑ ۔ دراڑ ۔ نواڑ ۔ دھاڑ ۔ آنڑ ۔ اڑ ۔ ہڑواڑ ۔ چنگھاڑ ۔ آڑ پاڑ ۔ مار دھاڑ ۔ اکھاڑ ۔ پچھاڑ ۔ چھیڑ چھاڑ ۔ مونث بولے جاتے ہین اور کھلاڑ کا اطلاق محض زن اوباش پر کیا جاتا ہے چنانچہ ایک شاعر مثنوی مین کہتا ہے ؎ تھی نہایت وہ شوخدیدہ کھلاڑ :: کھیلتی تھی شکار ٹٹی کی آڑ :: دھڑ ۔ بیہڑ ۔ بکڑ ۔ جھکڑ ۔ گکڑ ۔ گکڑ ۔ مکڑ گوڈر ۔ ڈھیر ۔ بھوہڑ ۔ اندہڑ ۔ بھبھڑ ۔ پیڑ ۔ تھٹیڑ ۔ بیڑ ۔ پاپڑ ۔ کوبڑ ۔ چوپڑ ۔ ہاڑ ۔ گلھڑ ۔ بڑ باگڑ ۔ جھانکڑ ۔ لگڑ جھگڑ مذکر آتے ہین اڑ ۔ بڑ ۔ بھڑ ۔ جھڑ ۔ چھڑ ۔ جڑ ۔ کڑ ۔ لڑ ۔ ہڑ ۔ اکڑ ۔ پکڑ ۔ رگڑ ۔ بیڑ ۔ رد کڑ ۔ چوپڑ ۔

پھاکڑ۔ کیچڑ۔ باگڑ۔ بھاگڑ۔ تڑبڑ۔ اڑبڑ۔ دوھتڑ۔ بالچھڑ۔ چمگادڑ۔ دھڑا دھڑ۔ تڑاتڑ۔ پڑا پڑا۔ مؤنث بولے جاتے ہین۔ گڑ۔ مذکر ہے۔ بھڑ۔ جڑ۔ نڑ۔ مؤنث ہین توڑ۔ جوڑ۔ موڑ۔ نچوڑ مذکر آتے ہین۔ بچھوڑ۔ سکوڑ مؤنث بولے جاتے ہین پھوڑ مؤنث ہے دوڑ۔ گھوڑ دوڑ۔ مؤنث ہین چیڑ مذکر ہے بھیڑ۔ چھیڑ۔ مؤنث ہین پیڑ۔ ایڑ۔ بھیڑ چھیڑ۔ گھگیڑ۔ مؤنث ہین اور ادھیڑ۔ کا اطلاق مرد و زن دونون پر کیا جاتا ہے

فصل ہیجدہم اُن اسمار کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین زائے معجمہ ہی

آغاز۔ انداز۔ شیراز۔ اعجاز۔ بزاز۔ اعزاز۔ جواز۔ حجاز۔ مجاز۔ جہاز۔ طراز۔ گزاز۔ گزاز۔ بازار۔ ناز۔ راز۔ ساز۔ ساز و باز۔ بول و براز۔ سوز و گداز۔ نشیب و فراز۔ یا انداز۔ احتراز۔ امتیاز۔ بیاز مذکر آئے ہین۔ آواز۔ پرداز۔ پرواز۔ نماز۔ پیاز۔ آز۔ قاز۔ جانماز۔ پیشواز۔ مؤنث بولے جاتے ہین اور نیاز حاجت کے معنی مذکر آتا ہے۔ خواجہ آتش ؎ نہوگا حسن کا مجھسا بھی عاشق کوئی دنیا مین: نیاز اس سے کیا پید النظر جو ناز نہین آیا: اور ہندی ہین جو نذر کے معنی پر مستعمل ہے۔ مؤنث بولا جاتا ہے۔ شیخ ناسخ ؎ کر چکے پانون کو تو صحرا مین خارون کی نیاز: گو وہ پر سر کو بھی چلکر نذر خار اکیجیے: جنمز۔ مذکر ہے۔ نز۔ مؤنث ہے۔ مرکز۔ خز۔ رز۔ گنز۔ مذکر ہین سپرز۔ مؤنث ہے پخت و پز۔ رجز۔ مؤنث ہین۔ البرز۔ گرز۔ مذکر ہین۔ حمز مذکر ہے۔ رمز مؤنث ہے گنز۔ مذکر ہے۔ طنز۔ مؤنث ہے طرز۔ مختلف فیہ ہے شیخ ناسخ ؎ کونسی طرز سخن ہے جو اسے آتی نہین: کیون نہو شاگرد ناسخ ہی ہر اک اوستاد کا: ولہ ع ہے طرز ہر نفس مین نسیم بہار کی: ولہ ع تلوار دیکھے

۱؎ برق مرحوم۔ کسقدر زیبا ہے زیور اس بت طناز کو: ساز سونے کا لگایا ہے سمند ناز کو: ۲؎ آتش چشم بد ہین کا نہین اندیشہ حسن یار کو: کونسا ہے حرز جو یاز دکے جوشن مین نہین: ۳؎ میر وزیر علی صبا۔ غوطے کھلواتی ہین کیا رمز مین تری اے بحر حسن: تھا ایک اک بات کی دو دو پہر ملتی نہین:

طرز اگر تیری چال کی :: رشک مرحوم ع طرز گل نرگس رم آہو نہین اچھا :: کیف ع ۔ ہمنے اے کیف ترا طرز سخن دیکھ لیا ۔ لیکن بیشتر فصحا کے عند یہ مین طرز مونث ہے اور مولف بھی اس کی تانیث ہی کا قائل ہے ۔ ہنوز ۔ ہرروز ۔ رموز ۔ کنوز مذکر بولے جاتے ہین ۔ روز ۔ سوز ۔ گوز ۔ نوروز ۔ مذکر ہین ۔ موز [بواو معروف] ۔ جوز ۔ مذکر ہین ۔ گوز ۔ مونث ہے ۔ مویز [بواو مجہول] ۔ کشنیز ۔ گریز ۔ مذکر آتے ہین ۔ چیز [کیلا] ۔ دہلیز ۔ شونیز ۔ تجویز ۔ تجہیز [قسمے از حلوا] ۔ تمیز ۔ مونث بولے جاتے ہین ۔ پرہیز ۔ مہمیز ۔ تبریز ۔ نیریز ۔ شبدیز [کلی بجی] ۔ جہیز ۔ مذکر آتے ہین کاریز ۔ فالیز ۔ گلریز ۔ ستیز [بیائے مجہول] ۔ دست آویز ۔ جست وخیز ۔ رستخیز [جنگ] ۔ میز ۔ ریز ۔ مونث بولے جاتے ہین ۔ اور گریز [بھاگنا] مختلف فیہ ہے شیخ ناسخ ؎ عشق جب دار دہوا کی [قیامت] عقل نے دل سے گریز :: ایک جا دیکھا ہے کسنے شیر اور روباہ کو :: رشک مغفور ؎ جس سے گریز تھا مجھے اب ہے اسیکا اشتیاق :: کام لیا ہے عشق نے جبر سے اختیار کا لیکن تحقیق یہ ہے کہ گریز کو جملہ فصحا مونث ہی بولتے ہین مذکر سوا اس شعر حضرت رشک کے گوش زد نہین ہوا

فصل نوزدہم اُن اسماے کی تذکیر وتانیث کے بیانمین جنکے آخر مین سین مہملہ ہی

طوس ۔ روس ۔ خروس ۔ ناقوس[1] ۔ ناموس ۔ قربوس ۔ آبنوس ۔ جلوس ۔ فلوس ۔ ملبوس ۔ طاؤس ۔ جاسوس ۔ جاموس ۔ سالوس ۔ کیلوس ۔ ایلاؤس ۔ پوس ۔ بھوس ۔ کارتوس ۔ اور شموس ۔ نفوس [معرب گاومیش] ۔ رَدس [مرض معروف] ۔ کنوس ۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین [ہندی] ۔ فانوس [جمع شمس] ۔ سبوس ۔ عروس [لغت انگریزی] ۔ اصل السوس ۔ قابوس ۔ قاموس ۔ مونث آتے ہین افسوس یا بوس ۔ کنارہ بوس ۔ دوس یا پردس ۔ کوس ۔ بوتس ۔ مذکر آتے ہین اوس ۔ مسوس ۔ مونث بولے جاتے ہین [ہندی الزام] ۔ فردوس ۔ بالکوس [لغت انگریزی] ۔ مذکر ہین قوس مونث ہے

[1] شیخ ناسخ ؎ کب اجل کو ہے بھلا پیر وجوان کی تمیز :: ہر گوکی دہر سے اسے پیر وجوان اٹھتا ہے :: [2] آتش ؎ دریا مین غسل کے لیے اُترا جو وہ صنم :: ناقوس مچھلیون نے بجایا حباب کا ::

دھونس مونث ہے - ہونس - گھونس - مونث ہین - پاس[1] داس - راس - طاس
کاس مساس[2] - لباس - پلاس - نفاس - ہراس - قیاس - سپاس - نخاس - آماس
قرطاس - وسواس - الماس - کمرپاس - کناس - لنساس - احساس - اجلاس - افلاس
نخاس - احتباس - اقتباس - اندراس - انعکاس - اوراناس - حواس - اجناس
انفاس وغیرہ اور آس - باس - انناس - املتاس - ستیاناس بھباس - گلاس
سنڈاس - مندراس - مذکر آتے ہین - اساس - راس - پاس - التماس[3] - آس - پیاس
نکاس - کپاس - گھاس - ناس - بوباس - بھڑاس - چیڑاس - بٹواس - کھٹاس
مٹھاس - ہگاس - متاس - انجاس - نخاس - مؤنث بولے جاتے ہین - پارس[4]
سارس - بنارس - مذکر ہین - ڈھارس مؤنث ہے - بانس - ڈانس - مذکر ہین
پھانس - سانس - دھانس - پانس - مؤنث ہین - پس - مس - جرس - فرس
قفس - نفس[5] - عمس - عدس - دسترس[6] - کرگس - تلمس - مسدس - مخمس - بس
جس - کس - رس - لس - برس - ترس - کلس - بڑبھس - اعرس - ابرس - راجھس
مذکر آتے ہین - ہوس - نکس - اطلس مندرس - لس - نیس - اُمس - حرس - ہبس -
گھُٹس - مونث بولے جاتے ہین - اور خس - مطلق گھاس کے معنی پر مذکر بولا جاتا ہی
چنانچہ سودا کہتے ہین ؎ آنکھون کے گرد میرے مژگان کی ہے یہ صورت ؛ جیسے کنار دریا
خس بہ کے آرہا ہے ؛ اور اس کا خوشبودار کے معنی پر جسکے خسخانے موسم گرما مین
بنتے ہین مشترک ہے لیکن اکثر فصحا کی زبان پر مؤنث ہے اور مؤلف بھی اسکی
تانیث ہی کا قائل ہے مس - مجلس - لبس - اور مجالس - مدارس - ہواوس -

---

[1] خواجہ آتش فاتحہ پڑھنے کو آیا قبر آتش نہ یار ؛ دو ہی دن مین پاس الفت اسقدر جاتا رہا ؛ [2] بحر مرحوم آدھی پڑے نگاہ تو تو پورا مساس ہی ۱۲ [3] رشک مغفور صنم پرست ملین یا خدا شناس مجھے ؛ دعاے وصل کی ہتی ہی التماس مجھے [4] آتش ٹھوکرین کھاتے ہین یان پارس کے پتھر سیکڑون ؛ [5] برق مرحوم ؎ رشک آفتاب سراپا ہی نور کا ؛ موجین نفس ہین تن نہین دریا ہی نور کا ؛ [6] رشک مرحوم باوجود دسترس تو پڑا رنگ لائیگا ؛ بند دھنا کی ہاتھ سر دست توڑیئے ؛ ع برق مرحوم کیا تجلی مین کہون دسل عدو پر نور کا ؛ آستین یا ہو فانوس شمع طور کا ؛ ع مومن نے اسکو مذکر نظم کیا ہی ؎ فلک سن ہو غوغا منا جات کا کردن التماس اپنی حاجات کا ع مختلف فیہ ہو مونث کی مثال آتش ؎ لب تک آ سکے تو دسترس جام ہو نہ ہو ؎ بعض شعرانے مذکر بھی لکھا ہو آتش ع عیب اپنی چھپا گر گیا قیامت کیجے

دسادس۔ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ حبس[1]۔ نرگس[2]۔ مجلس مونث بولے جاتے ہین
تقدّس۔ تجسس۔ تنفس۔ وغیرہ اور ققنس۔ اسطقس۔ ذیابیطس۔ بھُس۔
دُھس۔ بھرکس۔ مذکر آتے ہین۔ کُس۔ کھُس۔ پھُس۔ مونث بولے جاتے ہین
ابلیس۔ مقناطیس۔ کیسیس۔ سیس۔ مذکر آتے ہین۔ تقدیس۔ تلبیس۔ تاسیس
تجنیس۔ تدریس۔ تفریس۔ وغیرہ اور ٹمیس۔ کھِس۔ فیس۔ مونث بولے جاتے ہین
بھیس۔ کھیس۔ کیس۔ ولیس۔ پردیس۔ مذکر آتے ہین۔ ٹھیس۔ مونث ہے
بو۔ قبیلس۔ مذکر ہے لیس[3]۔ مونث ہے۔ ترس۔ درس[4]۔ مذکر ہین۔ خمس
سرس۔ مذکر ہین۔ عرش[5]۔ فرش۔ برس۔ مذکر آتے ہین ترس۔ بازپرس۔
مونث ہین۔ انس۔ مذکر ہے۔ جنس[6]۔ مونث ہے۔ عکس۔ یکس۔ مذکر آتے
ہین۔ شمس۔ نکس۔ انس۔ جبس۔ خمس۔ سدس۔ نفس۔ ہنس۔ رہس۔ مذکر ہین۔

فصل بستم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین شین معجمہ ہے

غش[8]۔ ترکش۔ آرش۔ پیشکش۔ مذکر آتے ہین۔ آتش۔ عطش۔ چقلش۔ مونث
بولے جاتے ہین اُلش۔ اور تعیش۔ توحش۔ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ غش۔ منش
جوارش۔ چارپالش۔ منش غلام گردش۔ کشمش۔ غرفش۔ اور جسکے آخر مین شین
مصدری آتا ہے مانند۔ دانش۔ تابش۔ سازش۔ نوازش۔ خواہش۔
کاہش۔ آرائش۔ آسائش۔ سفارش۔ گذارش۔ مالش۔ آفرینش

[1] شیخ ناسخ: رقت نہین دم لینے کی اک طفل کے غم سے معدوم کھلونے کی طرح حبس ہی ہم سے ؛ [2] خواجہ آتش: گردش چشم نہین گردش افلاک سے کم ؛ گھر کے گھر کرتی ہے یہ نرگس شہلا خالی ؛ دل اسکی چشم نہین نرگس شہلائے بہشت ؛ [3] مرزا مہدی قبول مرحوم: مژگان کی پاس تیر نگہ کا نشانہ ہے ؛ [4] شیخ ناسخ مرحوم: عبداللہ نے اسکو دیا ہے علم باطن کا پتہ دیا ہے جس نے ظاہر مین نہ درس اک حرف ابجد کا ؛ [5] بحر سلمہ: کبھی تو فاتحہ دلواتے پھولون پر احباب ؛ کبھی تو عرس ہمارا بہار مین ہوتا ؛ [6] خواجہ آتش: سودائے عشق کر لیے ہے خوشجمال شرط ؛ یہ جنس چاہتی ہے خریدار دلفریب ؛ [7] برق مرحوم: مین تو کیا وہ بھی تجھے دیکھ کے شیدا ہوتا ؛ غش پہ غش آتا جو اس عہد مین موسیٰ ہوتا ؛ [8] مولف: کیا ترکش

بنیش۔ تپش۔ خلش۔ جنبش۔ لغزش۔ مالش۔ نالش۔ وغیرہ سب مؤنث بولے جاتے ہین۔ بالش۔ برش[1]۔ مذکر آتے ہین۔ موش۔ جاؤش۔ اور نقوش۔ وحوش جیوش۔ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ جوش۔ دوش۔ گوش۔ ہوش۔ خروش۔ سردوش تن و توش۔ خورد و نوش۔ سرپوش۔ خرگوش۔ مرزنجوش۔ مذکر آتے ہین۔ پاپوش بناگوش[2]۔ مؤنث بولے جاتے ہین اور آغوش۔ بعضون کے عندیہ مین گود کے قیاس پر مؤنث ہے حالانکہ بقید نظم[3] مذکر پایا جاتا ہے خواجہ آتش وصل کی شب ہم نے شادی مرگ ہوکر کھوئی جان :: تنگ مردے پر ہمارے گور کا آغوش ہے[4] سید محمد خان رند[5] ہین وہ محرم صحبت ہون لڑکپن مین بھی :: داکسی نے نہ مرے واسطے آغوش کیا[6] بینش۔ مذکر ہے۔ ریش۔ تشویش۔ تفتیش۔ مونث ہین۔ پیش۔ پس و پیش کم و بیش۔ بیش۔ درویش۔ کیش۔ نیش۔ سریش۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ ریش گاؤ ریش۔ مونث آتے ہین۔ انتعاش۔ قماش۔ خفاش۔ گلاب پاش۔ تاش۔ ماش مذکر بولے جاتے ہین۔ تراش۔ خراش۔ تلاش۔ معاش۔ قاش۔ لاش پاداش۔ شاباش۔ پرخاش۔ خشخاش۔ بود و باش۔ تراش خراش قلمتراش۔ مونث آتے ہین۔ آتش۔ بھی استعمال مین مونث ہے الا آتشجو۔ کو مذکر بولتے ہین۔ فعل جمع یا حرف رابط جمع کے ساتھ مثلاً یون کہتے ہین کہ آتشجو ہے یا بنائیے یا آتشجو رکھے ہین۔ یا تھے کشش طپش جیش۔ مقیش۔ مذکر ہین۔ بخشش۔ رخش۔ مذکر ہین۔ نقش۔ درفش مذکر ہین۔ عرش۔ فرش۔ مذکر ہین۔ لغش۔ مونث ہے۔

[1] بحر ع برش ہے ایسی لشکر کا اجل جسکی ہراول ہو:: [2] خواجہ آتش مجکو بھاتی ہے بناگوش صنم گوہر کے ساتھ [3] بحر علامہ ہمارے قتل مین کیا جانے کیا ہو لیس و پیش :: کھینچی وہ تیغ کی صورت کی سپر کی طرح [4] بحر علامہ خفاش میوہ باغ کو کھاکر اڑکل چلے [5] رشک پاؤن تو چومتا رہون دست صنم تراش :: سب سے علیحدہ ہے تیری اے صنم تراش :: [6] رشک بمقصود دل سے رہا کرتی ہے پرخاش تمھین :: ناصحو ہمکو برا کہتے ہو شاباش تمھین [7] رشک میرے لیے تراش رہی ہے سپر قلم :: کرتی ہے ہاتھ صاف تمہاری قلمتراش :: [8] برق یار سے وصل ہوا نقش اہل بیٹھ گیا :: وہ عمل مین نے کیا جس سے عمل بیٹھ گیا [9] خلاف قیاس مثال مذکر آتش کی۔ ہو ۔۔۔ سے کی ترنج دلبر کی دید مین :: پائے نگاہ سے بھی خلش پا رنے کیا :: [10] نظم مین بھی مؤنث کی مثال موجود ہے ظفر کا شعر ملاحظہ ہو ظفر سے شاہد مقصود سے

کسی نقش مین ... ظفر ... کھینچا ...

فصل بست و یکم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین صاد ہے

اخلاص ۔ اختصاص ۔ خلاص ۔ قصاص ۔ رصاص ۔ اجاص ۔ مذکر بولے جاتے ہین اور خواص ۔ جو جمع ہے خاص کی وہ استعمال مین مذکر ہے اور اُردو مین جو خدمتگار امرا و سلاطین کے معنی پر آتا ہے مرد خدمتی ہو یا زن خدمتی دونون پر اُسکا اطلاق کیا جاتا ہے نص ۔ برص مونث آتے ہین ۔ تفحص ۔ تخلص ۔ تقلص ۔ مذکر بولے جاتے ہین رقص ۔ نقص ۔ مذکر ہین ۔ خصوص ۔ فصوص ۔ مذکر ہین قمیص ۔ مذکر ہے تحریص تخصیص ترخیص تنقیص وغیرہ مؤنث بولے جاتے ہین ۔ حیص بیص ۔ مونث ہے ۔ قرص ۔ مذکر ہے

فصل بست و دوم اُن اسما کے بیان مین جنکے آخر مین ضاد معجمہ ہے

احراض ۔ اغماض ۔ اعتراض ۔ انقباض ۔ انقراض ۔ ریاض ۔ اور اعراض و اغراض وغیرہ مذکر آتے ہین ۔ بیاض ۔ مقراض مونث بولے جاتے ہین ۔ قرض ۔ فرض ۔ مذکر ہین ۔ ارض ۔ مونث ہے اور عرض ۔ جو طول کی ضد ہے اسکو مذکر بولتے ہین اور التماس کے معنی پر مونث آتا ہے ۔ شیخ ناسخ فرماتے ہین ؎ ہوئی پیش نبی بے شبہہ عرض حال آہو سے ؛؛ دلیل اسپر ملی ہے آپکی چشم سخنگو سے ۔ و کہ ؎ ہون وہ میکش جب بنا پیالا تو مین نے عرض کی ؛ کاسۂ سر جام کا شیشہ کی گردن چاہیے ؛؛ غرض ۔ مرض ۔ عوض مذکر ہین ۔ عرض مؤنث ہے ۔ عروض ۔ فیوض ۔ مذکر ہین حضیض ۔ نقیض مونث ہین ۔ عرائض ۔ فرائض ۔ عارض ۔ مذکر ہین ۔ مابض ناقض مونث ہین تعرض تعارض وغیرہ

۱؎ شیخ ناسخ مرحوم سیکڑون آہن گردن پہ دخل کیا آواز کا ؛ تیر جو آواز دے ہے نقص تیر انداز کا ؛؛
۲؎ میر تقی مرحوم ع میرا اعراض بھی لوگون نے کیا ہے آگے ۳؎ ناسخ مرحوم مرے گھر سے چلا محروم جب چور بنہ کھا ملی ... ہا بکھیر ترا قرض ؛؛ ۴؎ آتش مرحوم رعشہ پیری مین ہو اس جوش جوانی کا عوض ؛؛ اپنی بدمستی کا خمیازہ نہ کیونکر کھینچیے ؛؛ ؛؛ ؛؛

تعرض ۔ تمارض ۔ وغیرہ مذکر ہین ۔ حوض ۱۲ ۔ خوض ۔ مذکر ہین قبض مذکر ہے نبض
پیش قبض ۔ مؤنث ہین ۔ قیض ۔ مذکر ہے

فصل بست و سوم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین طائے حطی ہی

خبط ۔ ربط ۔ ضبط مذکر ہین ۔ فرط ۔ مذکر ہے ۔ شرط مونث ہے ۔ بسط ۔ وسط ۔ مذکر ہین
بربط ۔ غلط ۔ مط ۔ وسط ۔ نقط جمع نقطہ ۱۲ ۔ ادسط خط ۔ قط ۔ دستخط ۔ سرخط ۔ مذکر ہین ۔ بط ۱۲ مؤنث
ہے اور شط مختلف فیہ ہے قدما نے مذکر کہا ہے مصحفی ؎ بہر سہ معنی خود ۱۲ گڑ مین شہید ترے کس نمط زمین
کے تلے ؛ جب انکے خون کا بہتا ہو شط زمین کے تلے ؛ اور متاخرین بالاتفاق مونث کہتے
ہین ۔ رباط ۔ ارتباط ۔ انبساط ۔ اختلاط ۔ اغلاط ۔ نقاط ۔ مذکر ہین ۔ افراط ۔ احتیاط
بساط ۔ صراط ۔ مؤنث ہین ۔ اور نشاط مختلف فیہ ہے بعضے اسکے تانیث کے قائل
ہین بعضے تذکیر کے چنانچہ مؤلف کے عندیہ مین بھی نشاط ۔ مذکر ہے ۔ غائط ۔ ضابطہ و رابط ہزار نامور دلیست ۱۲
ضوابط مذکر ہین قساط ۔ توسط مذکر ہین ۔ تفریط ۔ لبیط مونث ہے قحط ۔ خلط ۔ خلط
مذکر ہین قسط بجزا بحوکہ عروغں ۱۲ مونث ہے ۔

فصل بست و چہارم اُن اسما کے بیان مین جن کے آخر مین ظائے منقوطہ ہے

ملفوظ ۔ تیقظ ۔ مذکر ہین تقریظ ۔ مؤنث ہے حفظ ۔ غیظ ۔ مذکر ہین الفاظ ۔ مواعظ جمع واعظ ۱۲ مذکر
ہین ۔ وعظ مختلف فیہ ہے لیکن مؤلف مستہام کے عندیہ مین مؤنث ہی لفظ بھی تذکیر
و تانیث مین مشترک ہے شیخ ناسخ نے مذکر فرمایا ہے ؎ ہے طلب سے اس قدر
نفرت ۔ کہ رہتا ہے خیال ؛ آنہ جائے لفظ لب بر باب استفعال کا ؛ رشک مرحوم

ؔ ۱ رشک مغفور ؎ صیاد نے تسلی بلبل کیواسطے ؛ صحن چمن مین حوض بھرا ہے گلاب کا ؛ ۲ رشک مرحوم ؎ آنکھین بچھائین اہل نظر
ہے کنار اخضر مے کا تو ڑا ؛ بط نے سمجھی کہ دریا کا کنارہ توڑا ؛ ۳ رشک مرحوم ؎ آنکھین بچھائین اہل نظر نے
راہ مین ۔ کام بڑھے یہ اپنی بسا ط سے ؛ ؛ ؛

مؤنث کہتے ہین ؎ وصل کی رات بنا نامۂ شوقِ گیسو :: شام لفظین ہین سفیدی ہے سحر کاغذ کی :: لیکن حق یہ ہے کہ اکثر فصحا کے نزدیک لفظ مذکر ہی اور مولف بھی اسکی تذکیر کا قائل ہی

فصل بست و پنجم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین عین مہملہ ہی

ابداع - اجماع - اتباع - اجتماع - اختراع[۱] - ارتفاع - امتناع - انتزاع - انتفاع - انقطاع - سماع - صداع (دردِ سر[۱۲]) - صاع (پیمانہ معروف[۱۲]) - لغناع - ادر - ساع (نادر[۱۲]) - رقاع (رقعہ ہا[۱۲]) - بقاع (بقعہ ہا[۱۲]) - اتباع (تابعین[۱۲]) - اطباع (جمع طبیعت[۱۲]) - اضلاع - اقطاع (جمع قطاع[۱۲]) - ارجاع (جمع وجع[۱۲]) - اوضاع (جمع وضع[۱۲]) - وغیرہ مذکر آتے ہین اطلاع - متاع - نزاع - وداع - شعاع - مونث بولے جاتے ہین۔ لیکن - شعاع - ناسخ مغفور کے ایک شعر مین مذکر بھی بندھا ہوا ہی چنانچہ وہ شعر یہ ہے ؎ ہجر مین ہر شعاعِ شمس ہے مجھے :: ہو گیا ہے خدنگ سونے کا + مگر ظن غالب ہے کہ یہان تحریف ہو گئی ہو یعنی ہو گئی کے مقام پر ہو گیا لکھدیا گیا ہو توابع - مطابع - مطالع - منافع - موانع - مواضع - موابع - لوامع - جوامع - سواطع - طالع - مذکر آتے ہین شارع (بزرگ راہ[۱۲]) - مونث ہے اور مضارع زمانۂ حال و استقبال کے معنے پر مذکر آتا ہی اور بحر عروض کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے بلع - خلع - قلع - مذکر ہین - وجع - سجع - درع - قمع - لمع - مذکر ہین - شمع - سمع - جمع مونث ہین وضع - مونث ہے - لطع (زرد[۱۲]) - مذکر ہی - وطع (اشک[۱۲]) - قطع وضع کے معنی پر مونث ہے اور بمعنی بریدن مذکر ہے - مرجع - مزرع[۲] - مطلع (بہر[۱۲]) - مقطع - مجمع - مصرع - موقع - مرتع - منبع - مرقع - ملمع - برقع - مربع - مذکر آتے ہین - منع (بمعنے نور[۱۲]) - مذکر ہی صنع مونث ہی فرع و درع مذکر آتے ہین صرع - فزع - درع (قسمے از سبزہ[۱۲]) - مونث بولیجاتے ہین - جرع - فرع مذکر ہین جرع مذکر ہی - طمع مونث ہی تبرع - طمع مونث ہین تصنع - توسع - تمتع - تتبع[۳] - ترفع - تسبیع - تورع وغیرہ مذکر آئے ہین (تسبیع سبز یابی[۱۲])

---

۱ رشک مرحوم مصرع مٹی کے مول بھی نہین بکتی متاعِ دل :: ۲ شیخ ناسخ تن پر وردون کی تیغ زبان سے نہ تھی بناہ :: گو پہنے تھی وہ درع نقوشِ حصیر کا ۳ شیخ ناسخ کب ہماری فکر سے ہوتا ہے سودا کا جواب :: ہان تتبع کرتے ہین ناسخ ہم اُس مغفور کا :: ۴ شیخ ناسخ ؎ دال دال جبید کی تواضع سپر ہی خم شمشیر :: ۵ آتش ؎ آتش یہ شاعرون کا فقط اختراع ہی :: رخسار گنج دین :: نہ گیسوے یار سانپ :: ۶ یہ مختلف فیہ ہی مثال مذکر نسیم ؎ کی تہ ریزی ہمارے آہون نے ٹوٹ کر - تھا متاعِ عمر جو وقف بیابان ہو گیا - اسیر لکھنوی ؎ یہ مختلف فیہ ہی مثال مونث زند ؎ ذاے قسمت لبیاری ابر رحمت نہ کی :: مزرع امید اپنی خشک بے برابانی ہوئی - منیر لکھنوی +

تواضع - تضرع - توقع - مؤنث بولیجاتے ہین **خضوع** خشوع - رکوع - وقوع - وقوع - شیوع - شروع - فروع - دموع - طلوع - نبوع - مشروع - مذکر ہین - **جوع** مؤنث ہے رجوع مختلف فیہ ہے **شیخ ناسخ** - مذکر فرماتے ہین ع ایسا طبیب کون ہی اے گل کہ بارہا: تجھسے رجوع نرگس بیمار نے کیا: **حضرت برق** مونث فرماتے ہین ع دل اُس صنم سے دم نزع پھر گیا اے برق: رجوع اور سے کی جب مرض کو طول ہوا: لیکن حق یہ ہے کہ اس زمانہ کے تو جملہ فصحا کی زبان پر رجوع مونث ہے مذکر کوئی نہین بولتا: **طوع** - نوع - مؤنث ہین - **توقیع** اور **مصاریع** وغیرہ مذکر آتے ہین ربیع (فصل بہار[۱۲]) - تربیع - ترصیع - ترفیع - تشییع - تصدیع - تقطیع - تودیع - توسیع وغیرہ مؤنث بولے جاتے ہین (نام بحرے معروف[۱۲])

فصل بست و ششم اُن اسما کے بیان مین کہ جن کے آخر مین غین معجمہ ہے

باغ - راغ - زاغ - داغ - ایاغ[۱] - دماغ - سراغ[۲] - چراغ - فراغ - ابلاغ - اُلاغ - کلاغ - استفراغ[۳] (بمعنی قی[۱۲]) - مذکر بولے جاتے ہین - **دُوغ** - طوغ (علم) - دروغ - فروغ[۴] - مذکر ہین - آمدغ - طوغ مونث ہین - درنغ (بواو مجہول؛ درہندی شمع) - میغ[۱۲] (ابر[۱۲]) - مذکر ہین **تیغ** مونث ہی **مرغ** سیمرغ مذکر ہین (ڈکار[۱۲])

فصل بست و ہفتم اُن اسما کے بیان مین جن کے آخر مین فا ہے

صاف - قاف - کاف - لاف[۵] گزاف - طواف - مصاف - خلاف - لحاف - غلاف - شگاف - شیاف - زحاف - رُعاف (ہر دو معنی خود[۱۲]) - زراف - موباف[۶] - اعراف - اسراف - اصراف - انحاف - اضعاف - انصاف - اختلاف - انحراف (جانور معروف[۱۲]) - انکشاف - اعتراف - اعتکاف - لام کاف - ناف - اور اخلاف - اسلاف - اطراف - الطاف[۷] - اصناف - اکناف - اوصاف - اوقاف

ف[۱] شیخ ناسخ (لغت ترکی ہی) مے سے روشن ہے ایاغ اپنا ساقیا گل نہ ہو چراغ اپنا: ف[۲] خواجہ آتش ع ملو دیکھی فکر ہم کو تمھارے سراغ کی: ف[۳] شیخ ناسخ ہجر مین کیا ہے پیون مین ساقیا: جام مے شیشہ کا استفراغ ہی: ف[۴] خواجہ آتش ع اے فلک اتنا تو محفل مین فروغ اپنا بھی ہو یار کے نزدیک بیٹھین ہم گھڑی ہو دور شمع: ف[۵] مرزا برق مرحوم: لاف حسن اس سے جو مہتاب نے بیجا مارا: پنجہ مہر سے گردون نے طانچہ مارا: خواجہ آتش وہ دہن ہون نہ نکلا حرف غرور: وہ زبان ہون نہ جس سے لاف ہوا: ف[۶] برق مرحوم ع غضب ہے چوٹی کا موباف کھولنا تیرا: اُلجھن اور بڑھے پیچلی جو ڈالے سانپ: ف[۷] بحر مرحوم ع طعن رندونپہ نہ کر شیخ خدا لگتی بول: اُسکے الطاف بہت ہین کہ گنہگار بہت ۱۲ ÷ + ÷

آلات وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہین۔ **ناف**۔ سجاف (ای سجاف ۱۲)۔ کشاف (نام کتاب ۱۲)۔ خطاف (ابابیل ۱۲)۔ شالباف مونث آتے ہین اور۔ حراف کا اطلاق محض زن شوخ و چالاک پر کیا جاتا ہی (درہندی قماش معروف ۱۲)

دف۔ شرف۔ نجف۔ ہدف۔ حزف۔ کلف۔ سلف۔ خلف۔ علف۔ مصحف۔ مصرف۔ زفرف۔ مذکر آتے ہین۔ **صف**۔ طرف۔ شرشف (سفال ریزہ ۱۲)۔ مونث بولے جاتے ہین اور **کف** زبد کے معنی پر مذکر آتا ہے اور کف دست و پا کے معنی پر مختلف فیہ ہے ناسخ اور **مرزا برق** مؤنث فرماتے ہین ؎ میرے مرنے سے کفِ افسوس گلگون ہوگئے:: ان کو خالی ہاتھ بھی ملنا حنا سے کم نہین:: ؎ زیب و زینت سے بڑی حسین خدا داد ہی برق (ہیارے معروف ۱۲) کف موسیٰ کبھی مہندی سے حنائی نہ ہوئی:: کوئی شاعر۔ شعرائے متقدمین مین سے بھی مونث کہتا ہے ؎ الٰہی آبلہ دل کا ہمارے جلد بھر لائے۔ کفِ پا اسکی دکھلا کر کسیکا منہ نہ دکھلائے اور خواجہ **آتش**۔ مذکر کہتے ہین ؎ کیا چمک کر نکلا تھا صورت ملانے یار سے:: سامنے خورشید کے اسنے کف پا کر دیا:: لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ اکثر فصحا کف دست و کفِ پا دونوں کی تانیث ہی کے قائل ہین اور مؤلف کے بھی عندیہ مین دونوں مونث ہین۔ **تف**۔ اور تصوف۔ تصرف۔ توقف۔ تکلف۔ تاسف۔ تلطف۔ تعرف۔ تخلف۔ تخالف۔ تعارف۔ تکاسف۔ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ اُف مؤنث ہے۔ **الف**۔ کتف۔ ہاتف۔ مرادف۔ طالف۔ اور مصارف۔ معارف۔ صحائف۔ بطالف (مہندی ۱۲)۔ ظرائف۔ طوائف۔ تحائف۔ عواطف (مقامے عرب ۱۲)۔ وظائف۔ مواقف۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہین۔ **ظرف**۔ حرف۔ شنجرف۔ مذکر بولے جاتے ہین **برف**۔ طرف۔ مؤنث آتے ہین۔ اور صرف۔ جو خرچ کا مرادف ہے مذکر ہے اور علم معروف کے معنی پر مؤنث گوش زد ہے۔ **صوف**۔ کسوف۔ خسوف۔ سفوف۔ دتوف۔ پردف (لغت انگریزی ۱۲)۔ اور حروف

لہ خواجہ آتش ؎ شرف اللہ نے بخشا ہو آدم پر محمد کو:: فضیلت ہے مقدم سے زیادہ یان موخر کو ؎ ہلال مرحوم شاگرد رشک مغفور ؎ تیر جو ایک اسطرف مارا:: ملنے گویا بڑا ہدف مارا:: برق مرحوم ؎ دل کی طرح ہدف نہین کون اسکے تیر کا:: دیکھا جسے وہ سہم مین ہے سہیم مرگ ؎ ۳ بھر جائے اگر بادہ مونہا منہ نکیرین بس:: میخوار دن مین ہے ظرف مزاحم سے زیادہ::

ع ؎ مذکر کی بھی مثال موجود ہے۔ آتش ؎ سوزش دل سے زبان کو نہ ہوئی آگاہی ؎ اُف کیا منہ سے نہ ہنسے دکھلا راز اپنا::

ظروف ۔ صفوف ۔ صنوف ۔ اُلوف وغیرہ مذکر آتے ہین اور جوف ۔ خوف ۔ طوف ۔
مذکر بولے جاتے ہین صیف مذکر ہے ۔ سیف ۔ کیف[۱] ۔ مؤنث ہین خریف ۔ ردیف ۔
لیف ۔ قیف ۔ حقیقت ۔ اور تعریف ۔ توصیف ۔ تصنیف ۔ تالیف ۔ تکلیف وغیرہ مؤنث
آتے ہین حریف ۔ مذکر بولا جاتا ہے ۔ خلف مذکر ہے ۔ زلف مؤنث ہے وقف
مذکر ہی سقف مؤنث ہے حذف ۔ ضعف ۔ کشف ۔ عطف ۔ لطف وصف ۔ حلف ۔
مذکر آتے ہین ۔ صنف مؤنث ہے ۔ سولف ۔ مؤنث ہے

فصل بست و ہشتم اُن اسماکی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین قاف ہے

حرق ۔ شرق ۔ فرق ۔ مذکر ہین ۔ برق ۔ زرق ۔ برق ۔ مؤنث ہین ۔ فرق مذکر ہے
عرق ۔ مؤنث ہے ۔ حلق ۔ مذکر ہے ۔ خلق ۔ طلق ۔ مؤنث ہین ۔ حق ۔ قلق ۔ سبق[۲] ۔ عرق ۔
ورق ۔ طبق[۳] ۔ نق ۔ زنبق ۔ زیبق ۔ استرق ۔ خورنق ۔ مطلق ۔ بندق ۔ مذکر آتے ہین ۔
ابرق ۔ بیرق ۔ رونق ۔ خندق ۔ زدرق ۔ مرفق ۔ تبلق ۔ شفق ۔ جلق ۔ الخالق[۴] ۔ ہوحق مؤنث
بولے جاتے ہین ۔ سرادق ۔ مشرق[۵] ۔ اور ۔ بوارق ۔ مشارق ۔ خوارق ۔ علائق
حقائق ۔ وثائق ۔ شقائق ۔ عوائق ۔ دقائق ۔ صوائق ۔ لواحق ۔ وغیرہ مذکر آتے ہین ۔
منطق ۔ دق ۔ شق ۔ چق ۔ ساچق ۔ خلائق ۔ مؤنث آتے ہین اور عاشق ۔ خواہ مرد ہو
یا زن استعمال مین شعرائے مذکر آتا ہے چنانچہ حضرت برق فرماتے ہین ع دیکھکر
اُس بت سفاک کے ابرو عاشق :: بے قضا کشتہ شمشیر قضا ہوتا ہے تعلق ۔ تملق تعشق
تصدق ۔ تفوق ۔ توافق ۔ تطابق ۔ تلاحق ۔ وغیرہ اور افق ۔ تتق ۔ فستق ۔ مذکر آتے ہین

[۱] ناسخ مرحوم ۔ ہماری کیف سزاوار احتساب نہین :: خیال چشم ہے کچھ ساغر شراب نہین :: [۲] شیخ ناسخ مرحوم
ع ۔ ہر شمس باز غہ مین ہمارا سبق نہین :: [۳] ناسخ مرحوم ع جو دہ طباق زرق مین چودہ طبق نہین :: [۴] بحر سلمہ
طرہ خورشید ہے جسکا دہ ہے تیری دستارہ :: کہکشان ہیل سہلے جسکی تیری الخالق ہے :: [۵] ناسخ مرحوم ع مرا
سینہ ہی مشرق آفتاب داغ ہجران کا :: مختلف فیہ ہی مثال مذکر منیم ع بے ہوشیان نصیب رہین سامعین کو وہ کیف شراب ب
مرے ہر سخن مین تھا :: ع مختلف فیہ ہو مثال مذکر ناسخ ۔ وصل کی شب کے برابر صبح کا دیکھا شفق ع ہمعنان میدان مین گلگون سے نکر شبدیز ہو

عنق - فندق - مونث بولے جاتے ہین - طاق - باق اغراق - اشراق - احراق - اشفاق - الحاق - الصاق - اعلاق - اطلاق - ترياق - ميثاق - انفاق - اشتياق - احتراق - افتراق - استحقاق - استغراق - سباق - طباق - سياق - عراق - فراق - مراق - نفاق - دفاق - صفاق - براق - يراق - رواق - خناق - صداق - مذاق - محاق - نطاق - سماق - اتاق - بلاق - اور اخلاق - انشقاق - اشواق - اوراق - اعناق - آفاق - عشاق وغیرہ مذکر آتے ہین - طلاق - ساق - غواق - چماق - طمطراق - چقماق - چقاچاق - تڑاق پڑاق - مونث بولے جاتے ہین - عشق و مشق مذکر آتے ہین - رزق - فستق - مذکر بولے جاتے ہین مشق - مونث ہے ذوق - سوق - شوق - طوق - نوق مذکر آتے ہین - بوق - جوق - بندوق - مونث آتے ہین - سوق - لحوق - لعوق - وثوق - عيوق - صندوق - اور عروق - حقوق - شقوق وغیرہ مذکر آتے ہین اور معشوق خواہ مرد ہو خواہ زن استعمال شعرا مین مذکر آتا ہے - طریق - فریق - عقیق - منجنیق - قرع انبیق - مذکر آتے ہین - رحیق - ضیق - اور تحقیق - تفریق - تطبیق - توفیق - تصدیق - تعویق - تعریق - تشویق - وغیرہ مونث آتے ہین -

فصل بست ونہم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین کاف تازی آتا ہی

باک - چاک - تپاک - خاشاک - سماک - مغاک - فتراک - سوزاک - اوراک - امساک - ہلاک - سفاک - دست پاک - روپاک - افلاک - چاک - ڈھاک - پچھناک - مذکر بولے جاتے ہین - خاک - خوراک - پوشاک - شاباک - مسواک - املاک - ڈھاک - ناک - تاک - ترياک - چھابک - تاک

۱ نواب مرزا دالاجاہ عاشق ۔ آفاق نور عارض جانان سے بھر لیا :: اے مہر جاہ زور تمھارا اگز گیا :: ۲ مرزا برق مرحوم قناعت سے دنیا کو دیدی طلاق :: مکرر وہ آ کے سائل ہوئی :: ۳ ناسخ مرحوم سب طمطراق کھل گئے پردہ نہ کیجئے :: مگر آپکا رقیبون سے بازار ہو گیا - ایضاً شیخ ناسخ فروغ تیز بطحا سے اے مہ کنعان :: خلل کمال ترے طمطراق مین آیا :: ۴ آتش مرحوم خرام ناز کی مشق آجکل انکو نہایت ہے :: ۵ خواجہ آتش صحرا کو بھی نہ پایا حسد سے خالی نہ کیا کیا جلا ہے سا کھو بھولا جو ڈھاک بن مین :: ۶ مرزا برق صورت ہر جہان مرد دہشتناک ہر تیغ ابرو کی فلک تک سی پر پیرو ڈھاک ہے ۔ ناسخ مرحوم ہے اسکی ہاتھ مین جو چھڑی ڈھنڈ فین :: کیا شاخ مثل

مؤنث آتے ہین اور تاک۔ جو فارسی مین انگور کے بیل کے معنی پر ہے وہ بھی بالاتفاق
مؤنث ہے لیکن خواجہ آتش نے خلاف جمہور مذکر فرمایا ہے ۵ اینڈتا تھا تیرے مستون کی
طرح سے باغ مین ؛: صاحب کیفیت اپنے سلسلہ مین تاک تھا۔ اور ڈاک بھی اپنے دونون معنیون پر
مؤنث آتا ہے **شیخ ناسخ** ۵ کیا ہیون مین ہجر ساقی مین کہ لگ جائے گی ڈاک ؛:
پس گلو میرا بھی شیشہ کا گلو ہو جائیگا۔ **ولہ** ۵ روح ہے ہر جسم مین مشتاق اخبار اجل[1]
اس لیے یہ آمد و رفت نفس کی ڈاک ہے ؛: **آہک**۔ ناوک۔ یاجک۔ چکاوک۔ چک
نشک[1]۔ فک۔ فلک۔ ملک۔ نمک۔ خسک۔ محک[2]۔ تارک۔ مسلک۔ دیپک (ہندی)۔ لہک
تلک۔ بالک[3]۔ کاتک۔ پھاٹک۔ مینڈک۔ مذکر آتے ہین۔ اسیک۔ بلارک[12]۔ چک
شپرک۔ طوطک۔ تونشک۔ چشمک۔ کمک۔ سمک۔ کنجک۔ گزک۔ کزلک۔ نشارک (قبا[12])
عینک۔ مردمک۔ دستک (نام ساز[12])۔ زردک۔ کفک۔ حیجک۔ آتشک۔ ابرک۔ صحنک (مینا[12])۔ بک
تک۔ سٹک۔ کٹک۔ ہٹک۔ ہڑک (گاجر[12])۔ بلچک[12]۔ بنجک (بے کف دست[12])۔ پرچک۔ رنجک۔ لیپتک (ہندی[12])۔ مستک
جنتک۔ جیپک (ترازو کلان[12])۔ بتک۔ بینگ (آواز برق[12])۔ بیجک۔ دوت دیک (قسمے از مزامیر[12])۔ بیٹھک۔ دیمک۔ اورک
بھدک۔ ستک۔ بیٹک۔ سمنک۔ بھبک۔ دھنک۔ سنگ۔ کسک۔ دھک۔ جھک
کمک۔ سہالک (قسمے از جون[12])۔ یالک (نام موضع از اضلاع لکھنؤ[12])۔ اور حصے الفاظ ہندیہ کہ آخر مین آنکے کاف مصدری یا کاف
تصغیر ہے مانند **لٹک**۔ بھٹک۔ کھٹک۔ چمک۔ دبک۔ جھلک۔ پلک۔ ڈلک
لپک۔ ٹپک۔ جھجک۔ لچک (ہندی[12])۔ بہک۔ مہک۔ ڈھولک۔ کالک۔ وغیرہ کے سب
مؤنث بولے جاتے ہین اور تحت الحنک۔ کی تذکیر و تانیث کے اشعار اساتذہ سے مولف
کو تحقیق نہین ہوئے جو لکھتا لیکن موافق عندیہ مؤلف کے مذکر ہے اور کودک بھی مذکر بولا جاتا ہے
خواہ مرد ہو خواہ زن اور **لوہک**۔ کا اطلاق فقط مرد پر کیا جاتا ہے عورت کو نہین کہتے

۵[1] شیخ ناسخ مغفور۔ قرابہ مئی گلرنگ ہے فلک ہم کو ؛: نہ آفتاب کا کیون جام پر ہو شک ہم کو ؛: ۵[2] ناسخ مرحوم
اس سے نہان کیا ہو چھپے شرک خفی کیونکر ؛: محک ہے اسکا سنگ آستانہ نیک اور بد کا ؛: ۵[3] مرزا رفیع السودا مرحوم
زلفین یون بکھری ہوئین چہرہ پہ ؛: مانگین ہین یقین دل ؛: جسطرح ایک کھلونے پہ ہین دو بالک ؛: ۵[4] سودا خیمہ جاہ کا
تیرے تو گرد کا استانہ کو ؛: ہوئے استادہ جہان تیری جلو کی اسیک ؛:

مسالک۔ ممالک۔ معارک۔ مناسک۔ وغیرہ مذکر آتے ہین متدارک۔ شلک۔ چکٹ[1]۔ مونث بولے جاتے ہین تبرک۔ تمسک۔ تہتک۔ تزک۔ چابک۔ تک (بحری از بحور عروض)۔ لک۔ ٹک۔ مذکر آتے ہین۔ کاٹک۔ گھٹک۔ گھاٹ۔ مکب۔ مونث بولے جاتے ہین۔ درگ۔ مذکر ہے ترک[2] عربی مین کسی کام سے دست بردا شتہ ہونے کے معنی پر مذکر آتا ہے۔ اور اردو مین یا ورق کے معنی پر یا کھپریل کے چوب کے معنی پر مونث بولا جاتا ہی چنانچہ اسیر مرحوم کہتے ہین ؎ بہر تسکین دیکھتا ہون ہجر مین جب مین کتاب :: ترک ایک ایک جزد کی دو دو بہر ملتی نہین :: ملک۔ سلک[3]۔ مونث ہین کلک مختلف فیہ ہے بعضون کے عندیہ مین مذکر ہے اور بعضون کے نزدیک مونث چنانچہ ناسخ مغفور مونث فرماتے ہین ؎ اک چونچ لگادے گی اگر کلک نواسنج :: دھنس جائیگی بلبل تری منقار گلے مین۔ لیکن حق یہ ہے کہ بیشتر فصحا اسکی تذکیر ہی کے قائل ہین۔ اور مؤلف مستہام کی زبان پر بھی مذکر ہی اشک۔ رشک۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ مشک۔ مونث ہے۔ تزک۔ کیک۔ مشک۔ نلک۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ ہتک۔ مونث ہے عین الدیک۔ بھیک۔ پیک (بمعنے معشوق)۔ ٹھیک۔ لیک۔ اور تحریک۔ تشکیک۔ تملیک۔ وغیرہ مونث آتے ہین۔ بوسلیک۔ چالیک۔ مذکر بولے جاتے ہین ٹیک۔ مونث ہے۔ تھوک۔ مذکر ہے۔ بھول چوک۔ کوک (کنگی ونڈا)۔ ہوک مونث ہین۔ اور چوک۔ چیز ترش مزہ کے معنی پر مذکر ہے اور خطا کرنیکے معنی پر مؤنث ہے۔ نوک۔ روک ٹوک۔ نوک جھوک۔ مونث آتے ہین چوک۔ مذکر ہی جونک۔ جھونک۔ مؤنث بولے جاتے ہین لیکن بحر مرحوم نے خلاف رائے جمہور جھونک کو مذکر کہا ہے ؎ بڑھتی جاتی ہے نزاکت یار کے بالون کے ساتھ :: جھونک زلفونکا بھی

---

[1] خواجہ آتش مرحوم ع چک کمر مین آئے گی بل آئے گا شمشیر مین :: [2] ناسخ بادِ ایام گریبان ترک شکیبا کی بھا پھر گلی شہر کی اک کوچہ تھا رسوائی کا :: [3] شیخ ناسخ طلسم خندۂ دندان نمائی یار تو دیکھو ہوئی ہر حقۂ یاقوت سے سلک گہر پیدا :: [4] صبا مرحوم۔ وہ یکایک باغ مین پہونچے جو اٹھلاتے ہوئے :: کیک بھاگے سامنے سے ٹھوکرین کھاتے ہوئے :: [5] مشترک فیہ ہے۔ ناسخ ہی اسکو مذکر بھی باندھا ہی۔ ناسخ ؎ تجلت دندانِ جانان سے گہر مین آب آب :: سلک گوہر اپنی مژگان کی طرح تر ہو گیا + +

بہ ارکم ہونے لگا ہے ٹانک ۔ چھٹانک ۔ ڈانک مذکر ہین ۔ آنک ۔ ہانک ۔ پھانک ۔ ہانک تانک جھانک ۔ مونث ہین ۔ ڈنگ ۔ کلنک ۔ مذکر ہین ۔ پیک ۔ لبیک مذکر ہین چھینک ۔ سینک ۔ مونث ہین سینک ۔ مونث ہے ۔

فصل سی ام بیان ہین اُن اسماکی تذکیر و تانیث کے جنکے آخر مین کاف فارسی ہی

سگ ۔ نگ ۔ لہگ ۔ ڈگ ۔ جگ ۔ مذکر ہین رگ ۔ مونث ہے ۔ جگ ۔ ڈگ ۔ مذکر ہین بھاگ ۔ بھاگ ۔ جھاگ ۔ راگ ۔ ساگ ۔ کاگ ۔ ناگ ۔ کھڑاگ ۔ بھاگ ۔ سہاگ مذکر آتے ہین آگ ۔ باگ ۔ جاگ ۔ لاگ ۔ گجباگ ۔ بھاگا بھاگ ۔ مونث بولے جاتے ہین دانگ ۔ رانگ ۔ سوانگ مذکر بولے جاتے ہین ٹانگ ۔ جانگ ۔ سانگ ۔ رانگ ہونی بھانگ ۔ مونث آتے ہین تنگ ۔ جنگ ۔ رنگ ۔ زنگ ۔ ننگ ۔ سنگ ۔ ارزنگ پاسنگ ۔ فرسنگ ۔ اورنگ ۔ شبرنگ ۔ بیرنگ ۔ نیرنگ ۔ خرچنگ ۔ بادرنگ ۔ خدنگ نہنگ ۔ فرنگ ۔ شیرنگ ۔ کلنگ ۔ پلنگ ۔ تفنگ ۔ چورنگ ۔ انگ ۔ ڈھنگ ۔ مذکر آتے ہین ۔ بنگ ۔ جنگ ۔ کنگ ۔ چنگ ۔ پاھنگ ۔ شاہنگ ۔ شتالنگ ۔ سرچنگ فرہنگ ۔ درنگ ۔ تفنگ ۔ النگ ۔ شلنگ ۔ بارتنگ ۔ ترنگ ۔ بھنگ ۔ امنگ جنگ ۔ تلنگ ۔ بھنگ ۔ سرنگ ۔ سارنگ ۔ جلترنگ ۔ مرچنگ ۔ مردنگ ۔ مونث بولے جاتے ہین ۔ اور آہنگ قصد کے معنی پر مذکر آتا ہی اور آوازہ کے معنی پر مونث اور سرنگ ۔ جورنگ اسپ کے معنی پر ہے گھوڑا ۔ گھوڑی دونون پر اُسکا اطلاق کیا جاتا ہے تنگ ۔ جنگ ۔ لنگ ۔ مذکر ہین ۔ مانگ مونث ہے جوگ ۔ روگ ۔ سوگ

خواجہ آتش ع نگین کا رنگ جو کاوے مقرر ڈانک کندن کا ۔ برق مرحوم دلچسپ ہے کیا نخل قد اس رشک سمن بیکا ۔ دل تنگ ہے تصور سے عقیق شجری کا ۔ میر تقی مرحوم آنکھ ہر ایک کی ڈوری ہے کف پر تیرے ۔ زن سے تنگ جو ترے مہندی کو کچھ بھاگ لگے ۔ شیخ ناسخ ع داد کیا جو شرنگ بکا بھاگ ہے ۔ خواجہ آتش ۔ عار سے عارہی مجھ مجنون کو ننگ سے ننگ ہاکرتا ہے ۔ خواجہ آتش کھینچے جورنگ عاشق کو نگاہ ناز کا ۔ دیکھ لینا شرط ہے شمشیر خانہ ساز کا ۔ بات در پہ سُن آہنگ میرے کو تم آسکتے ہین ۔ تو کسی کو گھر سے مین بیٹھے پکارے جاتے ۔

بجوگ - بروگ - بھوگ - لوگ - سنجوگ مذکر آتے ہین برگ[1] تگرگ - ساز و برگ مذکر بولے جاتے ہین - مرگ - مونث ہے - گرگ مذکر ہے بزرگ - جبتک مفرد ہے مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مونث آئے گا اور حالت جمع مین فقط مذکر بولا جائیگا - مرگ - مذکر یعنی - آہو نیگ بہاگ مذکر ہین - دیگ - ریگ - مونث ہین - سینگ - مذکر ہے - ڈینگ - ہینگ - مونث ہین پلینگ مذکر ہے ہے رینگ - مونث ہے ہر بونگ - مذکر ہے ٹھونگ نت ہے لونگ مونث ہے

فصل سی و یکم بیان مین اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے جنکے آخر مین لام ہے

بال - جال - حال - خال - سال - مال - نال - آل - جلال - حلال - کلال - ملال - زلال - ہلال - جمال - کمال - شمال - دوال - زوال - سوال - مقال - منال - خیال - عیال - ریال - قتال - خصال - فصال - وصال - جبال - شغال - غزال - ہزال - نعال - زکال - سفال - نہال - وبال - کدال - محال - شوال - چنگال - بنگال - تجنال - زوال - دنبال - رتال - اسہال - منوال - منتقال - میگال - ٹکیال - گووال - اشکال - افضال - ابدال - اجلال - اقبال - ابطال - اہمال - اکمال - اجمال - ادخال - انزال - ایصال - اختلال - ارتحال - انتقال - انخلال - انفعال - اشتعال - اشتغال - اتصال - احتمال - انتشال - اعتدال - اندمال - انفصال - ابتذال - اشتمال - بربگال - استعمال - استعجال - استقبال - استکمال - استقلال - استدلال - استیصال - اضمحلال - بال - تھال - کال کال - لال - اوگال - گلال - اُبال - سُہال - پیال - جنجال - بھونچال - گھڑیال - گرنال - بھوپال - نیپال - ادر آمال - اعمال - احوال - اقوال - انوال - افضال - ابدال - اطفال - افعال - امثال - ارذال - اثقال - اشکال - اغلال - اطلال - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین

[1] خواجہ آتش ع - ہر برگ ہاتھ ملتا ہے گلزار کے لیے برق مرحوم برگ گل سے سے شب کو برگ سوسن ہوگئے؛ رنگ مسی کیطرح ہونٹون سے کیسر اوڑ گیا؛ [2] برق مغفور ہماری ہر لب پہ نام علی ل یین جو ش ہر جو بگ تراب لفت حید - اڈل گئی

- شال - فال - مورچال[1] - ایال قیل و قال[2] - جدال - مجال - طحال[3] - مثال[4] - غربال
خلخال - تمثال - قیفال - پنچال - ارسال - سعال - تسکال - بال - شیر بال - ریگ مال
- گوشمال - دال - پال - چال - بھال - چھال - کھال - ڈھال - پکھال - تال - بولچال
چال ڈھال - دیکھ بھال - دہمال - ہرتال[5] - سکھیال - سسرال - کینال - ننہیال
گھڑنال - مہنال[6] - گڑیال - کھرچال - ہنسال - گھنڈسال - بھنڈال - ڈال - عمال
اسپتال - یہ سب مونث آتے ہین اور آل - جو عربی ہین مروف اول و سے ہے مونث آتا
ہے اور فارسی مین جو رنگ سرخ کے معنی پر ہے مولف کے عندیہ مین مذکر ہے
اور خلال - بمعنی خلال دندان مختلف فیہ ہے لیکن مونث بیشتر فصحا کی زبان پر
ہے اور مذکر کمتر اور مؤلف بھی اسکی تانیث ہی کا قائل ہے اور بمعنے گنجفہ مونث
ہے اور تال - جو تالاب کے معنی پر ہے بالاتفاق مذکر ہے اور موزون علم موسیقی کے
معنی پر مشترک ہے تذکیر و تانیث مین لیکن مونث بیشتر گوش زد ہے اور مذکر کمتر
اور مولف کی زبان پر بھی مؤنث ہے اور نال جو ناف کے معنی پر ہے وہ مختلف فیہ
ہے شیخ ناسخ نے مذکر و مونث دونون طرح فرمایا ہے ؎ نال گڑتا ہی کبھی اور لاش گڑتی
ہے کبھی :: جو زچہ خانہ ہے وہ اک روز ماتم خانہ ہے ولہ ؎ زیست بھر مجھکو رہا خونریز
محبوبون سے کام :: روز مولد نال کٹوائی تھی کیا جلاد سے ہنا اور بحر مرحوم نے مذکر کہا ہے ؎
نال بچھیم مین گڑی جنکی وہ پورب مین گڑھی :: کس بلد مین گھر بنے کس شہر مین مقبر بنے ::
لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ فصحاے حال تو سب مذکر بولتے ہین اور مولف بھی اسکی تذکیر ہی کا
قائل ہے اور دال - ذال - جو حروف تہجی مین سے ہین وہ بھی مختلف فیہ ہین لیکن مولف
کے عندیہ مین دونون مونث ہین اور چھنال - کا اطلاق محض عورت ہی پر کیا جاتا ہے -

---

۱؎ ناسخ مغفور - کیا کم ہین کچھ مژہ کی صفین میرے قتل کو :: قایم جو فوج خط نے صنم مورچال کی ۲؎ رشک مرحوم
زبان منھ مین ہی قیل و قال - رکھتی ہے :: ۳؎ بحر مرحوم ایذا اٹھائی کرکے محبت کے حوصلے :: عشاق کو طحال ہوے دل بڑھے نہین
۴؎ مرزا برق مرحوم اٹھا کے آئینہ دکھلا دیا اسے مین نے :: مسد جھی عارض گلگون کی جب مثال مجھے :: ۵؎ برق مین وہ دیوانہ
ہون ہرتال ہی جیتے جی ذرا مرگیا مین تو مرے شہر کا بازار کھلا ۶؎ رشک مرحوم تم دو لڑکے ہو ڈھین جو لیلونی قلیان :: یاقوت ہے یہ جسم کی مہنال بدن

ازل - امل - بدل - خلل - اقل - بلل - جمل - حمل - جبل - دغل - محل - زحل - عمل
عسل - کفل - سُبل - سبل - شغل - تل - حل - خلل (جمع ملت) - اول - دُنبل - مقتل - ہنقل - صندل
جنگل - ڈنگل - مفصل - کحل - منہل - حنظل - صیقل - محصل - سنجل - مُوکل - بل - بہل
پھل - تھل - جل - دل - ڈل - نل - نل - ہڑہل - کتھل - گرتھل - گہرل - کیتول
بھل - رنل - کمل - کھٹل - جل - تھل - بھوڈل - کاجل - بادل - آنچل - گوتل
پیتل - پیپل - موسل - سینبھل - بکل - کٹھل - پنسل - ہریل - چاول - کنڈل - اونچل -
چیتل - منگل - گوگل - بنڈل - مورچھل - ناریل - دلبادل - مذکر بولے جاتے ہین
اجل - بغل - جدل - غزل - ربل - مثل - کسل - بصل - لیت ولعل - مشعل - جدول
مندل - ہیکل - منجل - خرمدل - مرجل - مسلسل - مطول - سفرجل - مستقبل - پل - پہل
پھل - چھل - پہل - رنل - جھل - کل - دلدل - ہلبل - جھبل - بل - کلکل - ہل - چل
چھاگل - بھوبھل - کوپل - کوئل - بوتل - اٹکل - تکل - رساول - چڑاول - بلاچل
آنول - کوہل - پھیر بدل - کونسل - پارسل - مونث آتے ہین اور جنجل - شفتل - پترخل
ان تینون اسمون کا بھی اطلاق فقط عورت ہی پر کیا جاتا ہے اور مخمل مختلف فیہ ہے
مذکر و مونث دونون طرح زبان زد فصحا ہے چنانچہ رشک - مغفور نے مذکر کہا ہے
؎ تم جو آئے طالع خوابیدہ جاگے کونج کے ؛ سوئے ہم تم کہتے کا مخمل دو خوابا ہو گیا -
لیکن حق یہ ہے کہ مذکر کمتر بولا جاتا ہے اور مونث بیشتر تامل - توکل - تعطل - توغل
تنزل - توسل - تجمل - تحمل - تمول - تزلزل - تسلسل - تجاہل - تساہل - تغافل
تقابل - تداخل - تطاول - تناسل - وغیرہ اور - کُل - پل - غل - گل - سنبل - غلغل

۱؎ بحر مرحوم خالی گئی جو یار کی بندوق صید پر ؛ شیر و نیستان ہے ہزار دن رفل چلے آتش اپنے شکارگاہ جہانین ہر آرزو ؛ ہم سامنے ہون اور ہمدار ارتل چلے ۲؎ ناسخ مرحوم ایسے مرے مژہ کے ہین بادل بھرے ہوئے ؛ پل مارتے مین دیکھتے ہین جل تھل بھرے ہوئے ۳؎ بحر مرحوم تیری فرقت نے اجاڑا چمن اے فصل بہار ؛ طوطی آئی نہ بسیرے کو نہ بلبل آئی ۴؎ ناسخ مرحوم جو کہ ادنیٰ ہین خوشامد سے وہ اعلیٰ ہوتے ہین ؛ مورچھل نسر پہ ہوتا ہے دم طاؤس کا ۵؎ برق مرحوم آجکل لیت و لعل حشر کرے گی برپا ؛ بردہ کھل جائیگا فردا پس فردا ان کا ۶؎ ناسخ مرحوم نہین تلوار آپکی جوہر دار ؛ قلزم عشق کا یہی پل ہے ۷؎ برق مغفور بزم افروز جو اسکا رخ زیبا ہوتا ؛ ہر گل شمع چراغ ید بیضا ہوتا ۸؎ برق مرحوم ؏ سنبل تر آتش گل کا دھوان ہو جائیگا

چنگل - دلدل - فرگل - دہل - رسل - سبل - ارجل - کاہل - زایل - قلؒ - جل - مذکر بولے جاتے ہین جلؔ - ئل - قلقلؒ - قرنفل - کاکلؒ - عنصلؔ - صلصل - جل چبن جھلجھل ہکہل - ہل مؤنث آتے ہین اور بلبل تذکیر و تانیث مین مشترک ہے بجز رشک مغفور کے کہ وہ مؤنث فرماتے ہین باقی جملہ شعرا نے مذکر و مؤنث دونون طرح فرمایا ہے - رشک نشہ ہے وصف چشم مین یا خواب مرگ ہے :: بلبل نے جب سنے میرے اشعار گر پڑے - شیخ ناسخ سیر ہر کنج چمن کرتے ہو تم غیر کے ساتھ :: بلبل دل مجھے ایجان خبر دیتا ہے ولہ ؎ اپنی آغاز محبت کا خیال آتا ہے :: دیکھتا ہون کوئی بلبل جو گرفتار نئی خواجہ آتش - بلبل گلون سے دیکھ کے تجھکو بگڑ گیا :: قمری کا طوق سرو کی گردن مین پڑ گیا - ولہ ؎ چمن مین جا کے مین دلخستہ بھولے سے کراہا تھا :: کہا کی گل سے بلبل حیلہ درد گلو برسون :: برق مرحوم ع - بلبل روح روان بے آشیان ہو جائیگا :: ولہ ؎ سرو پر قمری فدا صدقے گل پہ بلبلین :: جسکو دیکھا ایک سے ہے ایک بہتر باغ مین :: لیکن مؤلف مستہام بلبل کے تانیث ہی کا قائل ہے اور ایک دلیل قیاسی بھی اسکی تانیث پر رکھتا ہے کہ اس قبیل کے اکثر جانور مانند - مینا - کوکلا - شاما - فاختہ - قمری - طوطی - پپئی - کے مؤنث بولے جاتے ہین پس بلبل کا بھی استعمال تانیثاً اچھا معلوم ہوتا ہے بلنیہ بعضے سخنور استناد تذکیر - بلبل کی اس شعر سے شیخ ناسخ مرحوم کے کرتے ہین ؎ بلبل ہون بوستان جناب امیر کا :: روح القدس ہے نام مرے ہمصفیر کا :: حال آنکہ اتنا نہین سمجھتے کہ یہان سے تذکیر بلبل کی مستفاد ہوتی ہے یا قائل شعر کی اور بالفرض والتسلیم اگر دو شعر مذکور سے تذکیر بلبل ہی کی مستفاد ہوتی ہے تو اس مصرع برق مرحوم سے ع قمری ہون سرو باغ علی کبیر کا :: استفادہ تذکیر قمری کا بھی ہو سکتا ہے حالانکہ قمری کو کسی نے آج تک مذکر نہین کہا ہے - فتامل - دل - ظلؒ - بابل - حاصلؒ - ساحل - قاتلؒ - باطل -

بمعنے معشوق ۱۲

۱؎ ناسخ مغفور وصل کے ایام مین وہ شور قلقل نہ گیا :: ہجر ساقی کی جدائی مین مراقل ہو گیا ۲؎ ناسخ :: بھری ہین جام مے لبریز شبنم ساغر گل ہین :: ادہر ہے نغمہ بلبل ادہر شیشہ کی قلقل ہے ۳؎ ناسخ مغفور :: میرے پاؤن ہون زنجیر کے کبھی شاکی :: جو اسکے کاکل پیچان کی ہاتھ مین لٹ ہو ۱۲ ۴؎ ناسخ مرحوم ع ہو سکو کوہ گران کا نہ کبھی خلل بھاری یہ جگہ :: بھلا تجربت کا اجارہ ہو کر :: دونون تینکے جنکے تجربے حاصل ٹھہرا :: ۵؎ مرزا دلاجاہ مرحوم الشہ اللہ یہ دم بھر کے مسافر سمجھی حباب :: بنی بند ہوا جب آنکھون پر تو خال آیا :: ۶؎ یہ مختلف فیہ ہے غالب سبزہ خط سے ترا کاکل سرکش نہ دبا :: یہ زمرد بھی حلاف دم افعی نہ ہوا ::

بسمل ۔ ہلاہل ۔ جوز ماثل ۔ مقابل ۔ تل بل ۔ اور انامل ۔ عوائل ۔ محامل ۔ اماثل ۔ افاضل مناذل ۔ مراحل ۔ ہراسل ۔ مداخل ۔ اراذل ۔ محاصل خصائل ۔ جلاجل ۔ عنادل ۔ اسافل ۔ محافل ۔ نوافل ۔ سبائل ۔ قبائل ۔ شمائل ۔ جداول ۔ ہیاکل ۔ سواحل ۔ شواغل ۔ نوازل ۔ حواصل ۔ فواصل ۔ مشاعل ۔ مشاغل ۔ توابل ۔ دلائل ۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین ۔ گل کھگل ۔ آب دگل ۔ سل ۔ سجل ۔ مشکل ۔ منزل ۔ فلفل ۔ مخل ۔ مشاکل ۔ حمائل ۔ اوائل سلاسل ۔ مائل ۔ دانتا کل کِل ۔ مونث آتے ہین اور محمل مختلف فیہ ہے ۔ ناسخ مغفور اور بحر مرحوم مذکر فرماتے ہین ۔ ناسخ ۔ کس طرح نالون سے ہو مثل جرس دل خالی نہ اپنے لیلے کا نظر آئے جو محمل خالی :: ولہ یہ درای دل نالان سے صدا آتی تھی :: ناقہ روح کو ہے جسم کا محمل بھاری :: بحر مرحوم سے ہوا پر ہی بگولے کی طرح محمل نہ ٹھیریگا :: اور حضرت رشک مرحوم مونث کہتے ہین سے کوچ دنیا سے کیا کیون فکر ہے تابوت کی :: محو گیسو تھا مجھے لیلی کی محمل چاہیے ۔ لیکن مولف ہیچمدان کے عندیہ مین حق یہ ہے کہ قیاس پر منزل اور محفل کے اگر محمل کو بھی مونث بولیے تو کانون کو برا نہین معلوم ہوتا ہے بلکہ خوش آتا ہے فتامل ۔

طول ۔ حصول ۔ وصول ۔ حمول ۔ خمول ۔ شمول ۔ وخول ۔ حلول قبول ۔ نزول مجہول محصول ۔ معمول ۔ مدلول ۔ کشکول ۔ غول ۔ پھول ۔ ٹول ۔ مول ۔ ترسول ۔ مستول ۔ ہتھپھول ۔ کرن پھول ۔ چنڈول ۔ فرزول ۔ اور اصول فصول ۔ فضول ۔ وغیرہ ۔ بھی مذکر آتے ہین ۔ معقول ۔ جھول ۔ دھول ۔ بھول ۔ چول ۔ ببول ۔ ٹال ۔ ٹول مونث بولے جاتے ہین ۔ مقبول ۔ استنبول ۔ کجکول ۔ راغنول ۔ ڈول ۔ مول ۔ کول جھول غول ۔ اول ۔ ڈھول ۔ بول ۔ چنڈول ۔ ہنڈول مذکر آتے ہین ۔ تول ۔ پنڈول مونث بولے جاتے ہین ۔ بول ۔ قول ۔ ہول ۔ لاحول ۔ ڈول ۔ پستول ۔ رول مذکر آتے ہین ۔

ہر کدام بمعنے خود ۱۲

لہ شیخ ناسخ ع آشیان کرگئے لاکھون ہی عنادل خالی :: ۲ برق مغفور پیا دن لہو تھوکتا ہی تپ ہجر مین شیشہ کی سل ہوئی :: ۳ ناسخ مرحوم قید غفلت مین بھلا قطع ہو گیا ولہ طلب :: پاؤن مین خواب گران کی ہے سلاسل بھاری :: مرزا دلا جاہ مرحوم ایسا جو نقاہت سے گھٹے تکا بدن اُن کا نہ جو پاؤن مین جنون کے سلاسل نرہے گی :: سے ناسخ دل کو خوش آتی ہین صحرا کی جو لین پرخار :: اب کسی سرو گل اندام سے کچھ کام نہین بحر دن بہت گذرے نہین دیکھی وہ جنگل کی بہار :: ایکجانب کو ہو لین زرد ایک سو دھاک سرخ :: سے ہلال مرحوم شاگرد رشک مغفور سے کب آنکے محو ابرو گیسو نکل گئو :: تلوارین چل گئین کبھی پستول چل گئو ::

ڈھول - مونث ہے - نیل - فبل - قبیل - قتیل - دخیل - صہیل - اکلیل - سجیل اسرافیلؑ - عزازیل - میکائیلؑ - جبرئیلؑ - عزرائیلؑ - اور فنا دیل - دامیل وغیرہ مذکر آتے ہین - دلیل۵ - طویل - فصیل - سبیل - خزیل - قندیل - مندیل - سلسبیل قال دقیل - ہیل - ابابیل - سبیل - جیل - جھیل - ڈھیل - کھیل - کیل - زفیل - زیل ابیل - مونث آتے ہین اور میل۶ - اپنے ہر معنی پر مذکر بولا جاتا ہے خواہ میل راہ ہو خواہ میل سرمہ کشی لیکن بعضی سخنور میل سرمہ کشی کو سلائی پر جو اسکا ترجمہ ہندی مین ہے قیاس کر کے مونث تصور کرتے ہین حالانکہ مؤلف نے اساتذہ معتبر کے کلام مین سوائے مذکر کے کہین مؤنث نہین دیکھا چنانچہ شیخ ناسخ فرماتے ہین ۔ آنکھین روشن راہ جانے بین ہوئین میل جو ہے سرمہ کا وہ میل ہے :: تیل - میل - پھلیل - کھیل - مذکر آتے ہین اولیل - کلیل - فلیل - نکیل - دلیل - ریل - سیل - ریل ہیل - داغ بیل - مونث بولے جاتے ہین اور بیل - فقط اک تمر معروف کے معنی پر تو مذکر ہے باقی اپنے جملہ معانی پر مونث ہے خیل کیل - میل - نیل - سہیل - پیل - فیل - مذکر آتے ہین فیل - نزیل - چڑیل - کھپریل - مؤنث بولے جاتے ہین اور سیل - مختلف فیہ ہے شیخ ناسخ مذکر فرماتے ہین - ع - سیل می ہو کیون نہ ہادم خانۂ خمار کا :: اور حضرت رشک نے مذکر و مؤنث دونون طرح فرمایا ہے ۔ کوہ جودی سے ہوا اونچا جو میرا سیل اشک :: بولی روح نوح اب طوفان پورا ہو گیا ولہ ع مردم دیدہ کو سیل آب بارانی ہوئی :: اور حضرت بحر فقط مونث کہتے ہین ع - اشک اڈہی ہوئی ہین سیل فنا آتی ہے :: لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ سیل کے تانیث کے بیشتر فصحا قائل ہین اور تذکیر کے کمتر چنانچہ مؤلف کی زبان پر بھی مونث ہے اور میل جو ہندی مین چرک کے معنی پر ہے وہ بھی دونون طرح مؤلف کے گوش زد ہے الا بقید نظم مذکر ہی پایا جاتا ہے - شیخ ناسخ مغفور ۔ بتی اسکے میل کی بتی اگر کی بن گئی :: ریزہ ریزہ

لہ برق مرحوم ہوا کا بھی اسجا گذارا نہین :: دلیل خلا آج باطل ہوئی ٭ شیخ ناسخ ع رکھی تھی قضا نے آب آہن کی سبیل ::
۳ ناسخ مرحوم - دیکھکر قبر دن کو اے دل کو ہے اپنا یاد کر :: سب یہ گویا سیل ہین راہ فنا کے سامنے ۴ ناسخ مرحوم ہمیشہ جلنس کو رہتا ہے میل جانب جلنس :
خیال ہے مرے دل کو مدام شیشے کا :: ۵ حضرت ناسخ نے اسکو مونث بھی باندھا ہے ملاحظہ ہو ناسخ ۔ بو تری زلفونکی جاتی ہے جو اکثر کان مین پھیل اٹھاتی ہے رشک مشک عنبر کان مین ٭ منیر لکھنوی -

میل صندل کا براوہ ہوگیا :: مرزا ابرق مرحوم سہ میل تن پر لال صندل کا براوہ ہوگیا :: پس تحقیق یہ ہے کہ جو بقید نظم فصحا کے کلام مین پایا جاتا ہے معتبر تر ہے اور مؤلف کی زبان پر بھی میل مذکر ہے اور بڑھیل کا اطلاق محض زن پیر زال پر کیا جاتا ہے اور ڈبیل پھٹیل ۔ مذکر کے ساتھ مذکر ہے اور مونث کے ساتھ مونث آتے ہین ۔ قبل طبل اصطبل ۔ مذکر ہین ۔ دخل ۔ نخل ۔ مذکر ہین جعل ۔ لعل ۔ نعل ۔ مذکر ہین ۔ بغل ۔ شغل مذکر ہین ۔ وصل ۔ مذکر ہے ۔ اصل ۔ مونث ہے اور فصل جو تفرقہ وجدائی کے معنی پر ہی مذکر آتا ہے اور جو ۔ فصل ۔ کتاب یا موسم کے معنے پر ہے مؤنث بولا جاتا ہے عقل ۔ نقل ۔ مونث ہین ۔ حمل مذکر ہے ۔ نمل ۔ مؤنث ہے ۔ رمل ۔ علم معروف کے معنی پر مذکر آتا ہے اور ریگ کے معنی پر مؤنث ہے ۔ غزل ۔ مذکر ہے ۔ ہزل مونث ہے اکل مذکر ہے ۔ خشکل مونث ہے ۔ بخل ۔ بذل ۔ نقل ۔ ثقل ۔ نقل ۔ غسل ۔ کحل ۔ قفل ۔ فعل فضل ۔ عدل ۔ قتل یہ جملہ الفاظ مذکر بولے جاتے ہین جہل ۔ رحل نسل ۔ مونث آتے ہین اور ۔ مثل[1] ۔ جو مانند کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور بمعنی مثل مقدمات کے مونث بولا جاتا ہے

فصل سی و دوم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین میم ہے

بام ۔ جام ۔ دام کام ۔ گام ۔ لام ۔ نام ۔ وام ۔ حمام ۔ حرام ۔ سرام ۔ ندام ۔ عوام ۔ ہوام قوام ۔ طعام ۔ سلام ۔ کلام ۔ مسام ۔ مشام ۔ مقام ۔ پیام ۔ بنام ۔ زکام ۔ جذام ۔ رخام ۔ غمام امام ۔ خرام ۔ قیام ۔ نظام ۔ انجام ۔ بادام ۔ حجام ۔ سرسام ۔ برسام ۔ آرام ۔ حمام ۔ نام ۔ ہنگام ۔ بہرام ۔ پیغام ۔ ضرغام ۔ ادغام ۔ ابہام ۔ اتمام ۔ اقدام ۔ اسلام ۔ اکرام ۔ الزام الہام ۔ انعام ۔ ابرام ۔ اغلام ۔ اعلام ۔ افہام ۔ احرام ۔ استمام ۔ ازدحام ۔ التزام ۔ انہدام احترام ۔ احتشام ۔ احتلام ۔ ارتسام ۔ انسجام ۔ اختتام ۔ انقسام ۔ اتمام ۔ انضمام ۔ انصرام انتقام ۔ انتظام ۔ استلام ۔ استفہام ۔ استقدام ۔ آم ۔ کہرام ۔ نیلام ۔ ترانداام ۔ بتام پھولام ۔ رام ۔ بام ۔ گدام ۔ بلگرام ۔ اور سہام ۔ مہام ۔ عظام ۔ حکام ۔ عظام ۔ خدام اقدام ۔ اقسام ۔ اقلام ۔ اصنام ۔ اعلام ۔ اجرام ۔ اجسام ۔ احکام ۔ اقوام ایام ۔ آجام آلام ۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہین ۔ حسام ۔ زمام ۔ لگام ۔ صمصام

[1] ناسخ مرحوم شجاعت مین کرم مین عدل مین سیرت مین صورت مین :: امام آخری ہے مثل اپنے جد امجد کا ۔ ۔ ۔

قمقام ـ دشنام[1] ـ دھوم دھام ـ مونث آتے ہین اور شام[2] جو ملک معروف کے معنی پر ہے (نام ملک) مذکر ہے اور جو صبح کے مقابلے مین ہے یا ہندی مین اس چیز کے معنے پر جو چھری پر نصب ہوتی ہی مونث ہے اور ـ مدام ـ جو اسم شراب ہے اُسکی تذکیر و تانیث کا حال معلوم نہین لیکن اگر شراب کے قیاس پر کوئی مؤنث بولے تو مؤلف کے عندیہ مین جائز ہو سکتا ہے اور دلارام ـ گل اندام گلفام ـ وغیرہ معشوق کے القاب پر مذکر آتے ہین ـ اسم جسم ـ طلسم ـ مذکر ہین ـ قسم مونث ہے ـ جزم ـ عزم ـ مذکر ہین ـ بزم ـ رزم مونث ہین ـ چم چم (نیک و بد راز) ـ سرد و گرم ـ مذکر ہین ـ شرم مونث ہے جحم ـ رجم ـ نجم ـ مذکر ہین عظم (ہڈی) نظم ـ مونث ہین ـ لحم ـ مذکر ہے شحم (چربی) مونث ہے سہم ـ داہم ـ فہم ـ مذکر ہین ـ گھاٹھم مونث ہین ختم مذکر ہی شتم مونث ہی ـ جشم (گوشت) ـ یشم ـ مذکر ہین ـ جشم ـ نشم (تیر) ـ مونث ہین ـ حلم ـ علم ـ مذکر ہین ـ احجم خم دم آرم (ہر ایک معنے خود ۱۲) سم ـ صنم (دلستان ۱۲) ـ غم ـ فم (دہن ۱۲) ـ کم ـ لم (حرف) ـ ہم ـ یم (دریا ۱۲) ـ الم ـ علم ـ ارم ـ درم ـ حرم (کعبہ ۱۲) ـ کرم ـ درم ستم ـ ضنم ـ عجم ـ عدم ـ قدم ـ قدم ـ شکم ـ غنم ـ ادہم ـ ارقم (حروف نفی یا سیاہ ۱۲) ـ مرہم ـ طارم ـ زمزم ـ مقدم مقسم ـ بلغم ـ اشلغم ـ ماتم ـ برجیم ـ عالم ـ ضیغم ـ جہنم ـ محرم ـ بیلم ـ آٹم (ہندی ۱۲) ـ بھرم ـ دھرم ـ قدم (در معروف) یدم[3] ـ اودھم ـ بلم ـ پیچم ـ ریشم ـ تھم ـ سم ـ اور حشم ـ خدم ـ نعم ـ نغم ـ حنم ـ امم ـ اہم ـ وغیرہ تمامی جمع کے صیغے بھی مذکر بولیجاتے ہین ـ کم ـ ذم ـ نم ـ قسم ـ خاتم ـ شبنم[4] ـ سلم ـ سیرغم ـ مریم[5] ـ جھلم ـ چوکھم ـ پیچم ـ مدہم ـ سرگم ـ چھم چھم ـ دہم دہم ـ جم جم ـ مونث آتے ہین ـ اور قم جو لکھنے کے معنی پر ہی مذکر کے ساتھ مذکر اور مونث کے ساتھ مونث آتا ہے چنانچہ حال کو رقم کیا اور کیفیت کو رقم کی بولتے ہین اور رقم ہندسے کے معنی پر یا کسی جنس پر جو اسکا اطلاق کیا جاتا ہے مونث بولا جاتا ہے لمولفہ دل سی شے لی نے ایک بوسہ تو دو

---

[1] ناسخ در مثنوی کسی نے جو حیدر کو دشنام دی :: تو گویا پیمبر کو دشنام دی :: [2] بحر مرحوم مصرعہ ـ سونے پہ آبنوس کے چاندی کی شام ہی :: [3] رشک مرحوم ع طرز گل نرگس رم آہو نہین اچھا [4] رند مرحوم ضرور حشر کے دن عاصیون کی ہو گی تلاش :: نہون گے ہم تو جہنم جلائے گا پھر کیا :: [5] خواجہ آتش ـ گلشن دہر بھی ہے کوئی سرا ے ماتم :: شبنم اس باغ مین جب آئی تو گریان آئی [6] خواجہ آتش مرحوم [7] کسی کی محرم آب روان وہ یاد آئی :: حباب کے جو برابر کبھی حباب آئی :: [8] نشانیکہ در پائے مردم بود ۱۲ :: :: :: :: ::

کوئی ایسی بڑی رقم بھی نہین ؛ تنبیہ - ہندسے کے معنے پر رقم کو جناب مرزا اوالاجاہ مرحوم نے مذکر فرمایا ہے ؎ ہمارے رزق کا ہے فرد قسمت مین رقم خالی ؛ ہمیشہ صفر کے مانند رہتا ہے شکم خالی ؛ حالانکہ رقم بمعنی مذکور بالاتفاق مؤنث بولا جاتا ہے پس مؤلف مستہام کہتا ہے کہ عجب نہین ہے کہ اصل مین یہان کی ہوا اور کاتب نے کا لکھدیا ہو اور قلم[۱] بھی مختلف فیہ ہے عربی مین جو خامہ کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور فارسی مین بمعنی شاخ نرگس وغیرہ اور بمعنی موہاے بالاے صدغین اور ہندی مین میناے شراب یا شاخ تراشیدہ بلور یا اک قسم کی آتشبازی یا استخوان ساق گوسپند و گاؤ کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے رشک مغفور ؎ ہیرے کی ہین ہتھیلیان تیری ؛ انگلیان ہین بلور کی قلمین المولفہ ؎ ہے جام کہ پھول کھلا ہے گلاب کا ؛ نرگس کی شاخ ہے کہ قلم ہے شراب کی ؛ اور لیزم بھی مختلف فیہ ہے اکثر فصحا کی زبان پر مؤنث ہے اور شیخ ناسخ مرحوم مذکر فرماتے ہین ؎ مجھسے ہلوا تا ہے اب لیزم جنون زنجیر کا ؛ اور کوہ عشق کے کہتا ہے تو مگدر اٹھا ؛ لیکن حق یہ ہے کہ لیزم زیادہ مؤنث ہی بولا جاتا ہے موسم - ظالم - اور تراجم - دراہم - مراہم - بہائم - غنایم - لوازم - مکارم - وغیرہ مذکر آتے ہین - جاجم (بمعنی معشوق ۱۲) (جمع ترجمہ ۱۲) - صارم - لم - حلم - مؤنث بولے جاتے ہین قم قاقم - قلزم - کژدم - گندم - انجم - آبریشم - (فرش معروف ۱۲) کثر یشم - (اتیغ ۱۲) سیوم (علت ۱۲) - جہلم - خم - سم - کسم - گلدم اور کلم تبسم - تظلم (فریاد خواہی ۱۲) - ترحم - توہم - تلاطم - تلازم - تراکم - وغیرہ (بیجا ۱۲) مذکر بولے (جانا بسوا ان ۱۲) جاتے ہین - دلم قرطم - کرکم - مؤنث آتے ہین تنبیہ - قم - اور تظلم - کا استعمال کلام اساتذہ مین اس طور (دوائی ذہر ۱۲) کہین نہین (زعفران ۱۲) پایا گیا کہ تحقیق اُن کے تذکیر و تانیث کی ہوتی پس مؤلف نے موافق اپنے عندیہ اور اُس کلیہ کے جو خاتمہ کتاب مین ضمن فوائد ہین لکھا گیا ہے ان دونون کو مذکر قرار دیا ہے آیندہ جو فصحا کی راے - صوم - روم - نوم - یوم - مذکر ہین قوم مؤنث ہے قیوم - زقوم - بوم - رسم - ہجوم - اور نجوم - رسوم - علوم - لزوم - وغیرہ مذکر آتے ہین (نام ہتیا یا ہتھیا ۱۲) (درخت معروف ۱۲) خرطوم - سموم - مرزبوم - دھوم[۲] - مؤنث بولے جاتے ہین - موم (ہندی ۱۲) - ہوم مذکر ہین (دہنی ہندی) حیم

۱ شیخ ناسخ وصف مژگان مین یہ تیر اپنا قلم چلتا ہے ؛ کہ کم ایسا کبھی سرعت سے کوئی تیر چلے ۔ ۲ شیخ ناسخ لڑکھڑا دن کا عروج نشہ مین دو دیکھنا ؛ ایک ٹھوکر مین کہین گر پڑے خم گردن ہوا ولے پیشتر نشۂ ایجاد سے مے نوش ہون مین ؛ خم گردن بھی نہ تھا جبکہ بیہوش ہون مین ؛ ؛

کریم - حلیم - حریم - اویم - جہیم - وہیم - بیم - رنیم - اقالیم - کلیم - مذکر بولے جاتے ہین - اقلیم
شمیم - نسیم - گلیم - رمیم - سیم - نیم - اقنیم - اور تسلیم - تقدیم - تعظیم - ترمیم - تکریم - تقسیم
تعلیم - تقویم - تتمیم - وغیرہ مونث آتے ہین اور رحیم - میم - جو حروف تہجی مین سے مختلف
فیہ ہین الا مولف کے نزدیک دونون مذکر ہین چنانچہ میم کو تو ناسخ مرحوم نے بھی مذکر فرمایا
ہو سہ براے قافیہ رکھا ہے مین نے میم احمد کا - زخم - خصم - رحم - رحم - عظم - ہضم
حکم - تخم - سقم - زعم - جرم - مذکر آتے ہین کرم - مونث ہے اور رسم مختلف فیہ ہے بعضے مذکر
بولتے ہین بعضے مونث الا بقید نظم اساتذہ شعراے متاخرین کے کلام مین مونث ہی پایا جاتا
ہے - ناسخ مغفور - رسم کی موقوف اس نے نامہ و پیغام کی برق مرحوم سہ کشور عشق
کی رسمین عجب الٹی دیکھین :: سلطنت کرتے ہین سب دل کے چرانے والے :: خواجہ
آتش مرنے پر بھی مجھے رسم وفا آتی ہے - سید محمد خان رند سہ جو یو ہین تم سے
ہیو فاسب ہون :: رسم اٹھ جائے آشنائی کی :: فریم مذکر ہے - رشک مرحوم سہ فریم
اپنا دل روشن ہے تصویر تصور کا :: نیم - سیم مونث ہین -

فصل سی و سوم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین نون ہے

پان - خوان - بیان - دہان - زبان - زیان - نشان - جنان - دخان - گمان - کتان
گران - قران - جہان - مکان - احسان - ایمان - ایقان - دوران - امکان - ایوان - دیوان
تاوان - آن بان - دندان - سندان - زندان - پالان - زر آن - عمان - کیوان - کتمان -
بہتان - طوفان - طغیان - چوگان - کفران - پایان - شایان - جولان - درمان - ارمان
عنوان - نسیان - شیطان - رحمان - میدان - کنعان - انسان - حیوان - فقدان -
طیران - جریان - غلمان - مرجان - غلیان - قلیان - الحان - فرمان - بستان - پیکان - نقصان - بطلان

ا خواجہ آتش - کر یار ہو کہیں غائب دیکھے ہجوم اپنی ناتوانی کی :: ۲ رشک مغفور جو درمان مسیحا بھی ہو ذکر نہ کرے ::
شیخ ناسخ مغفور کی کشش کھینچا آخر سفاک نے :: تو نگر آخر سے سینہ مین پیکان رہ گیا :: ۳ مشترک فیہ ہے مذکر آتش ...
ایکے کیا خراب :: منحوس جسقدر ہے ہما کا قدم ہوا :: ۴ مختلف فیہ ہے - مثال مونث - تجربہ ہر کلی گل کی نظر آتی ہے پیکان تیر کی ...
شاہ تیغ کمان اب آشنا کے ہے ۵ شبیر لکھنوی :: ... -

سیلان - میلان - آبان - تاوان - ہمیان - پیمان - اعلان - دامان - سامان - جانان
بعثان - سبحان - یزدان - قرآن - فرقان - نومان - کاشان - نیسان - ازمان - عرفان
عصیان - ایران - توران - طہران - جرجان - امعان - یونان - بحران - گواہان - سوہان - یاران
ہمدان - کرمان - آسمان - خانمان - دودمان - سائبان - بادبان - دیدبان - مہرگان - ہزیان
ارمغان[1] - عطردان - کاروان[2] - قہرمان - خاوران - امتحان[3] - تابدان - ارغوان (نام باغ) - آشیان[4]
آستان[5] - فرقدان - استخوان[6] - امتنان - شائگان - اصفہان - بوستان (باغ) - ناودان -
سفنخون - گلستان (باغ) - اندجان - شبستان - زمستان (عیب قافیہ) - سپستان - زنخدان (باغ) - نیستان (بر نالہ) -
قلمدان - نمکدان (باغ) - چراغان (نام شہر) - خراسان - صفاہان - بیابان - خیابان - گریبان -
بدخشان - مغیلان - دبستان - سرطان - خفقان - رمضان - ہذیان - یرقان - خلجان
جریان - سنبلستان - عشق پیچان - تابستان - ہندوستان - بازرگان - رویان - سمان[7]
دھوان - کنوان - پچھان - بیجوان - دہانیان (موسم گرما) - انوان - سانوان - بھلاوان (ہندی) - اور
آبدان - اعیان - اقران - اعوان (از قلیان) - اجفان (نام ساز معروف) - الوان - اوزان - ارکان - ادیان (دوائی معروف)
اذہان - اخوان - صبیان - وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہین آن[8] - جان - ران
کان - نان - زبان - لسان - سنان - بنان - عنان - امان - خزان - دان[9] - فسان - کمان -
برہان - دکان - مژگان - ریحان - فنجان[10] - خفقان - بستان[11] - شریان - ریسمان - دہقان
زعفران - کہکشان - طیلسان - چیستان - نردبان[12] - لب گردان - اذان[13] - مونث
بولے جاتے ہین اور افشان - افغان - بالاتفاق مونث ہین لیکن **خواجہ آتش مرحوم**
نے خلاف رائے جمہور دونون کو مذکر فرمایا ہے حسن وجمال کو بھی طمع سیم وزر کی ہے ؎ افشان ہوا ہے

---

[1] **بحر مرحوم** - کوئی تو اہل قفس کو بھی ارمغان پہونچا ؎ [2] **ناسخ مغفور** کاروان بادبہاری کاروان ہوجائیگا ؎ ایکدن یہ باغ پامال خزان ہوجائیگا
[3] **ناسخ** - نکلا کو موقوف ناسخ جی ترا لگتا نہین ؎ پھر طبیعت کا کسی دن امتحان ہوجائیگا ؎ [4] **شیخ ناسخ** جان پائیگا چمن اے گل تری گلگشت سے
ہر شجر مین مرغ جان کا آشیان ہوجائیگا ؎ [5] جتنی ہین صاحب سخن انکی طبیعت نرم ہے ؎ ہے دلیل سیر زبان مین استخوان مونا نہین ؎ [6] **بحر مرحوم** -
میری آنکھون نے سمان پورا کیا برسات کا ؎ [7] **نواب علیخان مہر** - وصل کا مژدہ ہے مستوی دل ؎ پیرہن اے ماہ توان آگئی ؎ [8] **برق مرحوم** -
نیخان لعل یا عقیق یمن کی ہے ؎ - [9] **برق مرحوم** کھل گئی نشہ کے عالم مین جو انکی بستان ؎ سمجھے مینا رکہ بلور کا ساغر چمکا ؎ [10] **کیفی** - کہ نہ
مول لون مین دل جان کو بیچکر ؎ بام وصال یار کی گر نردبان ملے ؎ [11] **مرزا برق مرحوم** اذان دی کعبہ مین ناقوس دیر مین پھونکا ؎ کہان کہان
ترا عاشق تجھے پکار آیا ؎ [12] **ناسخ** آنکھون سے فائدہ جو نہین تیری گرد راہ ؎ حاصل جبین سے کیا جو ترا آستان نہین ؎

یار کے رخسار کے لیے بند ؛؛ ولہ ۔ پھر گئی آنکھوں مین وہ مژگان برگشتہ تو پھر ؛؛ فکر آرہ تھا جو ہمنے نالہ و افغان کیا ؛؛ اور کتان ۔ بھی جو اک تخم کے معنی پر ہے مونث ہے اور قماش معروف کے معنی پر مولف کے عندیہ مین مذکر ہے چنانچہ خواجہ آتش ۔ مذکر فرماتے ہین ؎ انصاف مین نے عالم اسباب مین کیا ؛؛ ہوائی چاندنی جو میسر کتان ہوا ؛؛ اور شان بھی عربی مین جو مرادف شوکت ہے استعمال مین مونث ہے اور فارسی مین زنبور ۔ و مگس کے چھتے کے معنی پر مولف کے عندیہ مین مذکر ہے اور میان ۔ بھی نیام شمشیر یا کسی شے کے وسط کے معنی پر مذکر ہے اور ۔ کمر کے معنی پر مولف کے نزدیک مونث ہے اور گلستان ۔ بوستان بھی باغ کے معنی پر مذکر ہین اور کتاب ۔ معروف کے معنی پر مونث ہین ۔ بان ۔ پان پوہیان سیان ۔ کان ۔ دان ۔ اتھان ۔ پکوان ۔ دالان ۔ چالان ۔ ملتان ۔ اوسان ۔ گھمسان ۔ نہان پران ۔ مسان ۔ مچان ۔ کبھان ۔ مرتبان ۔ تامجان ۔ باندان ۔ خاصدان ۔ پیکدان ۔ پرستان ندان بان ۔ رہان ۔ گہران ۔ مذکر آتے ہین ۔ تان ۔ کھان ۔ سان ۔ گھان ۔ چٹان ۔ اٹھان ۔ آن ۔ بان ۔ چھائی ہنان ۔ پہچان ۔ کپڑ چھان ۔ مونث بولے جاتے ہین ۔ تن ۔ فن ۔ شلن ۔ لن ۔ من ۔ قرن ۔ لبن ۔ ذقن ۔ کفن ۔ دہن ۔ سخن ۔ چمن ۔ زمن ۔ یمن ۔ یمن ۔ دمن ثمن ۔ رکن ۔ وطن ۔ ختن ۔ عدن ۔ بدن ۔ برن ۔ جوشن ۔ گلشن ۔ توسن ۔ دامن ۔ مامن ۔ آہن ۔ ارغن ۔ قطزن ۔ لاون ۔ ہاون ۔ سوہن ۔ مکمن ۔ مسکن ۔ مخزن ۔ مدفن ۔ لدن گلخن ۔ نارون ۔ خرمن ۔ ارمن ۔ ارزن ۔ برزن ۔ امین ۔ سیون ۔ قدعن ۔ مدین ۔ لندن پنجتن ۔ پیرہن ۔ گلبدن ۔ کرگدن ۔ یاسمن ۔ ناردن ۔ مادمن ۔ اہرمن ۔ آبرن ۔ نشیمن ۔ فلاخن ۔ منطجن ۔ دست برنجن ۔ پابرنجن ۔ آسن ۔ باسن ۔ سنگاسن ۔ آنگن ۔ ساون ۔ بیٹھن پیسن ۔ چندن ۔ بندھن ۔ انجمن ۔ منجن ۔ سجن ۔ کندن ۔ لنگن ۔ اکمن ۔ مٹکن ۔ اٹن ۔ کنگن ۔ چون ۔

؎۱ برق مرحوم منہ سے جو بات نکلی وہی کی تمام عمر ؛؛ قائل ہین برق آپکی اس آن بان کا ؎۲ خواجہ آتش آخر کار تہ خاک ہے مدفن سب کا ؛؛ اہل دولت کو بلند آج مکان کرنے دو ؛؛ ؎۳ برق مغفور تیر کا توڑ ہے تیر نظر عاشق مین ؛؛ اس نے جو بند کیا روزن دیوار ملکا ؛؛ ؎۴ رشک مرحوم داغون سے اسطرح مین سر و تن بھرے ہوئے ؛؛ پھولون سے جیسے خرمن گلشن بھرے ہوئے ۔ شیخ ناسخ مغفور ۔ آپکی برق غضب کے آگے ؛؛ یہ تو کیا ماہ کا خرمن کیا ہے ؛؛

دھودن ۔ بھگن ۔ کھن ۔ سائن ۔ ٹاگن ۔ پیچ ہرتن ۔ لچھن ۔ گوبھن ۔ ارگن ۔ درشن ۔ بن رن[1]
سن ۔ بھن ۔ ٹھن ۔ گھن ۔ ہن ۔ جتن ۔ بھجن ۔ چرن ۔ ہرن ۔ برن ۔ چلن[2] ۔ گہن ۔ ادھن اگھن
دکھن ہاٹرن ۔ پلپٹھن ۔ ہنڈیا دن ۔ بندرابن ۔ سکھدرسن ۔ بانکپن ۔ نورتن ۔ ہنسلو جن ۔ مچھی بھون
فتن ۔ درجن ۔ اسٹیشن ۔ ادرفتن ۔ سنن ۔ نن ۔ محن ۔ وغیرہ بھی مذکر آتے ہین ۔ رسن
شکن ۔ مجن ۔ زغن ۔ سوزن ۔ سوسن ۔ گردن ۔ معدن[3][4] ۔ انجمن ۔ نسترن ۔ پرویزن ٹن
چکن ۔ پرن ۔ بھین ۔ ڈگن جلن ۔ مرن ۔ کرن[5] چلمن ۔ اوجھن ۔ انیٹھن ۔ بھڑکن ۔ دبڑن
اچکن ۔ چیکن ۔ پلٹن ۔ بتن ۔ سوجن ۔ کھرچن ۔ ناگن ۔ پوچھن ۔ سیون ۔ چتون پھسلن الجھن
سمرن ۔ گون ۔ پھیلن ۔ کترن ۔ ٹیکن ۔ اوترن ۔ جامن ۔ نیشن ۔ ملی لوٹن ۔ کلیجن ساتا ردن
مونث بولے جاتے ہین اور ۔ **لگن** ۔ جو فارسی مین ایک ظرف کے معنی پر ہے مختلف فیہ ہے
رشک مغفور ؎ یہ ندامت ہے ترے جلوے سے اے شعلہ طور ؛ وجہ کیا آج جو محفل مین لگن
یاد آیا ؛ لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ بیشتر فصحا کی زبان پر مونث ہے اور کمتر کی زبان پر مذکر
اور مولف بھی اسکی تانیث ہی کا قائل ہے اور ہندی مین لگن جس معنی پر ہے اوس کو
بالاتفاق سب مونث بولتے ہین **بالین** ۔ پوستین ۔ شاہین ۔ سرگین ۔ قسطنطین ۔ آئین
پائین ۔ آیلن ۔ دہن ۔ سزین ۔ کین ۔ تمین ۔ اربعین ۔ پروین ۔ عرین ۔ فرودین ۔ فرزین
سنگین ۔ نگین ۔ گل نگین ۔ صفین ۔ یقین ۔ نگین ۔ عجین ۔ سرین ۔ الیسین ۔ شین اور براہین
شرائین ۔ قوانین ۔ دواوین ۔ مضامین ۔ فرائین ۔ شیاطین ۔ منین ۔ وغیرہ مذکر بولیجاتے
ہین زمین ۔ کمین ۔ طین ۔ دوربین ۔ نفرین ۔ نشہ نشین ۔ یاسین ۔ سکین ۔ آفرین ۔
یاسمین ۔ نسرین ۔ جبین ۔ آستین ۔ طنین ۔ چنان چنین ۔ ترنجبین ۔ افسنتین ۔ سکنجبین

---

[1] اسیر ع اب بھی رن بول رہا ہے کہ وہ جلاد آیا :: [2] **شیخ ناسخ** نہندی سے ہے شعلہ قدم اوس رشک پری کا ؛ پاپوش نے سیکھا ہے چلن کبک دری کا :: [3] **رشک مرحوم** ع تجھکو گہنے کے لیے ہیرے کی معدن چاہیے [4] **شیخ ناسخ مغفور** ۔ یہ اثر تیری حنا کا ہو کہ کان لعل ہو ؛ ایک دم آجاے گر ہیرے کی معدن زیر پا ؛ [5] **برق مرحوم** تار چمکے عکس عارض سے نقاب یار کی ؛ مہر کو گویا کرن سونے کا سہرا ہوگئی ؛ **قبول مرحوم** ۔ شمع روغن کسیکا ہو مگر تا لظر ؛ ع یہ مشترک ہے چنانچہ حضرت ناسخ نے ہی دوسری جگہ مذکر باندھا ہے ناسخ لعل خندان کا تصور دیدۂ گریان مین ہو ؛ دیکھنا لعل بدخشان کا ہو معدن آب مین ؛

برچھائین - کھائین - چھائین - بائین - بہین - بھیرین - اور تجنین - تزئین - تدہین - تسخین
تسکین - تحسین - تلوین - تلقین - تمکین - توہین - تضمین - وغیرہ مؤنث آتے ہین اور چین -
ملک معروف کے معنی پر مذکر ہے اور شکن - کے معنی پر مؤنث ہے اور جنین کا اطلاق - کودک
مرد و کودک زن دونون پر کیا جاتا ہے - خون - نون - ستون - شگون - جنون - سنون -
فسون - سکون - بیرون - بردن - درون - فنون - بطون - قرون - عیون - شیون - گلگون
جیحون - سیحون - گردون - شنجون - مضمون - مفتون - میمون - قانون - کانون - طاعون -
بیستون - ارغنون - انتیمون - غاریقون - قیطون - باندھنون - گیہون - آغون - مذکر آتے
ہین - افیون - معجون - کون - جون - چون - لون - ہون - چون - یون - مؤنث بولے جاتے
ہین - بھیروین - مذکر ہے - جو کھون - مؤنث ہے - بھون - گون - کہون مؤنث
ہین - پاون - گاون - داون - مذکر ہین - چھاون - گھڑاون - کاون کاون - آنون مؤنث ہین -
چھائین چھائین - جائین جائین - ٹھائین ٹھائین - سائین - کائین کائین
گائین - مؤنث آتے ہین - بون بون - ددکون - مذکر ہین - پونچ - مؤنث ہے تانجون
لہجون - ادن - جون - مذکر ہین - دون - سون - چون - مؤنث ہین - لون سلون
مذکر ہین - اذن - حزن - مذکر ہین - وزن - گوزن - مذکر ہین - لحن - صحن مذکر ہین
طعن - لعن - مؤنث ہین گلبن - ناخن - کن - سخن - کہن - تن - بن - ہن - من - اور تقین توطن
تسنن - تفتن - وغیرہ مذکر آتے ہین - دھن - اودھیڑبن - تن تن - تن پھن - چھن
چھن مؤنث بولے جاتے ہین اور - بن - جنۃ الخضرا کے معنے پر مذکر ہے اور بیج کی معنی پر مؤنث
اماکن - دفائن - سفائن - قرائن - خزائن - مدائن - سواکن - مساکن - مطاعن - معادن -

۱ خواجہ آتش - کس کس نگاہ ناز سے دیکھا مری طرف :: کیا کیا نہ چشم یار نے مجھپر فسون کیا ۲ خواجہ آتش مرحوم - کرین گے اثر اشعار قبائے یار پر کیا کیا :: بندھین گے باندھنون اس کی ٹپی دستار پر کیا کیا ۳ بحر - نکلے جنا باغ سے نکلا مین دیوان کی طرح :: یاد ان عقی باخزان مجھکو بھیبیٹا ہو گیا :: ۴ شیخ ناسخ مرحوم - گر گئے گلین توے بوٹا سے قد کو دیکھکر :: تھا کف گل مین جو زر گیا یہ دنیا ہو گیا :: ۵ شیخ امان علی سحر - سیہ زلفون سے افشان جھڑ رہی ہے گورے گالون پر :: گھٹا گھنگور چھائی ہو حلب مین ہین برستا ہے :: ۶ رشک مغفور - اودھیڑبن مین اسکے رہا کتے خیاط :: کہ ہو گا اس کے انگرکھے مین کیا بجائے کمر :: -

وغیرہ اور۔ جن سن من۔ باطن۔ دن۔ مذکر آتے ہین اجوائن۔ ڈائن۔ گہن مین من مونث بولے جاتے ہین اور۔ محاسن۔ خوبیون کے معنی پر مذکر ہے اور ڈاڑھی کے معنے پر مونث ہے دین۔ عین۔ غین۔ جنین۔ شور وشین۔ بین۔ چین۔ کین۔ نین۔ اور لشتین۔ نقلین۔ کونین۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین۔ عین۔ زیب و زین۔ بچین۔ نعلین۔ فلالین۔ لالٹین۔ کاربین۔ لین۔ مونث آتے ہین ٹین۔ بٹین۔ تاڑبین۔ مذکر ہین بین۔ قرابین۔ الین مونث ہین۔ بھین۔ لین۔ دین مذکر آتے ہین۔ دین۔ مونث ہے اذن۔ جھن۔ عدن۔ مرن۔ جشن۔ حسن۔ رکن۔ ملین۔ مذکر ہین۔ امن۔ غین مونث ہین۔

فصل سی وچہارم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین واو ہی

رُو۔ گو۔ مو۔ ہو۔ آہو۔ کاہو۔ یاہو۔ بازو۔ پہلو۔ زانو۔ ابرو۔ گیسو۔ جادو۔ یرواتو۔ مینو۔ لیمو۔ چاقو۔ یابو۔ قابو۔ تبناکو۔ راسو۔ ہندو۔ لولو۔ بکلو۔ بچھو۔ سبو۔ رفو۔ وضو۔ کدو۔ خلو۔ علو۔ غلو۔ گلو۔ آلو۔ شفتالو۔ تالو۔ لجالو۔ سالو۔ بھالو۔ سنبھالو۔ ٹالو۔ ہٹو۔ ٹٹو۔ لٹو۔ آنسو۔ اُچھو۔ جگنو۔ اُلّو۔ چلّو۔ نبو۔ بیلو۔ گھنگھرو۔ گیرو۔ روہو۔ آڑو۔ گوکھرو۔ لہو۔ گرو۔ وغیرہ جن کے آخر مین واو معروف ہے۔ جملہ مذکر بولے جاتے ہین باستثناء بو۔ جو۔ خو۔ آبرو۔ ابرو۔ آبجو۔ آرزو۔ جستجو۔ گفتگو۔ شست و شو۔ نازبو۔ شبّو۔ کوکو۔ ترازو۔ بگابو۔ دارو۔ سرارو۔ پرستو۔ زلو۔ نمو۔ بو۔ بانو۔ جھاڑو۔ بچھو۔ مونث بولے جاتے ہین اور آرہ دو لشکر کے معنی پر مذکر ہے اور زبان معروف کے معنے پر مختلف ہے لیکن مؤلف مستہام کے عندیہ مین ان معنی پر بھی مذکر ہے اور سو۔ جو طرف و جانب کے معنی پر ہے نہ کلام اساتذہ مین اس طور پر کہین پایا گیا نہ فصحا کے زبان سے اس طرح پر سنا گیا۔ کہ مولف کو تحقیق اس کے تذکیر و تانیث کی ہوتی مگر قیاس یہ چاہتا ہے کہ بوقت ضرورت

لہ ناسخ مغفور۔ مجھکو یاد آتا ہی ناسخ کوئی جانان باغ مین؛ خواجہ آتش رنگین رہیگا خون شہیدان سے کوے دوست۔ فردوس کی بہار کی ہم خزان نہین؛ ۲ ناسخ تیری ابرو نہین محراب حرم ہین قاتل؛ کیون نہ خم آٹھ پہر صورت شمشیر رہی؛ مرزا برق۔ تا فلک اے مہرِ شہرہ تمہارا ہو گیا؛ خال سے ابرو کی ہر خم چاند تارا ہو گیا؛ بحر مرحوم کاکل نے اسکی بام تار اگن سے۔ گھینچے سر ہی ابرو سے خوار رہ گیا؛ ۳ بحر مرحوم ع بنرے تے نمو کی ہو عقیق شجری سے؛ یہ مشترک مذکر و مونث دونون طرح ہو چنانچہ مثال مین مصنف صاحب نے خود ظاہر فرمایا ہے؛

اگر استعمال کیا جائے تو مونث کیا جائے آیندہ فصحا کی رائے اور گبھرو کا اطلاق محض مرد نوجوان پر کیا جاتا ہے - پشتو - بھنو - تلو - ننو - تمبو - للو تپو - مونث آتے ہین اور گوجوگیند کے معنی پر ہے مختلف فیہ ہے لیکن مولف کی - زبان پر صرف مذکر ہے - جو - گو - ہر نو - درد کہو - مذکر آتے ہین لدو - ضو - گرد - قلم و تک دود - لدوارو - بو - پو - لو - مونث بولے جاتے ہین - سمرو - تمرو - مرو - مذکر آتے ہین - مجو - مذکر ہے نخو - مونث ہے سہو - لہو - مذکر ہین - ڈیو - ریو - گیو - غرو - سیو - جھنو - مذکر ہین - نیو - مونث ہے - واو یاؤ پلاؤ - چلاؤ - بہاؤ - تاؤ - بچاؤ - پچاؤ - بناؤ - بھراؤ - لگاؤ - پٹاؤ - لداؤ - بیڑاؤ - الاؤ بہاؤ - بلاؤ - جھکاؤ - تان پاؤ - اتار چڑھاؤ - گھاؤ - جماؤ - پچھیاؤ - برتاؤ - چلچلاؤ - دباؤ - رکاؤ - چھڑکاؤ - اٹکاؤ - وغیرہ جن الفاظ کے آخر مین واو موقوف ہے سب مذکر بولے جاتے ہین سوا - ناؤ - اور باؤ کے کہ یہ دونون لفظ مونث آتے ہین - اور گاؤ - حیوان معروف کے معنے پر مونث آتا ہے اور ہندی مین تکیہ کلان کے معنی پر مذکر بولا جاتا ہے اور واو جو حروف تہجی مین سے ہے تذکیر و تانیث مین مشترک ہے لیکن مولف کے عندیہ مین مذکر ہے

فصل سی و پنجم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین ہای ہوز ملفوظ ہے

اللہ - ماہ - گناہ - اشتباہ - انتباہ - اکراہ - فراہ - پناہ - بیاہ - تراہ - کڑاہ - اور اشباہ جباہ - میاہ - افواہ - مذکر آتے ہین آہ - باہ - تاہ - راہ - رسم و راہ - کاہ - داہ - چاہ - بگاہ گیاہ - رفاہ - نگاہ - سیاہ - کلاہ - خرگاہ - درگاہ - تنخواہ - ردباہ - دستگاہ - کارگاہ - بارگاہ خانقاہ - نانخواہ - مہرگیاہ - مردم گیاہ - واویلاہ - پاہ - بسم اللہ تھاہ - تراہ تراہ - مونث بولے جاتے ہین اور - جاہ مختلف فیہ ہے بعضون کے عندیہ مین مونث ہے بعضون کے

۱ مرزا برق - نہال پر ثمر قد ہے صفائی اسکو کہتے ہین :: نظر آتا ہے پرتو جابجا سیب زنخدان کا :: ۲ آتش مرحوم چند پریان بھی کردن مثل سلیمان تسخیر :: یہ قلم دبھی رہے زیر نگین تھوڑی سی :: ۳ بحر مرحوم - دہا گا دیا بتون نے خفا دیکھکر مجھے :: اٹھا جو مین جنیو کمر سے لپٹ گیا - ۴ شیخ ناسخ مغفور ۵ ع - تھا شروع عاشقی دن میری بسم اللہ کا

۵ یہ تذکیر و تانیث مین مشترک ہے چنانچہ آتش ہی کلام مین موجود ہی - آتش اللہ گر کرم سے تو نکو کیا طبع بنو زنگین قلم ہندوستان ہو ابد

نزدیک مذکر ہے چنانچہ شعرائے متقدمین سے **میر تقی مرحوم** مذکر فرماتے ہین ؎ ہم
جاہ و حشم یان کا کیا کہیے کہ کیا جانا؛ خاتم کو سلیمان سے انگشتر پا جانا ؛ اور مؤلف کی
رائے مین بھی۔ جاہ۔ مذکر ہے اور چاہ۔ بھی جو فارسی مین کنوئین کے معنی پر ہے مذکر
آتا ہے اور ہندی مین محبت و خواہش کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے۔ **کوہ**۔ گردہ۔
گروہ۔ انبوہ۔ اندوہ۔ مذکر آتے ہین۔ **شکوہ**۔ اٹوہ۔ کوہ۔ کموہ۔ مونث بولیجاتے ہین **جہ**۔
جگہہ۔ شہ۔ مؤنث آتے ہین کہ دمہ۔ یہ دونون لفظ معًا بولے جاتے ہین اور مذکر آتے
زرہ۔ زرہ۔ گرہ۔ مونث آتے ہین۔ **تتمّہ**۔ تشبّہ۔ تفکّہ تبنّہ۔ تیرہ۔ تشابہ وغیرہ
مذکر آتے ہین۔ سوا **توجّہ** کے کہ یہ استعمالاً مؤنث ہے شبہہ۔ مذکر ہے **گنہ**۔ مونث ہے
تہ۔ مذکر ہے **بہہ**۔ شبہہ۔ اور تشبیہ۔ تنبیہہ۔ تنزیہ۔ توجیہ۔ وغیرہ مونث ہین **ٹھاٹھ**
کاٹھ۔ نیل کا ماٹھ۔ مذکر آتے ہین **بیساکھ**۔ مذکر ہے۔ راکھ۔ ساکھ۔ لاکھ۔ مونث ہین
ساتھ۔ ہاتھ۔ مذکر ہین **تیرتھ** مذکر ہے۔ رتھ۔ نتھ۔ مونث ہین۔ **کنٹھ**۔ نیلکنٹھ۔
مذکر ہین۔ **دکھ**۔ سکھ۔ نین سکھ۔ مذکر ہین۔ **بوجھ**۔ سوجھ۔ مونث ہین۔ ادجھ بوجھ۔
مذکر ہین **ساٹھ**۔ گانٹھ۔ مونث ہین **لٹھ**۔ مٹھ۔ میرٹھ۔ مذکر ہین۔ **پیٹھ**۔ رسولٹھ۔
مونث ہین۔ **بیٹھ**۔ السیٹھ۔ مؤنث ہین۔ **اساڑھ**۔ لاڑہ مذکر ہین باڑہ۔ دارہ۔
گاڑہ۔ مونث ہین مگر مجھ۔ مذکر ہے۔ کمرکھ۔ مونث ہے پاچھ۔ چھاچھ مونث ہین۔
دودہ۔ ریچھ۔ سنگھ۔ گرٹھ۔ گہہ۔ نہ۔ مذکر ہین۔ اوبٹھ۔ ہٹھ۔ کوڑہ۔ چکا چوندہ
سدہ۔ لوتہ۔ موٹھ۔ سونٹھ۔ آنکھ۔ موچھ۔ بودہ۔ کوکھ۔ لیکھ۔ ریڑہ سندہ مونث ہین۔

۱؎ برق مغفور۔ اسی صورت سے ہر دم ہم جخط شوق لکھین گے؛ اوڑیگا ساتھ دروازے پر اس گل کے کبوتر کا؛ ۲؎
بحر مرحوم۔ بتان ہند کو آئینہ بھی گنگا کا تیرتھ ہے؛ بحر مرحوم نے لفظ تیرتھ کو بدون ہا قافیہ قامت دالف مین کہا ہے لیکن مؤلف
کی تحقیق مین یہ لفظ ہائے مخلوط التلفظ کے ساتھ ہے؛ ۳؎ **بحر مرحوم** ؎ سورج کبھی کو بجر چکا
جوندہ ہو گئی ؛ تم نے ذرا جو داغ سے پہاہا اٹھا لیا ؛ ۴؎ **ناسخ مغفور** سدہ کسی رند کو کب خانہ
خمار کی تھی ؛ **صبا مرحوم** سدہ نہ دنیا کی اسے ہے نہ خبر عقبے کی ؛
اپنے کچھ اور ہی عالم مین ہے دیوانہ عشق ؛

فصل سی و ششم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین تاے موقوفہ یا ہاے مختفیہ ہے

نسخہ - صفحہ - روضہ - بیضہ - ذرہ - طرہ - نوحہ - نغمہ - جلوہ - نظارہ - مقابلہ - معاملہ - مشاعرہ - مناظرہ - مجادلہ - غنچہ - لالہ - نالہ - پردہ - دودہ (خاندان ۱۲) - دیدہ شیشہ - آئینہ - پیمانہ - قرابہ - پیشہ - زمزمہ - مزہ - وغیرہ جس لفظ کے آخر مین تاے موقوفہ یا ہاے مختفیہ ہے - وہ مذکر بولا جاتا ہے باستثنار - توبہ[۱] وجنہ و دفعہ وفضہ و زہرہ[۲] و فاختہ[۳] و مژہ[۴] - کہ یہ چار پانچ کلمے مونث بولے جاتے ہین اور - فاتحہ (اسی سیم ۱۲) مختلف (ستارہ معروف ۱۲) فیہ ہے - مرزا مہدی قبول مرحوم - مونث کہتے ہین ؎ قبر مجنون پر فاتحہ پڑھ دی :: نجد کا جب ملا مقام ہمین ۱۲ اور بحر مرحوم مذکر فرماتے ہین ؎ فاتحہ تھا کس شہید عشق کا :: رات بھر درگاہ مین ماتم رہا :: لیکن حق یہ ہے کہ بیشتر فصحاے متاخرین اس کے تذکیر ہی کے قائل ہین اور مولف کی زبان پر بھی مذکر ہی ہے اور سبحہ بھی تذکیر و تانیث مین مشترک ہے ناسخ مغفور اور صبا نے مرحوم نے مونث فرمایا ہے ناسخ مصرعہ - سبح زاہد نے بنائی دانہ انگور کی :: صبا ع - سبحہ سو بار خریدی گئی سو بار پھری - اور اسیر مرحوم مذکر کہتے ہین ع سبحہ میرے ہاتھ مین ہے دانہ انگور کا :: لیکن مولف کے نزدیک حق یہ ہے کہ سبحہ مذکر ہے اور پنبہ - کو بھی روئی کے قیاس پر بعضے مؤنث تصور کرتے ہین حالانکہ مذکر استعمال کیا گیا ہے مرزا برق مغفور ع پنبہ مینا بناتی چراغ طور کی :: ناسخ مرحوم ؎ جراح اپنے پنبہ و مرہم کو دور رکھ :: بھڑکین گے اس سے اور مرے شعلہ ہاے داغ :: اور ہمزہ کو بھی بعضے مذکر بولتے ہین بعضے مؤنث

---

[۱] برق مرحوم - غضب کیا جو جوانی مین توبہ برحق نے کی :: اگر یہ سچ ہے تو پھر عمر بھر خراب رہا :: [۲] لمولفہ زہرہ دل تھام کے اے ماہ جبین بیٹھ گئی [۳] لمولفہ فاختہ رونے کو بلبل کے قرین بیٹھ گئی :: [۴] شیخ ناسخ مژہ جو ہے وہ گویا اب زبان کا کام کرتی ہے - مرزا برق - ہر مژہ چشم فسون گر کو زبان ہوتی ہے :: :: :: :: ::

لیکن بیشتر فصحا کی زبان پر مذکر ہے اور مولف بھی اسکی تذکیر ہی کا قائل ہو

فصل سی و ہفتم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان ہین جنکے آخر مین یاے تحتانی ہے

تندہی - تعلی - تسلی - تجلی - ترقی - تشفی - کرسی - رباعی - مشتری - ردی - ہدی - کنجی - راستی - درستی - ہستی - پستی - گشتی - کشتی - بولی - ٹوپی - پالکی - بگھی - کنگھی - دستی - چھٹی - گالی - بجلی - مچھلی - کوٹھی - چھتری - ڈولی - مرزائی - وغیرہ جس کلمہ کے آخر مین یاے تحتانی معروف ہے خواہ عربی ہو خواہ فارسی - خواہ ہندی وہ مؤنث بولا جاتا ہے سوا - افعی - وادی - طوبی - دعوی - معنی - ماضی - والی - قالی - پانی - موتی - دہی - گھی - جی - ہاتھی - اور - لالی - لیالی - حوالی - موالی - اہالی معاصی نواحی - وغیرہ کے کہ یہ چند الفاظ مذکر آتے ہین اور - طوطی - ایک کنایہ خاص کے معنی پر جو آتا ہے مذکر بولا جاتا ہے - بحر مرحوم ؎ شہرہ ہے اُس سبزۂ رخسار کا :: خوب طوطی بولتا ہے یار کا :: مرزا برق مغفور ؎ کیا بولتا ہے طوطی شیرین مقال یار :: شہرہ جہان مین ہے خط بیمثال کا :: خواجہ وزیر ؎ ہے شیشۂ سبز گرم قلقل :: طوطی مستون کا بولتا ہے :: اور جہان اپنے معنے حقیقی پر آتا ہے مونث استعمال پاتا ہے - رشک مغفور ؎ آئینہ ہوتا ہے منھ دیکھ کے پانی پانی :: طوطیان ہوتی ہین سُنکر تری تقریر سفید - اور پری کو بھی جہان شعرا معشوق کے معنی پر لاتے ہین مذکر استعمال کرتے ہین - خواجہ آتش ؎ کیا کیا پری اوتارے ہین شیشہ مین آہ نے :: جن کون سا پلیتہ سے اپنے نہین جلا :: اور اُس کے معنے اصلی پر مونث بولتے ہین - **تنبیہ** - معنے کا جو تذکیراً استعمال کیا جاتا ہے تو کسی حرف رابط مفرد یا فعل مفرد کے ساتھ نہین کیا جاتا بلکہ کسی حرف رابط جمع یا فعل کے ساتھ کیا جاتا ہے جیسا کہ برق مغفور فرماتے ہین ؎ لفظ سے معنی پوشیدہ نکاسے ہمنے ::

ع آتش - شیشے کے منھ کی طرح رکھتا ہو دہانے کو بند :: باغبان کیا سیر کو آئی ہین پریان باغ مین

سخن یار سے گویا دہن یار ملا ؛ **شیخ ناسخ مغفور ہ** ۔ باندھے ہین کاکل پیچان کے جو اکثر مضمون ؛ اس لیے رکھتے ہین معنی مرے اشعار کے پیچ ؛ ۔ **بی** ۔ پی ۔ تی ۔ ثی ۔ جی ۔ خی ۔ ری ۔ زی ۔ فی ۔ ہی ۔ لی ۔ ے دے ۔ مونث بولے جاتے ہین ۔ **دے** ۔ شے ۔ قے ۔ مے ۔ نے ۔ ہے ۔ جے ۔ بلے آبلے مونث آتے ہین ۔ **خوی** ۔ حی ۔ طی ۔ ری مذکر بولے جاتے ہین ۔ اور **بے** ۔ فارسی ہین غضب کے معنی پر مذکر ہے اور ہندی مین ۔ تہمت و عیب کے معنی پر مونث ہے ۔ **غشی** ۔ رحی ۔ سعی ۔ نفی ۔ وحی ۔ نہی وغیرہ جس کلمہ عربیہ کے آخر مین یاے ۔ موقوف ہے مونث بولا جاتا ہے سوائے جدی ۔ کے جو ایک برج معروف کا نام ہے بروج فلکی مین سے ۔ لدائے ۔ جائے جائے ۔ لائے نائے ۔ ہائے دائے گائے ۔ مؤنث آتے ہین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ و المنۃ کہ رسالہ فیض مقالہ رہنماے اُردو زبان کار آمد فصحا و بلغا موسوم بہ مفید الشعرا تصنیف لطیف اوستاد بیمثال حضرت سید ضامن علی صاحب جلال مرحوم و مغفور باضافہ حواشی جدیدہ مفیدہ بصحت تمام و حسن انتظام صاحب پاگاہ رفیع جناب محمد شفیع صاحب خلف الرشید حاجی محمد سعید صاحب مطبع مجیدی واقع کانپور مین بماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۰ ہجری زیور طبع سے آراستہ ہوکر نذر ناظرین ہوا ۔

قطعہ تاریخ طبع حال از نتیجہ طبع شاعر شیرین مقال مولوی محمد منیر صاحب منیر لکھنوی سلمہ اللہ القوی

جلال نامور کا سا سخنور ؛ نہ پیدا ہوگا اب جبتک فلک ہے
پڑھنے کے لیے اُردو زبان کے ؛ ہر اک تصنیف جسکی اک محک ہے
نئی ہے اسکی شان طبع اسکی ؛ چھپا یون تو کئی بار آجتک ہے
منیر اب لکھدو سال طبع اس کا
مفید شاعران لاریب و شک ہے

مفید	شاعران	لاریب	و	شک	ہے
۱۳۴	۶۲۲	۲۴۳	۶	۳۲۰	۱۵

سنہ ۱۳۴۰ ہجری

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب الارشاد اخی معظم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب ویلیسلی اسکوائر نمبر ۱۶ کلکتہ

فوائد نامہ

محمود

باہتمام کمترین انام بندہ مسکین حاجی محمد قمر الدین ابن جناب حاجی محمد یعقوب صاحب مغفور

مطبع قیومی واقع کانپور مطبوع گردید

تاجر کے کارخانہ سے ہر قسم کی کتابیں بہ نرخ تاجرانہ جلد بکفایت ویلیو روانہ ہوتی ہیں المشتہر محمد عبد القیوم تاجر کتب کلکتہ ویلیسلی اسکوائر نمبر ۱۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

اما بعد خادم طلبای علوم خاکسار محمد عبد القیوم ابن حاجی حرمین
شریفین جناب شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم مالک مطبع احمدی معروض
میدارد کہ از مدت مدید بخاطرم بود کہ مجموعہ میزان منشعب را بتحشیہ مفیدہ زینت
دہم۔ بنا برعلیہ بخدمت جامع علوم شرعیہ واقف فنون حکمیہ محبی مولوی حکیم
سید محمد عسکری صاحب قنوجی سلمہ اللہ القوی تصدیع دادم چنانچہ حسب الارشاد
خاکسار جناب موصوف بدرستی وتحشی آن بپرداختند و حواشی کہ تفہم وتفہیم آن
بر مبتدیان متعذر و دشوار بود از ان احتراز نمودہ بحلیہ حواشی ضروریہ
از دیاد اضافہ فوائد نافعہ وتتمہ جدیدہ محلی و مرتب فرمودند جزاہ اللہ
تعالی خیر الجزاء کسانیکہ ازین مجموعہ فائدہ بردارند از دعای خیر یاد دارند

٢

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين
جمیع ستایش ثابت ست مر خدای را که پروردگار عالمیان ست و نکوئی آخرت ثابت ست برای متقیان

والصلوة على رسوله محمد وآله واصحابه اجمعين
ورحمت کامله نازل باد بر رسول خدا که (محمد مسمی او) محمد صلی الله علیه وآله وسلم است و بر آل و اصحاب آن همگنان رضی الله عنهم

بدان اسعدك الله تعالى في الدارين که جمله افعال
نیکبخت کند ترا خدای برتر در هر دو جهان ۱۲

متصرفه بر سه گونه است ماضی و مستقبل و حال و هرچه جز این
یعنی بر سه قسم است ۱۲

سه چیز میست متفرع است هم ازین سه اما ماضی فعلی را گویند که بزمانه گذشته

تعلق دارد و آخر او مبنی باشد بر فتحه قلت حروفه او کثرت مگر

بعارض چون فعل فعل فعل فعلل چون ضرب سمع کرم بعثر

سوال متقی چیست
جواب اتقی من اتقی من
مثال رابع ۱۲

اما مستقبل فعلی را گویند که بزمانهٔ آینده تعلق دارد و آخرا و مرفوع

باشد مگر بعارض چون یَفعِلُ یَفعَلُ یَفعُلُ یُفَعلِلُ چون

یَضرِبُ یَسمَعُ یَکرُمُ یُبَعثِرُ اما حال فعلی را

گویند که بزمانهٔ موجود تعلق دارد و صیغهٔ حال همچون استقبال است

و از هر یکی ازین ماضی و مضارع چهارده کلمه بیرون می آیند

سه ازان مر مذکر غائب راست و سه ازان مر مؤنث غائب راست

و سه ازان مر مذکر حاضر راست و سه ازان مر مؤنث حاضر راست

و دو ازان مر حکایت نفس متکلم راست در اول صیغه

وحدان حکایت نفس متکلم مذکر و مؤنث مذکر یکسان است

و در دوم صیغهٔ حکایت نفس متکلم تثنیه و جمع مذکر و مؤنث

نیز یکسان است و هر یکی ازین ماضی و مضارع بر دو گونه است

معروف و مجهول و هر یکی ازین نیز بر دو گونه است اثبات و نفی

بحث اثبات فعل ماضی معروف

فَعَلَ فَعَلَا فَعَلُوْا فَعَلَتْ فَعَلَتَا فَعَلْنَ فَعَلْتَ

فَعَلْتُمَا فَعَلْتُمْ فَعَلْتِ فَعَلْتُمَا فَعَلْتُنَّ فَعَلْتُ فَعَلْنَا

فصل این همه که گفته شد بحث اثبات فعل ماضی معروف بود

چون خواهی که مجهول بنا کنی فای فعل را ضمه کن و عین فعل را

کسره ده در دو حال و لام کلمه را بر حالت خود بگذار تا ماضی مجهول گردد

بحث اثبات فعل ماضی مجهول

فُعِلَ فُعِلَا فُعِلُوْا فُعِلَتْ فُعِلَتَا فُعِلْنَ فُعِلْتَ

فُعِلْتُمَا فُعِلْتُمْ فُعِلْتِ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُنَّ فُعِلْتُ فُعِلْنَا

فصل این همه که گفته شد بحث اثبات فعل ماضی مجهول بود

چون خواهی که نفی بنا کنی مای نفی در اول او در آری تا ماضی منفی گردد و مای نفی در لفظ ماضی هیچ عمل نه کند چنانچه بود همبر ان طریق باشد لیکن عمل در معنی کند یعنی مثبت را بمعنی منفی گرداند

بحث نفی فعل ماضی معروف

مَا فَعَلَ مَا فَعَلَا مَا فَعَلُوْا مَا فَعَلَتْ مَا فَعَلَتَا مَا فَعَلْنَ

مَا فَعَلْتَ مَا فَعَلْتُمَا مَا فَعَلْتُمْ مَا فَعَلْتِ

مَا فَعَلْتُمَا مَا فَعَلْتُنَّ مَا فَعَلْتُ مَا فَعَلْنَا

بحث نفی فعل ماضی مجهول

مَا فُعِلَ مَا فُعِلَا مَا فُعِلُوْا مَا فُعِلَتْ مَا فُعِلَتَا

مَا فُعِلْنَ مَا فُعِلْتَ مَا فُعِلْتُمَا مَا فُعِلْتُمْ مَا فُعِلْتِ

مَا فُعِلْتُمَا مَا فُعِلْتُنَّ مَا فُعِلْتُ مَا فُعِلْنَا

فوائد نافعہ

این ہمہ کہ گفتہ شد بحث ماضی مطلق بود چون خواہی کہ ماضی
قریب یا بعید یا استمراری وغیرہ بنا کنی پس اگر لفظ قَدْ بر
ماضی مطلق داخل کنی ماضی قریب گردد چون قَدْ ضَرَبَ
واگر لفظ کان داخل کنی ماضی بعید شود نحو کَانَ ضَرَبَ
واگر آن را بر مضارع داخل کنی ماضی استمراری گردد
چون کَانَ یَفْعَلُ واگر بر ماضی مطلق لفظ لَعَلَّمَا در آری
ماضی احتمالی گردد نحو لَعَلَّمَا فَعَلَ وہمچنان اگر بجای
(لَعَلَّمَا) لفظ (لَیْتَمَا) داخل کنی ماضی تمنائی گردد
چون لَیْتَمَا ضَرَبَ باید دانست کہ از ہر یک ازینہا
نیز چہاردہ چہاردہ صیغہ بر می آیند چنانکہ در ماضی مطلق گذشت

فصل این همه که گفته شد بحث فعل ماضی بود چون خواهی که مضارع

بنا کنی یکی را از علامتهای مضارع در اول او در آری و آخر او ضمه کن

و علامت مضارع چهار حرف‌اند الف و تا و یا و نون که مجموع

وی اَتَیْنَ باشد الف وحدان حکایت نفس متکلم است و تا

برای هشت کلمه است سه از ان مر مذکر حاضر راست و سه از ان

مر مؤنث حاضر راست و دو از ان مر واحد و تثنیه مؤنث غائب راست

و یا برای چهار کلمه است سه از ان مر مذکر غائب راست و یکی مر جمع

مؤنث غائب راست و نون برای تثنیه و جمع حکایت نفس متکلم مذکر و مؤنث

است و در هفت محل نون اعرابی را در آر چهار تثنیه که نون اعرابی در نها مکسور باشد

و دو جمع مذکر غائب و حاضر و یکی واحد مؤنث حاضر که نون اعرابی در نهما

مفتوح باشد و نون جمع مؤنث چنانکه در ماضی آید همچنان در مضارع نیز آید

بحث اثبات فعل مضارع معروف

يَفْعَلُ يَفْعَلَانِ يَفْعَلُونَ تَفْعَلُ تَفْعَلَانِ يَفْعَلْنَ تَفْعَلُ

تَفْعَلَانِ تَفْعَلُونَ تَفْعَلِينَ تَفْعَلَانِ تَفْعَلْنَ أَفْعَلُ نَفْعَلُ

فصل این همه که گفته شد بحث اثبات فعل مضارع معروف بود

چون خواهی که مضارع مجهول بنا کنی علامت مضارع را ضمه ده و عین

کلمه را فتحه ده و حال و لام کلمه را بر حالت خود بگذار تا مضارع مجهول گردد

بحث اثبات فعل مضارع مجهول

يُفْعَلُ يُفْعَلَانِ يُفْعَلُونَ تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ يُفْعَلْنَ تُفْعَلُ

تُفْعَلَانِ تُفْعَلُونَ تُفْعَلِينَ تُفْعَلَانِ تُفْعَلْنَ أُفْعَلُ نُفْعَلُ

فصل این همه که گفته شد بحث اثبات فعل مضارع مجهول بود چون خواهی که

نفی بنا کنی لای نفی در اول وی در آور و لای نفی در لفظ مضارع هیچ عمل نکند چنانکه

بود همبران طریق باشد لیکن عمل در معنی کند یعنی مثبت المعنی منفی گرداند

بحث نفی فعل مضارع معروف

لَا يَفْعَلُ لَا يَفْعَلَانِ لَا يَفْعَلُونَ لَا تَفْعَلُ لَا تَفْعَلَانِ لَا يَفْعَلْنَ لَا تَفْعَلُ

لَا تَفْعَلَانِ لَا تَفْعَلُونَ لَا تَفْعَلِينَ لَا تَفْعَلَانِ لَا تَفْعَلْنَ لَا أَفْعَلُ لَا نَفْعَلُ

بحث نفی فعل مضارع مجهول

لَا يُفْعَلُ لَا يُفْعَلَانِ لَا يُفْعَلُونَ لَا تُفْعَلُ لَا تُفْعَلَانِ لَا يُفْعَلْنَ لَا تُفْعَلُ

لَا تُفْعَلَانِ لَا تُفْعَلُونَ لَا تُفْعَلِينَ لَا تُفْعَلَانِ لَا تُفْعَلْنَ لَا أُفْعَلُ لَا نُفْعَلُ

فصل این همه که گفته شد بحث نفی فعل مضارع بلا بود چون خواهی که نفی تاکید بلن بنا کنی لن در اول فعل مضارع در آر واین نفی النفی تاکید بلن گویند و لن در فعل مستقبل در پنج محل نصب کند و آن پنج محل اینست واحد مذکر غائب واحد مؤنث غائب و واحد مذکر حاضر و دو صیغه حکایت نفس متکلم و در هفت محل

نون اعرابی را ساقط گرداند چهار تثنیه و دو جمع مذکر غائب وحاضر و یکے

واحد مؤنث حاضر و در دو کلمه یعنی جمع مؤنث غائب وحاضر در لفظ

ہیچ عمل نه کند و لن مضارع را بمعنی مستقبل منفی گرداند

زیراکه آخر این هر دو صیغه ضمیر نون جمع است و آن مبنی است ولهذا متغیر نمیشود ۱۲ منه

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف

لَن یَفعَلَ لَن یَفعَلَا لَن یَفعَلُوا لَن تَفعَلَ لَن تَفعَلَا لَن یَفعَلنَ لَن تَفعَلَ

هرگز نخواهد کرد آن یکمرد در زمان استقبال صیغه واحد مذکر غائب نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف ۱۲

لَن تَفعَلَا لَن تَفعَلُوا لَن تَفعَلِی لَن تَفعَلَا لَن تَفعَلنَ لَن اَفعَلَ لَن نَفعَلَ

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجهول

لَن یُفعَلَ لَن یُفعَلَا لَن یُفعَلُوا لَن تُفعَلَ لَن تُفعَلَا لَن یُفعَلنَ لَن تُفعَلَ

هرگز کرده نخواهد شد آن یکمرد در زمان استقبال صیغه واحد مذکر غائب بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجهول ۱۲

لَن تُفعَلَا لَن تُفعَلُوا لَن تُفعَلِی لَن تُفعَلَا لَن تُفعَلنَ لَن اُفعَلَ لَن نُفعَلَ

فصل این همه که گفته شد بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل بود چون خواهی

که نفی جحد بلم بنا کنی لم را اول فعل مضارع در آر و این را نفی جحد بلم میگویند

ولم در فعل مضارع در پنج محل جزم کند اگر در آخرا و حرف علت نباشد و اگر
باشد ساقط گرداند چون لم یدع ولم یرم ولم یخش و حروف علت سه است
واو و الف و یا که مجموعه وی وای باشد و آن پنج محل اینست واحد مذکر غائب
واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر و دو کلمه حکایت نفس متکلم و در هفت محل
نون اعرابی را ساقط گرداند چهار تثنیه و دو جمع مذکر غائب و حاضر و یکی واحد مؤنث
حاضر و در دو محل در لفظ هیچ عمل نکند و آن دو محل اینست جمع مؤنث غائب و حاضر
و در همه کلمات عمل در معنی کند یعنی صیغه فعل مضارع را بمعنی ماضی منفی گرداند

بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف

لَمْ یَفْعَلْ لَمْ یَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلْنَ لَمْ تَفْعَلْ
لَمْ تَفْعَلَا لَمْ تَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلِیْ لَمْ تَفْعَلَا لَمْ تَفْعَلْنَ لَمْ اَفْعَلْ لَمْ نَفْعَلْ

بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل مجهول

لَمْ یَفْعَلْ لَمْ یَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلْنَ لَمْ تَفْعَلْ

لَمْ تَفْعَلَا لَمْ تَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلِیْ لَمْ تَفْعَلَا لَمْ تَفْعَلْنَ لَمْ اَفْعَلْ لَمْ نَفْعَلْ

معانی این صیغ ظاهر اند ۱۲

فصل اینهمه که گفته شد بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل بود چون خواهی
که لام تاکید با نون تاکید بنا کنی لام تاکید در اول فعل مستقبل در آر و نون تاکید
در آخر او زیاده کن و لام تاکید همیشه مفتوح باشد و نون تاکید دو نوع است یکی نون ثقیله
دوم نون خفیفه و نون ثقیله نون مشدد را گویند و نون خفیفه نون ساکن را گویند
و نون ثقیله در چهارده کلمه در آید و نون خفیفه در هشت کلمه در آید و ما قبل نون ثقیله
در پنج محل مفتوح باشد و آن پنج محل اینست واحد مذکر غائب و واحد مؤنث غائب و
واحد مذکر حاضر و صیغه حکایت نفس متکلم و در شش محل ما قبل نون ثقیله الف باشد
چهار تثنیه و دو جمع مؤنث غائب و حاضر و درین دو محل الف فاصل در آید و جمع مذکر غائب
و حاضر واو دور کرده شود و ما قبل او ضمه گذاشته شود تا دلالت کند بر حذف واو

واز صیغهٔ واحد مؤنث حاضر یا دور کرده شود و ما قبل ا و کسره گذاشته آید تا دلالت

کند بر حذف یا و نون ثقیله در شش محل مکسور باشد وآن شش محل همان ست

که در آن الف در می آید و در باقی هشت محل مفتوح و نون خفیفه در محلیکه

الف باشد در نیاید و در باقی محل بیاید و نون اعرابی با نون تاکید جمع نشود

بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیله در فعل مستقبل معروف

لَیَفْعَلَنَّ لَیَفْعَلَانِّ لَیَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَیَفْعَلْنَانِّ لَتَفْعَلَنَّ

لَتَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلِنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلْنَانِّ لَاَفْعَلَنَّ لَنَفْعَلَنَّ

بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیله در فعل مستقبل مجهول

لَیُفْعَلَنَّ لَیُفْعَلَانِّ لَیُفْعَلُنَّ لَتُفْعَلَنَّ لَتُفْعَلَانِّ لَیُفْعَلْنَانِّ لَتُفْعَلَنَّ

لَتُفْعَلَانِّ لَتُفْعَلُنَّ لَتُفْعَلِنَّ لَتُفْعَلَانِّ لَتُفْعَلْنَانِّ لَاُفْعَلَنَّ لَنُفْعَلَنَّ

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفه در فعل مستقبل معروف

لَیُفْعَلَنْ لَیُفْعَلُنْ لَتُفْعَلَنْ لَتُفْعَلُنْ لَتُفْعَلِنْ لَاُفْعَلَنْ لَنُفْعَلَنْ

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفه در فعل مستقبل مجهول

لَیُفْعَلَنْ لَیُفْعَلُنْ لَتُفْعَلَنْ لَتُفْعَلَنْ لَتُفْعَلُنْ لَتُفْعَلِنْ لَاُفْعَلَنْ لَنُفْعَلَنْ

فصل این همه که گفته شد بحث فعل مستقبل با نون ثقیله و خفیفه بود

چون خواهی که امر بنا کنی امر گرفته میشود از فعل مضارع غائب از غائب

حاضر از حاضر متکلم از متکلم معروف از معروف مجهول از مجهول چون خواهی

که امر حاضر معروف بنا کنی علامت مضارع را حذف کن بعده بنگر

متحرک میماند یا ساکن اگر متحرک میماند آخر را ساکن کن اگر حرف علت

نباشد چون از تَعِدُ عِدْ و از تَضَعُ ضَعْ و اگر باشد ساقط شود

چون از تَقِیْ قِ و اگر ساکن میماند نظر کن در عین کلمه اگر عین کلمه مکسور

باشد یا مفتوح همزه وصل مکسور در اول او در آر و آخر را ساکن کن

اگر حرف علت نباشد چون از تَسْمَعُ اِسْمَعْ و از تَضْرِبُ اِضْرِبْ و اگر باشد ساقط شود چون از تَرْمِی اِرْمِ و از تَخْشیٰ اِخْشَ و اگر عین کلمه مضموم باشد همزهٔ وصل مضموم در اول او در آید و آخر را ساکن اگر حرف علت نباشد چون از تَنْصُرُ اُنْصُرْ و اگر باشد ساقط شود چون از تَدْعُوا اُدْعُ چون اِهی

گر امر حاضر مجهول و امر غائب معروف یا مجهول بنا کنی لام امر مکسور در اول او در آر و آخر او جزم کن اگر حرف علت نباشد و اگر باشد ساقط شود چون لِیَدْعُ لِیَرْمِ و لِیَخْشَ و نون تاکید چنانچه در مضارع می آید در امر نیز می آید و در امر نون اعرابی هم ساقط شود

بحث امر حاضر معروف

اِفْعَلْ اِفْعَلَا اِفْعَلُوْا اِفْعَلِیْ اِفْعَلَا اِفْعَلْنَ

بحث امر حاضر مجهول

لِتُفْعَلْ لِتُفْعَلَا لِتُفْعَلُوْا لِتُفْعَلِیْ لِتُفْعَلَا لِتُفْعَلْنَ

بحث امر غائب معروف

لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلَا لِيَفْعَلُوْا لِتَفْعَلْ لِيَفْعَلَا لِيَفْعَلْنَ لِاَفْعَلْ لِنَفْعَلْ

بحث امر غائب مجهول

لِيُفْعَلْ لِيُفْعَلَا لِيُفْعَلُوْا لِتُفْعَلْ

لِتُفْعَلَا لِيُفْعَلْنَ لِاُفْعَلْ لِنُفْعَلْ

بحث امر حاضر معروف بانون ثقیله

اِفْعَلَنَّ اِفْعَلَانِّ اِفْعَلُنَّ اِفْعَلِنَّ اِفْعَلَانِّ اِفْعَلْنَانِّ

بحث امر حاضر مجهول بانون ثقیله

لِتُفْعَلَنَّ لِتُفْعَلَانِّ لِتُفْعَلُنَّ لِتُفْعَلِنَّ لِتُفْعَلَانِّ لِتُفْعَلْنَانِّ

بحث امر غائب معروف بانون ثقیله

لِيَفْعَلَنَّ لِيَفْعَلَانِّ لِيَفْعَلُنَّ لِتَفْعَلَنَّ

لِيَفْعَلَانِّ لِيَفْعَلْنَانِّ لِأَفْعَلَنَّ لِنَفْعَلَنَّ

بحث امر غائب مجهول با نون ثقیله

لِيُفْعَلَنَّ لِيُفْعَلَانِّ لِيُفْعَلُنَّ لِتُفْعَلَنَّ

لِتُفْعَلَانِّ لِيُفْعَلْنَانِّ لِأُفْعَلَنَّ لِنُفْعَلَنَّ

بحث امر حاضر معروف با نون خفیفه

اِفْعَلَنْ اِفْعَلُنْ اِفْعَلِنْ

بحث امر حاضر مجهول با نون خفیفه

لِتُفْعَلَنْ لِتُفْعَلُنْ لِتُفْعَلِنْ

بحث امر غائب معروف با نون خفیفه

لِيَفْعَلَنْ لِيَفْعَلُنْ لِتَفْعَلَنْ لِأَفْعَلَنْ لِنَفْعَلَنْ

بحث امر غائب مجهول با نون خفیفه

ثقیله ۱۲ مجهول با نون امر غائب بحث واحد مذکر آینده صیغه در زمانه آن یک مرد که کرده شود باید

۵۲ باید تو یکمرد در زمانه آینده صیغه واحد مذکر حاضر بحث امر حاضر معروف با نون خفیفه ۱۲

۵۳ باید که کرده شوی تو یک مرد در زمانه آینده ۱۸

لیفعلن لیفعلن لتفعلن لافعلن لنفعلن

فصل این همه که گفته شد بحث امر بود چون خواهی که نهی بنا کنی پس لای
نهی در اول فعل مستقبل درآر و لای نهی در آخر او هیچ محل جزم کند مثل
لا تفعل اگر در آخر او حرف علت نباشد و اگر باشد ساقط گرداند چون لا تدع و
یعنی چنانکه لم جزم کند ۱۲
لا تدم و لا تخش و از هفت محل نون اعرابی را هم دور نماید و در دو محل در لفظ
یعنی جمع مؤنث غائب و حاضر ۱۲
هیچ عمل نکند و نون تاکید چنانچه در مضارع می آید همبرین طریق در نهی نیز می آید

بحث نهی حاضر معروف

لا تفعل لا تفعلا لا تفعلوا لا تفعلی لا تفعلا لا تفعلن

بحث نهی حاضر مجهول

لا تفعل لا تفعلا لا تفعلوا لا تفعلی لا تفعلا لا تفعلن

بحث نهی غائب معروف

لا یفعل لا یفعلا لا یفعلوا لا تفعل لا تفعلا لا یفعلن لا افعل لا نفعل

بحث نہی غائب مجہول

لا یُفعَل لا یُفعَلا لا یُفعَلوا لا تُفعَل لا تُفعَلا لا یُفعَلن لا اُفعَل لا نُفعَل

بحث نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ

لا تَفعَلَنَّ لا تَفعَلانِّ لا تَفعَلُنَّ لا تَفعَلِنَّ لا تَفعَلانِّ لا تَفعَلنانِّ

بحث نہی غائب معروف بانون ثقیلہ

لا تُفعَلَنَّ لا تُفعَلانِّ لا تُفعَلُنَّ لا تُفعَلِنَّ لا تُفعَلانِّ لا تُفعَلنانِّ

بحث نہی غائب معروف بانون ثقیلہ

لا یَفعَلَنَّ لا یَفعَلانِّ لا یَفعَلُنَّ لا تَفعَلَنَّ

لا تَفعَلانِّ لا یَفعَلنانِّ لا اَفعَلَنَّ لا نَفعَلَنَّ

بحث نہی غائب مجہول بانون ثقیلہ

لَا يُفْعَلَنَّ لَا يُفْعَلَانِّ لَا يُفْعَلْنَ لَا تُفْعَلَنَّ
لَا تُفْعَلَانِّ لَا يُفْعَلْنَانِّ لَا أُفْعَلَنَّ لَا نُفْعَلَنَّ

بحث نهی حاضر معروف با نون خفیفه

لَا تَفْعَلَنْ لَا تَفْعَلُنْ لَا تَفْعَلِنْ

بحث نهی حاضر مجهول با نون خفیفه

لَا تُفْعَلَنْ لَا تُفْعَلُنْ لَا تُفْعَلِنْ

بحث نهی غائب معروف با نون خفیفه

لَا يَفْعَلَنْ لَا يَفْعَلُنْ لَا تَفْعَلَنْ لَا أَفْعَلَنْ لَا نَفْعَلَنْ

بحث نهی غائب مجهول با نون خفیفه

لَا يُفْعَلَنْ لَا يُفْعَلُنْ لَا تُفْعَلَنْ لَا أُفْعَلَنْ لَا نُفْعَلَنْ

فصل این همه که گفته شد بحث نهی بود چون خواهی که اسم فاعل

بنا کنی اسم فاعل گرفتہ میشود از فعل مضارع معروف پس علامت
مضارع را حذف کن بعد ازان فا کلمہ را فتحہ دہ و میان فا و عین الف
فاعل در آر و عین کلمہ را کسرہ دہ و لام کلمہ را تنوین زیادہ کن تا اسم فاعل گردد

بحث اسم فاعل

فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلُونَ فَاعِلَةٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَاتٌ

فصل این ہمہ کہ گفتہ شد بحث اسم فاعل بود چون خواہی کہ اسم
مفعول بنا کنی اسم مفعول ساختہ میشود از فعل مضارع مجہول پس علامت مضارع
را حذف کن بعد ازان میم مفتوح مفعول در اول او در آر و عین کلمہ را ضمہ دہ
و میان عین و لام واو مفعول در آر و لام کلمہ را تنوین دہ تا اسم مفعول گردد

بحث اسم مفعول

مَفْعُولٌ مَفْعُولَانِ مَفْعُولُونَ مَفْعُولَةٌ مَفْعُولَتَانِ مَفْعُولَاتٌ

تتمہ در بیان اسم ظرف واسم آلہ واسم تفضیل

فصل چون خواہی کہ اسم ظرف زمان ومکان بنا کنی علامت مضارع را حذف کن و میم مفتوح دراول او ودرآر وعین کلمہ را فتحہ دہ اگر مضموم باشد ورنہ بحالش بگذار ولام کلمہ را تنوین ملحق کن تا اسم زمان ومکان گردد

بحث اسم ظرف

مَفْعَلٌ مَفْعَلَانِ مَفَاعِلُ

فصل این ہمہ کہ گفتہ شد بحث اسم ظرف بود چون خواہی کہ اسم آلہ بنا کنی علامت مضارع را حذف کن و میم مکسور دراول او ودرآر وعین کلمہ را فتحہ دہ اگر مفتوح نباشد ولام کلمہ را تنوین ملحق سازیا اسم آلہ گردد واگر بعد عین کلمہ الف آری ویا پس لام تا زیادہ کنی دو صیغہ دیگر اسم آلہ کہ اکثر موافق قیاس پدید می آید

بحث اسم آلہ

مِفْعَلٌ مِفْعَلَةٌ مِفْعَلَانِ مِفْعَلَتَانِ

مَفَاعِلُ وَمِفْعَالٌ مِفْعَالَانِ مَفَاعِيلُ

فصل این همه که گفته شد بحث اسم آله بود چون خواهی که اسم تفضیل بنا کنی علامت مضارع را حذف کن و همزهٔ اسم تفضیل در اول و در آر و عین کلمه را فتحه ده اگر مفتوح نباشد و لام را تنوین مده این طریق بنای اسم تفضیل برای مذکر است اما چون صیغهٔ مؤنث بنا کنی بعد حذف علامت مضارع فا را ضمه ده و عین را ساکن کن و بعد لام الف مقصوره لاحق کن و لام کلمه را فتحه ده تا اسم تفضیل مؤنث گردد

بحث اسم تفضیل

أَفْعَلُ أَفْعَلَانِ أَفْعَلُونَ أَفَاعِلُ

فُعْلَى فُعْلَيَانِ فُعْلَيَاتٌ فُعَلٌ

تمت

زمرد رقم امروهی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین والعاقبة للمتقین والصلوة و
السلام علی رسوله محمد وآله واصحابه اجمعین
بدان اسعدک الله تعالی فی الدارین که جمله افعال متصرفه
واسمای متمکنه از روی ترکیب حروف اصلی بر دو گونه است
ثلاثی و رباعی اما ثلاثی آن باشد که در ماضی او سه حرف اصلی باشد
چون نصر و ضرب و رباعی آن باشد که در ماضی او چهار حرف
اصلی باشد چون بعثر و عرقب اما ثلاثی بر دو گونه است

یکی مجرد که در ماضی او حرف زائد نباشد و دیگر مزید فیه که در ماضی او

حروف زائد نیز باشد امّا آنکه در وحروف زائد نباشد آن نیز

بر دو گونه است یکی مطرد که وزن او بیشتر آید و دیگر شاذ

که وزن او کمتر آید امّا مطرد راپنج باب است باب اوّل بر وزن

فَعَلَ یَفْعُلُ بِفَتْحِ الْعَیْنِ فِی الْمَاضِی وَضَمِّهَا فِی

الْغَابِرِ چون اَلنَّصْرُ وَالنُّصْرَةُ یاری کردن

تصریفه نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا فَهُوَ نَاصِرٌ وَنُصِرَ

یُنْصَرُ نَصْرًا فَهُوَ مَنْصُورٌ الامر منه اُنْصُرْ

والنهی عنه لَا تَنْصُرْ الظرف منه مَنْصَرٌ والآلة منه

مِنْصَرٌ وَمِنْصَرَةٌ وَمِنْصَارٌ وتثنیتهما مَنْصَرَانِ

وَمِنْصَرَانِ والجمع منهما مَنَاصِرُ وَمَنَاصِیرُ

تثنیه اسم ظرف ۱۲ — تثنیه اسم آله ۱۲ — جمع اسم ظرف ۱۲ — جمع اسم آله ۱۲

بدانکه حروف زائده در کلام عرب حسب استقرار ده اند مجموعش الیوم تنساه ۱۲ — ۳۶

افعل التفضیل منه انصر والمونث منه نصری و

تثنیتهما انصران ونصریان والجمع منهما انصرون

وأناصر ونُصَر ونصریات + الطلب جستن الدخول

درآمدن القتل کشتن الفتل تافتن باب دوم

بروزن فَعَلَ یفعِلُ بفتح العین فی الماضی وکسرها فی الغابر

چون الضرب والضربة زدن ورفتن بر روی زمین و پدید کردن مثل تصرفه

ضَرَبَ یضرِبُ ضرباً فهو ضارب وضُرِبَ یُضرَبُ

ضرباً فهو مضروب الامر منه اضرب والنهی عنه

لا تضرب الظرف منه مضرِب والالة منه مِضرب

ومضربة ومضراب وتثنیتهما مضربان ومِضربان

والجمع منهما مضارب ومضاریب فعل التفضیل منه

آوردن و قوله تعالی وضرب الله مثلا ای وصف و بین

أَضْرَبُ وَالمؤنث منه ضُرْبَى وتثنيتهما أَضْرَبَانِ وَضُرْبَيَانِ و

الجمع منهما أَضْرَبُونَ وَأَضَارِبُ وَضُرَبُ وَضُرْبَيَاتُ

الغسل شستن الغَلَبُ غلبه كردن الظُّلْمُ ستم كردن الفَصْلُ جدا كردن

باب سوم بر وزن فَعِلَ يَفْعَلُ بكسر العين في الماضي وفتحها

في الغابر چون السَّمْعُ والسَّمَاعُ شنيدن وگوش فرا داشتن تصريفه

سَمِعَ يَسْمَعُ سَمْعًا فهو سَامِعٌ وَسُمِعَ يُسْمَعُ سَمْعًا فهو مَسْمُوعٌ

الامر منه اِسْمَعْ والنهي عنه لَا تَسْمَعْ الظرف

منه مَسْمَعٌ والالة منه مِسْمَعٌ ومِسْمَعَةٌ و

مِسْمَاعٌ وتثنيتهما مِسْمَعَانِ ومِسْمَعَانِ والجمع منهما

مَسَامِعُ ومَسَامِيعُ افعل التفضيل منه أَسْمَعُ والمؤنث منه

سُمْعَى وتثنيتهما أَسْمَعَانِ وَسُمْعَيَانِ والجمع منهما

اَسْمُعُوْنَ وَاَسَامِعُ وَسُمْعٌ وَسُمْعِيَاتٌ اَلْعِلْمُ دانستن اَلْفَهْمُ

دریافتن اَلْحِفْظُ نگاہداشتن اَلشَّهَادَةُ گواہی دادن اَلْحَمْدُ

ستودن اَلْجَهْلُ نادانستن باب چہارم بروزن فَعَلَ يَفْعَلُ

بفتح العين فيهما چون اَلْفَتْحُ کشادن **تصريفه** فَتَحَ

يَفْتَحُ فَتْحًا فَهُوَ فَاتِحٌ وَفُتِحَ يُفْتَحُ فَتْحًا فَهُوَ مَفْتُوْحٌ

الامر منه اِفْتَحْ والنهي عنه لَا تَفْتَحْ الظرف منه

مَفْتَحٌ والالة منه مِفْتَحٌ ومِفْتَحَةٌ ومِفْتَاحٌ

وتثنيتهما مَفْتَحَانِ ومِفْتَحَانِ والجمع منهما مَفَاتِحُ

ومَفَاتِيْحُ افعل التفضيل منه اَفْتَحُ والمؤنث منه

فُتْحٰى وتثنيتهما اَفْتَحَانِ وفُتْحَيَانِ والجمع منهما اَفْتَحُوْنَ

وَاَفَاتِحُ وَفُتَحٌ وَفُتْحَيَاتٌ اَلْمَنْعُ بازداشتن اَلصَّبْغُ

رنگ کردن اَلدَّهن گرو داشتن اَلسَّلخ پوست کشیدن بدانکه هر فعلیکه

برین وزن آید بجای عین فعل یا لام فعل او حرفی باشد از حروف

حلق و حروف حلق شش ست الحاء والخاء والعین والغین و الهاء

والهمزه که مجموع وی اخی خعه باشد اما رکن یرکن وابی یابی فشاذ

باب پنجم بروزن فَعُلَ یَفْعُلُ بضم العین فیهما بدانکه این باب لازم است

و بیشتر اسم فاعل این باب بر وزن فَعِیلٌ می آید چون الکرم والکرامة

بزرگ شدن تصریفه کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَمًا وکَرَامَةً فهو کَرِیمٌ الامر منه

اُکْرُمْ والنهی عنه لا تَکْرُمْ الظرف منه مَکْرَمٌ والآلة منه مِکْرَمٌ

ومِکْرَمَةٌ ومِکْرَامٌ وتثنیتهما مَکْرَمَانِ ومِکْرَمَانِ والجمع منهما

مَکَارِمُ ومَکَارِیمُ افعل التفضیل منه اَکْرَمُ والمونث منه کُرْمیٰ

وتثنیتهما اَکْرَمَانِ وکُرْمَیَانِ والجمع منهما اَکْرَمُوْنَ واَکَارِمُ

وکرم وکرمیات اللطف واللطافة پاکیزه شدن القرب

نزدیک شدن البعد دور شدن الکثرة بسیار شدن اما شاذ آنکه

وزن او کمتر آید آنرا سه باب است باب اوّل بر وزن فعِل یفعِل

این حکم استقرائی است ۱۲

بکسر العین فیهما چون الحسب والحسبان پنداشتن تصریفه حسِب

فی الماضی والغابر

یحسِب حسبًا وحِسبانًا فهو حاسِب وحُسِب یحسَب حسبًا

حِسبانًا فهو محسوب الامر منه اِحسِب والنهی عنه لاتحسِب

الظرف منه محسِب والآلة منه محسَب ومحسبة ومحساب و

تثنیتهما محسبان ومحسبان والجمع منهما محاسِب ومحاسیب فعل التفضیل

منه احسب والمؤنث منه حُسبیٰ وتثنیتهما احسبان وحُسبیان والجمع منهما

احسبون واحاسِب وحُسَب وحُسبیات بدانکه صحیح ازین باب جز حسِب

یحسِب ونعِم ینعِم دیگر نیامده است النعم والنعمة خوش عیش شدن

باب دوم بر وزن فَعِلَ یَفْعَلُ بکسر العین فی الماضی وضمها فی

الغابر بدانکه صحیح ازین باب جز فَضِلَ یَفْضَلُ دیگر نیامده است وبعضی حَضِرَ یَحْضَرُ

ونَعِمَ یَنْعُمُ را نیز ازین باب گویند چون اَلْفَضْلُ افزون شدن و غلبه کردن

درحقیقت از باب نصر ینصر است

تصریف - فَضِلَ یَفْضُلُ فَضْلاً فهو فاضِلٌ وفُضِلَ یُفْضَلُ

فَضْلاً فهو مفضولٌ الامر منه اُفْضُلْ والنهی عنه لا تَفْضُلْ الظرف

منه مَفْضَلٌ والاٰلة منه مِفْضَلٌ ومِفْضَلَةٌ ومِفْضَالٌ وتثنیتهما

مَفْضَلانِ ومِفْضَلانِ والجمع منهما مَفاضِلُ ومَفاضِیلُ افعل التفضیل منه

اَفْضَلُ والمؤنث منه فُضْلیٰ وتثنیتهما اَفْضَلانِ وفُضْلَیانِ

والجمع منهما اَفْضَلونَ واَفاضِلُ وفُضَلُ وفُضْلَیاتُ الحضورُ

حاضر شدن باب سوم بر وزن فَعُلَ یَفْعُلُ بضم العین فی الماضی

وفتحها فی الغابر بدانکه هر ماضی که مضموم العین بود مستقبل او نیز مضموم العین آید

مگر در صرف واحد از معتل عین واوی مانند کُدْتُ وتکادُ چون الکَوْدُ

والکَیْدُوْدَةُ خواستن ونزدیک شدن تصریفه کادَ یکادُ کَوْدًا

وکَیْدُوْدَةً فهو کائدٌ وکِیْدَ یُکادُ کَوْدًا وکَیْدُوْدَةً فهو مَکُوْدٌ

الامر منه کُدْ والنهی عنه لا تَکُدْ الظرف منه مَکادٌ والآلة منه

مِکْوَدٌ ومِکْوَدَةٌ ومِکْوادٌ وتثنیتهما مَکادانِ ومِکْوَدانِ

والجمع منهما مَکاوِدُ ومَکاوِیْدُ افعل التفضیل منه اَکْوَدُ

والمؤنث منه کُوْدیٰ وتثنیتهما اَکْوَدانِ وکُوْدَیانِ والجمع منهما

اَکْوَدُوْنَ واَکاوِدُ وکُوَدٌ وکُوْدَیاتٌ بدانکه کُدْتُ در اصل

کَوُدْتُ بود ضمه بر واو دشوار داشته نقل کرده بما قبل دادند بعد ازاله

حرکت ماقبل واو از جهت اجتماع ساکنین انداختند بعده دال را بتا بدل کردند وتا را

در تا ادغام کردند کُدْتُّ شد وتکادُ در اصل تَکْوَدُ بود حرکت واو نقل کرده

یما قبل داوند پس از جهت فتحهٔ ما قبل واو الف گشت تکادشد و این لغت بعضے

از سمع یسمع نیز گویند اَمّا منشعب ثلاثی که در وحرف زائد نیز باشد بر دوگونه است

یکی آنکه ملحق برباعی باشد دوم آنکه ملحق برباعی نباشد امّا آنکه ملحق برباعی نباشد

نیز بر دوگونه است یکی آنکه در و الف وصل در آید و دیگر آنکه در و الف وصل در نیاید

امّا آنکه در و الف وصل در آید آنرا نه باب است باب اوّل بر وزن اِفتعال چون

الاِجتِنَابُ پرهیز کردن تصریفه اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَاباً فهو

مُجْتَنِبٌ واُجْتُنِبَ یُجْتَنَبُ اِجْتِنَاباً فهو مُجْتَنَبٌ الامر منه

اِجْتَنِبْ والنهی عنه لَا تَجْتَنِبْ الاِقْتِبَاسُ پارهٔ نور چیدن الاِقْتِنَاصُ

صید کردن الالتماس جستن الاعتزال یکسو شدن الاحتمال برداشتن

الاِختطافُ ربودن باب دوم استفعال چون الاِسْتِنْصَارُ طلب یاری کردن

تصریفه اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَاراً فهو مُسْتَنْصِرٌ واُسْتُنْصِرَ یُسْتَنْصَرُ

۳۴

اِستِنصَارًا فهو مُستَنصِرٌ الامر منه اِستَنصِر والنهی عنه لا تَستَنصِر

الاستغفار آمرزش خواستن الاستفسار پرسیدن الاستنفار رمیدن

ورمانیدن الاستخلاف کسی را بجای خویش یا بجای دیگر نشانیدن الاستمتاع

برخورداری گرفتن بکسی یا بچیزی بدانکه این هردو باب لازم و متعدی آمده اند

باب سوم بر وزن اِنفِعَال چون الانفطار شگافته شدن بدانکه هر فعلیکه

برین وزن آید لازم باشد تصریفه اِنفَطَرَ یَنفَطِرُ اِنفِطَارًا فهو مُنفَطِرٌ

الامر منه اِنفَطِر والنهی عنه لا تَنفَطِر الانصراف بازگشتن

الانقلاب برگشته شدن الانخفاف سبک شدن الانشعاب شاخ در شاخ

شدن باب چهارم بر وزن اِفعِلَال بدانکه این باب نیز لازم است چون الاحمرار

سرخ شدن تصریفه اِحمَرَّ یَحمَرُّ اِحمِرَارًا فهو مُحمَرٌّ الامر منه اِحمَرَّ اِحمَرِّ

اِحمَرِر والنهی عنه لا تَحمَرَّ لا تَحمَرِّ لا تَحمَرِر الاخضرار سبز شدن الاصفرار

زرد شدن الاغبرار گرد آلوده شدن الابلقاق ابلق شدن اسپ باب پنجم

بروزن افعیلال چون الادهیمام سخت سیاه شدن تصریفه ادهامّ یدهامّ

ادهیماما فهو مدهامّ الامر منه ادهامّ ادهامّ ادهامِم والنهی عنه

لا تدهامّ لا تدهامّ لا تدهامِم الاسمیرار گندم گون شدن الاکمیتات

کمیت شدن اسپ الاشهیباب سفید شدن اسپ الاصحیرار خشک شدن نبات

الاسعیرار اهمرار شدن بدانکه این باب لازم ست باب ششم بروزن افیعال

چون الاخشیشان سخت درشت شدن تصریفه اخشوشن یخشوشن

اخشیشانا فهو مخشوشن الامر منه اخشوشن والنهی عنه لا تخشوشن

الاخریراق دریده شدن جامه الاخلیلاق کهنه شدن جامه الاملیلاح شور شدن

آب الاحلیداب گوژ پشت شدن بدانکه این باب هم لازم ست و در قرآن شریف

نیامده است باب هفتم بروزن افعوّال چون الاجلواذ شتافتن شتر تصریفه

۳۶

قوله الابلقاق ... سوال ...
قوله الادهیمام سخت سیاه شدن در کتب معتبره لغت ...
سوال ...

اجلوّذ یجلوّذ اجلوّاذا فهو مجلوّذ الامر منه اجلوّذ والنهی عنه

لا تجلوّذ الاخروّاط چوب تراشیدن الاعلوّاط قلاده در گردن شتر

بستن یقال اعلوّط البعیر اذا تعلق بعنقه قلادة بدانکه این باب

هم لازم ست و در قرآن شریف نیامده باب هشتم بروزن افّاعل چون الاثّاقل

گران بار شدن خود را گرانبار ساختن تصریفه اثّاقل یثّاقل اثّاقلا

فهو مثّاقل الامر منه اثّاقل والنهی عنه لا تثّاقل الادّارك

در رسیدن و در رسانیدن الاسّاقط میوه از درخت افگندن الاشّابه هم شکل

شدن الاصّالح با یکدیگر آشتی کردن باب نهم بروزن افّعّل چون الاطّهّر

پاک شدن تصریفه اطّهّر یطّهّر اطّهّرا فهو مطّهّر الامر منه

اطّهّر والنهی عنه لا تطّهّر الازّمّل جامه بر سر کشیدن الاضّرّع

زاری کردن الاجّنّب دور شدن الاذّکّر پند پذیرفتن و یاد کردن

بدانکه اصل باب اِفّاعُل و اِفّعُّل تَفاعُل و تَفَعُّل بوده تارا ساکن

کرده بفا بدل کردند و فا را در فا ادغام نمودند از جهت مجانست مخرج پس همزهٔ

وصل مکسور در اول او در آوردند تا ابتدا بسکون لازم نیاید اِفّاعُل و اِفّعُّل

شد اما آنکه در والف وصل در نیاید ازین پنج بابست باب اول بر وزن اِفعال چون

الاِکرامُ گرامی کردن تصریفه اَکرَمَ یُکرِمُ اِکراماً فهو مُکرِمٌ و اُکرِمَ یُکرَمُ

اِکراماً فهو مُکرَمٌ الامر منه اَکرِمْ والنهی عنه لا تُکرِمْ الاِسلامُ

مسلمان شدن و گردن نهادن بطاعت الاِذهابُ بردن الاِعلانُ

آشکارا کردن الاِکمالُ تمام کردن بدانکه همزهٔ امر حاضر این باب وصلی نیست

بلکه همزهٔ قطعی ست که حذف کرده شده است از مضارع او یعنی تُکرِمُ که در اصل

تُأکرِمُ بوده است زبرای موافقت اُکرِمُ که در اصل اُأکرِمُ بوده است همزهٔ ثانی

از جهت اجتماع همزتین افتاد اُکرِمُ شد باب دوم بر وزن تفعیل چون

۳۸

اَلتَّصْرِیْفُ گردانیدن تصریفه صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفًا فَهُوَ مُصَرِّفٌ

است ۱۲ وآن تکرار عین بزیادت یکحرف

وَصُرِّفَ یُصَرَّفُ تَصْرِیْفًا فَهُوَ مُصَرَّفٌ الامر منه صَرِّفْ والنهی

عنه لَاتُصَرِّفْ اَلتَّکْذِیْبُ وَالْکِذَّابُ کسی را دروغ زن داشتن

اَلتَّقْدِیْمُ پیش شدن و پیش کردن اَلتَّمْکِیْنُ جای دادن اَلتَّعْظِیْمُ بزرگ داشتن

اَلتَّعْجِیْلُ شتابی کردن بابِ سوم بروزن تَفَعُّلٌ چون اَلتَّقَبُّلُ پذیرفتن تصریفه

تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا فهو مُتَقَبِّلٌ وتُقُبِّلَ یُتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا

فهو مُتَقَبَّلٌ الامر منه تَقَبَّلْ والنهی عنه لَاتَتَقَبَّلْ اَلتَّفَکُّهُ

بیک تا ۱۲

میوه خوردن اَلتَّلَبُّثُ درنگ کردن اَلتَّعَجُّلُ شتافتن اَلتَّبَسُّمُ دندان

والتملث ایضا ۱۲

سفید کردن بدانکه در باب تَفَعُّلٌ وتَفَاعُلٌ وتَفَعْلُلٌ هر جا که دو تا در اول کلمه بهم آیند

روا باشد که یک تا را حذف کنند بابِ چهارم بروزن مُفَاعَلَةٌ چون اَلْمُقَاتَلَةُ

وَالْقِتَالُ با یکدیگر کارزار کردن تصریفه قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً وَقِتَالًا

آپس میں ٹوٹنا جھگڑنا ۱۲ امن قنوجی عم فیضه

بزیادت الف میان فاء وعین ۱۲

فهو مُقَاتِلٌ و قُوتِلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً وَقِتَالًا فهو مُقَاتَلٌ

الامر منه قَاتِلْ والنهی عنه لَا تُقَاتِلْ الْمُعَاقَبَةُ وَالْعِقَابُ با

یکدیگر عذاب گرفتن الْمُخَادَعَةُ وَالْخِدَاعُ فریفتن الْمُلَازَمَةُ وَاللِّزَامُ

باهم لازم گرفتن الْمُبَارَكَةُ برکت گرفتن بخدای عزوجل یا بکسی یا بچیزی

باب پنجم بر وزن تَفَاعُلٌ چون اَلتَّقَابُلُ بایکدیگر روبرو شدن تصریفه

تَقَابَلَ يَتَقَابَلُ تَقَابُلًا فهو مُتَقَابِلٌ و تُقُوبِلَ يُتَقَابَلُ

تَقَابُلًا فهو مُتَقَابَلٌ الامر منه تَقَابَلْ والنهی عنه لَا تَقَابَلْ

اَلتَّخَافُتُ بایکدیگر سخن پنهان گفتن اَلتَّعَارُفُ بایکدیگر شناختن اَلتَّفَاخُرُ

بایکدیگر فخر کردن اما رباعی نیز بر دو گونه است یکی مجرد که دو حرف زائد نباشد

دوم منشعب که دو حرف زائد هم باشد اما آنکه دو حرف زائد نباشد آنرا

یک باب است و این باب لازم و متعدی نیز آمده است باب اول وزن فَعْلَلَة

آشکارا کردند ۱۲ جمعیست که منافقان کفر پنهان داشتند و ایمان ظاهر کردند ... قوله منشعب یعنی از نسخ منشعب که لفظ منشعب بلفظ ظاهر است سهو قلم ناسخ است چرا که زیادت تاوجهی ندارد ۱۲ قوله آنرا یک باب است سوال برای رباعی مجرد چه بودن یک باب چیست جواب در رباعی مجرد به سبب کثرت حروف که موجب ثقل است فتحات را که اخف حرکات است اختیار کردند لیکن چون توالی اربع حرکات در کلام ایشان به سبب ثقل ممنوع است ...

چون البَعْثَرَة برانگیختن تصریفه بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً فهو مُبَعْثِرٌ

وبُعْثِرَ یُبَعْثَرُ بَعْثَرَةً فهو مُبَعْثَرٌ الامر منه بَعْثِرْ والنهی عنه

لا تُبَعْثِرْ الدَّحْرَجَة بسیار گردانیدن العَسْکَرَة لشکر ساختن القَنْطَرَة

پل بستن الزَّعْفَرَة رنگ کردن بزعفران اما رباعی منشعب که در وی حرف زائد باشد

آن نیز بر دو گونه است یکی آنکه در وی همزهٔ وصل نباشد و دیگر آنکه در وی همزهٔ وصل

باشد اما آنکه در وی همزهٔ وصل نباشد نیز یک باب است و این باب لازم است در قرآن شریف

نیامده است باب اول بروزن تَفَعْلُل چون التَّسَرْبُل پیراهن پوشیدن تصریفه

تَسَرْبَلَ یَتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلاً فهو مُتَسَرْبِلٌ الامر منه تَسَرْبَلْ والنهی عنه

لا تَتَسَرْبَلْ التَّبَرْقُع برقع پوشیدن التَّمَغْفُر مقهور شدن التَّزَنْدُق

زندیق شدن التَّبَخْتُر بناز خرامیدن اما آنکه در وی همزهٔ وصل در آید آنرا

دو باب است و آن هر دو باب لازم است باب اول بروزن اِفْعِنْلال

چون الابرنشاق شاد شدن تصریفه ابرنشق یبرنشق

ابرنشاقا فهو مبرنشق الامر منه ابرنشق والنهی عنه

لا تبرنشق الاحرنجام جمع شدن الابلنداح فراخ شدن

بجای مهمله ۱۲

جایگاه الاسلنطاح برقفا خفتن الاعرنکاس سیاه شدن موی

و برو افتادن — دراز شدن

بدانکه این باب در قرآن شریف نیامده است باب دوم

بروزن افعلال چون الاقشعرار موی بر تن خاستن تصریفه

اقشعر یقشعر اقشعرارا فهو مقشعر الامر منه اقشعر

اقشعر اقشعر والنهی عنه لا تقشعر لا تقشعر لا تقشعر

الاقمطرار سخت شدن الاشفترار پراگنده شدن الازمهرار

سرخ شدن چشم الاسمهرار سخت شدن خار الاشمخرار بلند شدن بدانکه

دراز شدن ۱۲ قاموس

این باب در قرآن شریف آمده است کما قال الله تعالی تقشعر

مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ اما ثلاثی منشعب کہ ملحق برباعی ست نیز

بر دو گونہ است یکی آنکہ ملحق برباعی مجرد باشد و دوم آنکہ ملحق برباعی مجرد نباشد

اما آنکہ ملحق برباعی مجرد باشد آنرا ہفت باب ست باب اول بر وزن فَعْلَلَةٌ

بتکرار اللام چون اَلْجَلْبَبَةُ چادر پوشیدن تصریفہ جَلْبَبَ

یُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً فهو مُجَلْبِبٌ وجُلْبِبَ یُجَلْبَبُ جَلْبَبَةً

فهو مُجَلْبَبٌ الامر منه جَلْبِبْ والنهی عنه لَا تُجَلْبِبْ

اَلشَّمْلَلَةُ شتافتن وَلَیْسَ هٰذَا الْبَابُ فِی الْقُرْاٰنِ

(یعنی) ونیست این باب در قرآن مجید ۱۲

باب دوم بروزن فَعْنَلَةٌ بزیادۃ النون بین العین واللام چون

اَلْقَلْنَسَةُ کلاه پوشیدن تصریفه قَلْنَسَ یُقَلْنِسُ قَلْنَسَةً

یعنی ٹوپی ہندی در ۱۲

فهو مُقَلْنِسٌ وقُلْنِسَ یُقَلْنَسُ قَلْنَسَةً فهو مُقَلْنَسٌ الامر

منه قَلْنِسْ والنهی عنه لا تُقَلْنِسْ وَلَیْسَ فِی الْقُرْاٰنِ

(یعنی) و نیست (این باب) در قرآن مجید ۱۲

باب سوم بروزن فَوْعَلَةٌ بزیادة الواو بین الفاء والعین چون

اَلْجَوْرَبَةُ پاتابه پوشیدن تصریفه جَوْرَبَ یُجَوْرِبُ جَوْرَبَةً

در تاج گفته الجوربة جوراب پوشانیدن ۱۲

فهو مُجَوْرِبٌ وجُوْرِبَ یُجَوْرَبُ جَوْرَبَةً فهو مُجَوْرَبٌ

الامر منه جَوْرِبْ والنهی عنه لاتُجَوْرِبْ اَلْحَوْقَلَةُ

سخت پیر شدن ولیس فی القرآن باب چهارم بروزن فَعْوَلَةٌ

بزیادة الواو بین العین واللام چون اَلسَّرْوَلَةُ ازار پوشیدن

تصریفه سَرْوَلَ یُسَرْوِلُ سَرْوَلَةً فهو مُسَرْوِلٌ وسُرْوِلَ

یُسَرْوَلُ سَرْوَلَةً فهو مُسَرْوَلٌ الامر منه سَرْوِلْ والنهی عنه

لاتُسَرْوِلْ اَلْجَهْوَرَةُ آواز بلند کردن ولیس فی القرآن

باب پنجم بروزن فَیْعَلَةٌ بزیادة الیاء بین الفاء والعین چون

اَلْخَیْعَلَةُ پیراهن بی آستین پوشیدن تصریفه خَیْعَلَ یُخَیْعِلُ

خَیْعَلَةً فَهُوَ مُخَیْعِلٌ وَخُوْعِلَ یُخَیْعَلُ خَیْعَلَةً فَهُوَ مُخَیْعَلٌ

الامر منه خَیْعِلْ والنهی عنه لاتُخَیْعِلْ اَلْهَیْمَنَةُ گواه شدن

یُقَالُ اِنَّ الْهَاءَ فِیْهِ مُبْدَلَةٌ مِنَ الْهَمْزَةِ اَلصَّیْطَرَةُ برگماشته شدن

وجاء فی القران کما قال الله تعالی لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ بدانکه

خُوْعِلَ در اصل خُیْعِلَ بود از جهت ضمه ما قبل یا واو گشت خُوْعِلَ شد

باب ششم بروزن فَعْیَلَةٌ بزیادة اللام بین العین واللام چون

اَلشَّرْیَفَةُ افزونی برگهای کشت بریدن تصریفه شَرْیَفَ یُشَرْیِفُ

شَرْیَفَةً فَهُوَ مُشَرْیِفٌ وَشُرْیِفَ یُشَرْیَفُ شَرْیَفَةً فَهُوَ مُشَرْیَفٌ

الامر منه شَرْیِفْ والنهی عنه لاتُشَرْیِفْ اَلْجَزْیَلَةُ

وراندودن ولیس فی القران باب هفتم بروزن فَعْلَاةٌ

بزیادة الالف المبدلة من الیاء بعد اللام چون اَلْقَلْسَاةُ

کلاه پوشیدن اصله قَلسیَةٌ فَانقلبتِ الیاءُ اَلِفًا لِتحرُّکِها
وَانفتاحِ ما قبلَها تصریفہ قَلسیٰ یُقَلسِی قَلسَاةً
فَهُوَ مُقَلسٍ وقُلسِیَ یُقَلسیٰ قَلسَاةً فَهُوَ مُقَلسًی
الامر منه قَلسِ والنهی عنه لَاتُقَلسِ الجُبَّةَ اَفگندن
ولَیسَ فِی القُرآنِ یُقَلسِیُ در اصل یُقَلسِیُ بود ضمه بر یا
دشوار داشته ساکن کردند یُقَلسِی شد مُقَلسٌ در اصل
مُقَلسِیٌ بود ضمه بر یا دشوار داشته ساکن کردند التقای ساکنین شد میان
یا و تنوین یا افتاد مُقَلسٍ شد و قُلسِیَ بر اصل خود ست یُقَلسیٰ در اصل
یُقَلسِیُ بود یا متحرک ما قبلش مفتوح یا الف گشت یُقَلسیٰ شد مُقَلسًی
در اصل مُقَلسِیٌ بود یا را از جهت فتحه ما قبل بالف بدل کردند التقای ساکنین
شد میان الف و تنوین الف افتاد مُقَلسًی شد قَلسِ در اصل قَلسِی بود یا

بعلامت جزمی افتاد قَلْسِ شد لَاتُقَلْسِ در اصل لَاتُقَلْسِیْ بوده است

اینجا نیز بعلت جزمی افتاد لَاتُقَلْسِ شد اما آنکه ملحق برباعی منشعب باشد آن

نیز بر دو گونه است یکی آنکه ملحق به تَدَحْرَجَ باشد دوم آنکه ملحق به اِحْرَنْجَمَ

باشد اما آنکه ملحق به تَدَحْرَجَ باشد آن هشت باب است باب اول بر وزن

تَفَعْلُلٌ بزيادة التاء قبل الفاء وتكرار اللام چون اَلتَّجَلْبُبُ چادر پوشیدن

تصریفه تَجَلْبَبَ يَتَجَلْبَبُ تَجَلْبُبًا فهو مُتَجَلْبِبٌ الامر منه

تَجَلْبَبْ والنهی عنه لَاتَتَجَلْبَبْ اَلتَّغَبُّرُ گرد آلوده شدن ولیس

فی القرآن باب دوم بر وزن تَفَعْنُلٌ بزيادة التاء قبل الفاء والنون

بين العين واللام چون اَلتَّقَلْنُسُ کلاه پوشیدن تصریفه تَقَلْنَسَ

يَتَقَلْنَسُ تَقَلْنُسًا فهو مُتَقَلْنِسٌ الامر منه تَقَلْنَسْ والنهی عنه

لَاتَتَقَلْنَسْ ولیس فی القرآن باب سوم بر وزن تَمَفْعُلٌ

بزیادة التاء والمیم قبل الفاء چون اَلتَّمَسْکُنُ حالت خواری پیدا کردن

تصریفه تَمَسْکَنَ یَتَمَسْکَنُ تَمَسْکُنًا فهو مُتَمَسْکِنٌ الامر منه تَمَسْکَنْ

والنهی عنه لَا تَتَمَسْکَنْ اَلتَّمَنْدُلُ مسح کردن دست بمندیل یقال تَمَنْدَلَ

الرَّجُلُ اِذَا مَسَحَ بِیَدِهٖ الْمِنْدِیْلَ اِعْلَمْ اَنَّ هٰذَا الْبَابَ شَاذٌّ بَلْ

مِنْ قَبِیْلِ الْغَلَطِ عَلٰی تَوَهُّمِ الْمِیْمِ اَصْلًا باب جحام بر وزن

تَفَعْلُةٌ بزیادة التاء قبل الفاء وبعد اللام چون اَلتَّعَفْرُتُ

عفریت شدن یقال تَعَفْرَتَ الرَّجُلُ اِذَا صَارَ عِفْرِیْتًا اَیْ خَبِیْثًا

تصریفه تَعَفْرَتَ یَتَعَفْرَتُ تَعَفْرُتًا فهو مُتَعَفْرِتٌ الامر منه تَعَفْرَتْ

والنهی عنه لَا تَتَعَفْرَتْ اِعْلَمْ اَنَّ هٰذَا الْمِثَالَ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ فِی الْقُرْاٰنِ

بدانکه تحقیق این مثال نادر است ونیست در قرآن مجید ۱۲

باب بخجم بر وزن تَفَوْعُلٌ بزیادة التاء قبل الفاء والواو بین الفاء و

العین چون اَلتَّجَوْرُبُ پاتابه پوشیدن تصریفه تَجَوْرَبَ یَتَجَوْرَبُ

تجورباً فهو متجورب الامر منه تجورب والنهی عنه لا تتجورب
التکوثر بسیار شدن ولیس فی القرآن باب ششم بروزن تفعول
بزیادة التاء قبل الفاء والواو بین العین واللام چون التسرول
ازار پوشیدن تصریفه تسرول یتسرول تسرولاً فهو متسرول
الامر منه تسرول والنهی عنه لا تتسرول التدهود گذشتن
شب ولیس فی القرآن باب هفتم بروزن تفیعل بزیادة التاء قبل
الفاء والیاء بین الفاء والعین چون التخیعل پیراهن بی آستین پوشیدن
تصریفه تخیعل یتخیعل تخیعلاً فهو متخیعل الامر منه
تخیعل والنهی عنه لا تتخیعل التعیهر بیابان شدن التشیطن
نافرمانی کردن بدانکه این باب در قرآن شریف نیامده است باب هشتم بروزن
تفعلی بزیادة التاء قبل الفاء والیاء بعد اللام که در اصل تفعلی

بوده است ضمه لام را بکسره بدل کردند برای موافقت یا پس ضمه بر یا دشوار

داشته ساکن کردند التقای ساکنین شد میان یا و تنوین یا افتاد و تفعلی

شد چون اَلتَّقَلْسِیُ کلاه پوشیدن تصریفه تَقَلْسیٰ یَتَقَلْسیٰ

تَقَلْسِیًا فهو مُتَقَلْسٍ الامر منه تَقَلْسَ والنهی عنه

لَا تَتَقَلْسَ وَلَيْسَ فِی الْقُرْاٰنِ بدانکه زیادت تا در اول این ابواب

برای الحاق نیست بلکه برای معنی مطاوعت ست چنانکه در تفعلل بود

زیرا که الحاق بزیادت حروف در اول کلمه نیامده است اما آنکه ملحق به

اِحْرَنْجَمَ باشد دو بابست و این هر دو باب در قرآن شریف نیامده اند

باب اول بر وزن اِفْعِنْلَالٌ بزیادة همزة الوصل قبل الفاء و

النون بعد العین و تکرار اللام چون الاِقْعِنْسَاس سخت واپس شدن

تصریفه اِقْعَنْسَسَ يَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاسًا فهو مُقْعَنْسِسٌ

الامر منه اِقعَنسِس والنهی عنه لا تَقعَنسِس الاعرنکاك

سیاه شدن موی باب دوم بر وزن اِفعِنلاء بزیادة همزة الوصل قبل

الفاء والنون بین العین واللام والیاء بعد اللام چون الاِسلِنقاء

ستان باز خفتن بدانکه اِسلِنقاء در اصل اِسلِنقای بوده است

یا بعد الف افتاد پس همزه گشت اِسلِنقاء شد تصریفه اِسلَنقی

یَسلَنقِی اِسلِنقاءً فهو مُسلَنقٍ الامر منه اِسلَنقِ والنهی عنه

لا تَسلَنقِ الاِسرِندَاء غلبه چون خواب بر مردم بدان الحقك الله تعالی

بالصّالحین که الحاق در لغت بمعنی در رسیدن و در رسانیدن است و در

اصطلاح اهل صرف آنست که در کلمه حرفی زیاده کنند تا آن کلمه بر وزن

کلمه دیگر شود از برای آنکه معامله که با ملحق به کرده شود با ملحق نیز کرده آید

شرط الحاق آنست که مصدر ملحق با مصدر ملحق به موافق باشد نه مخالف

تمام شد شعب

51

ستان باز خفتن

بر پشت خفتن است و قاموس را

اسلنقاء بستان باز خفتن

الحاق و از ینجاست که جلبب را ملحق بدحرج گویند که مصدرش جلببة موافق دحرجة است و

منشعب منظوم

بعد حمد خدا و نعت رسول ❊ گوش کن از من ظلوم جهول

فعل زان رو که از حروف اصول ❊ شد مرکب دو نوع شد منقول

موجبش می کنم بنظم بیان ❊ یک ثلاثی دگر رباعی دان

هر یکی این دو قسم را ای یار ❊ چون مجرد مزید فیه شمار

پس ثلاثی مجردست دو قسم ❊ مطّرد شاذ دان تو آن را اسم

مطرد شد به پنج باب علم ❊ نصر و ضرب و سمع و فتح و کرم

شاذ را نیست زائد از سه باب ❊ حسب و فضل ست کاد هم دریاب

پس ثلاثی مزید را شانیست ❊ بار رباعی ست ملحق و یا نیست

غیر ملحق تو اوّلاً بنگر ❊ همزهٔ وصل آیدش برسر

یا نیاید تو بعد ازین دریاب ❊ کان در آید از و بود نه باب

اجتناب ست و دیگر استنصار ❊ انفطار احمرار و احمیرار

باز اخشوشن ست و افعوّال ❊ هشتم اثاقل ای جوان در حال

نهم اطّاهر آمد آن بی فصل ❊ وانکه ناید بروز همزهٔ وصل

پنج بابست اولین اکرام ❊ باز تکریم پس تقبل نام

چارمین را مقاتله بشمار ❊ پنجمین شد تقاتل از بردار

پس رباعی مجرد از زائد ❊ غیر یک باب بعثره ناید

بر دو گونه مزید فیه بدان ❊ یک مع حرف وصل یک بی آن

لیک آن قسم اوّلین ای یار ❊ باب احرنجم ست و اقشعرار

دومین قسم را تو ای دلبر ❊ غیر باب تدحرج مشمر

صفوة الصفا

آصف بیگ فیضی

پنجم جولائی سنہ ۱۹۰۸ء

سنیچر	امتحان	فارسی و آمدنامہ
اتوار	قرآن شریف	
پیر	فارسی	آمدنامہ
منگل	فارسی	آمدنامہ
بدھ	فارسی	آمدنامہ
جمعرات	اردو	لکھنا
جمعہ	~~قرآن شریف~~	چھٹی

صفوة المصادر

من تصنیف جناب محمد مصطفے خان ولد حاجی محمد روشن خان صاحب

باہتمام

متوقع اجر عظیم قاضی عبد الکریم بن قاضی نور محمد صاحب مرحوم پلبندری

در مطبع نامی گرامی کریمی واقع بمبئی طبع شد

دفعہ دویم

تعداد ۲۰۰۰

۴۸۶

بر هر معلم لازم است که اول
صرف کبیر تمامی مصادر لازم ومتعدی
حسب ترتیب مرقوم متعلم را بر زبان محفوظ کناند بعده صیغهای مشتقه را
بلحوق ضمایر مختلفه فرادی فرادی غیر مرتب نموده از وی پرسد تا چند روز
قوت تعریف صیغها واستعداد استخراج مشتقات بهم سازد وشبدیز ملکه خواندن عبارات در جولانگاه مهارت

بسم الله الرحمن الرحیم

سُبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا ط انک انت العلیم الحکیم ۵ بعد حمد
ایزد غفار وصلوٰة وسلام بر سید ابرار وآل اطهار واصحاب اخیار میگوید امیدوار مغفرت
ایزد منان محمد مصطفےٰ خان خلف حاجی محمد روشن خان اذاقهما الله حلاوة
کمال الایمان که چون خواندن کتب فارسیه وحصول استعداد ترجمه عبارات وخطوط نویسی
موقوف بر دانستن معانی مصادر وقوت اشتقاق صیغها بود لهذا چند مصادر مشهوره
معه معانی متعارفه وصرف صغیر ضروری هر یک بترتیب حروف هجی بطرز مرغوب در
جداول خوش اسلوب جمع نموده صفوة المصادر نام نهادم وصرف کبیر یک مصدر
لازم ودیگری متعدی هم بطریق نمونه بیان کردم تا طفلان را آسانی تمام بسوی استخراج
معانی واشتقاق صیغها رهبر شود ویادگاری بدست روزگار ازین خاکسار ماند والله
المستعان وعلیه التکلان ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم ط

است اعتماد وبیت بازماندن از گناه و قوت ارتفاع
وحذایست مددطلب کرده شد فرود
التقا نموده شد ۱۲ سنه ۲ ـ
مختصر بسبب دو جا زتن زمصادر مشهوره
وجه تسمیه این نام سنت کردیدن
ثلاثه صادر اجتماف باشند پنج و
ایمان ۱۲ سه صفوت پنج کلمات
هر دو واحد او بزرگ تعالی هیزی کمال
دانا صاحب حکمت ۱۲ سه پنجاند
نیست بار الٰہا که پچه توآموختی بما بر آینه توئی
بیاکی یاد علیم از ایج دانش

باب الالف

مصدر لازم	آمدن (آنا)	صرف کبیر	حاصل مصدر	آمد

اسمای مشتقات	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ماضی مطلق	آمد	آمدند	آمدی	آمدید	آمدم	آمدیم
ماضی قریب	آمده است	آمده اند	آمده	آمده اید	آمده ام	آمده ایم
ماضی بعید	آمده بود	آمده بودند	آمده بودی	آمده بودید	آمده بودم	آمده بودیم
ماضی ناتمام	می آمد	می آمدند	می آمدی	می آمدید	می آمدم	می آمدیم
ماضی احتمالی	آمده باشد	آمده باشند	آمده باشی	آمده باشید	آمده باشم	آمده باشیم
ماضی تمنائی	آمدے	آمدندے	•		آمدمے	
مضارع	آید	آیند	آئی	آئید	آیم	آئیم
حال	می آید	می آیند	می آئی	می آئید	می آیم	می آئیم
مستقبل	خواہد آمد	خواہند آمد	خواہی آمد	خواہید آمد	خواہم آمد	خواہیم آمد
امر	بیاید	بیایند	بیا	بیائید	بیایم	بیائیم
نہی	نیاید	نیایند	میا	میائید	نیایم	نیائیم
اسم فاعل	آینده	آیندگان				

ف۳ ماضی مطلق آنست کہ بر زمان گذشتہ بلاقید قریب و بعید وغیره تعلق دارد و بنای ... ماضی آید مانند آمد از آمدن ۱۲

ف۴ ماضی قریب آنست کہ دلالت کند بر زمان ماضی کہ نزدیک زمان حال است و علامت آن لحوق ہاست باضمائر در آخر ماضی مطلق ۱۲

ف۵ ماضی بعید آنست کہ دلالت کند بر زمان ماضی کہ دور از زمان حال بودم

۲۰ و علامت آن لحوق بود ہست باضمائر مختلف در آخر ماضی مطلق ۱۲ ف۵ ماضی ناتمام آنست کہ دلالت کند بر فعل ماضی ناتمام و علامت آن دخول لفظ
۲۰ دخول لفظ می باشد در اول فعل مضارع ۱۲ ف۱۱ مستقبل فعلے باشد کہ بزمان آینده تعلق دارد و علامت آن دخول لفظ خواہد باضمائر مختلف در اول

مصدر متعدی[1]	آوردن (لانا)	صرف کبیر	حاصل مصدر	آورد		
اسمائے مشتقات	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ماضی مطلق معروف	آورد	آوردند	آوردی	آوردید	آوردم	آوردیم
ماضی مطلق مجہول	آوردہ شد	آوردہ شدند	آوردہ شدی	آوردہ شدید	آوردہ شدم	آوردہ شدیم
ماضی قریب معروف	آوردہ است	آوردہ اند	آوردۂ	آوردہ اید	آوردہ ام	آوردہ ایم
ماضی قریب مجہول	آوردہ شدہ است	آوردہ شدہ اند	آوردہ شدۂ	آوردہ شدہ اید	آوردہ شدہ ام	آوردہ شدہ ایم
ماضی بعید معروف	آوردہ بود	آوردہ بودند	آوردہ بودی	آوردہ بودید	آوردہ بودم	آوردہ بودیم
ماضی بعید مجہول	آوردہ شدہ بود	آوردہ شدہ بودند	آوردہ شدہ بودے	آوردہ شدہ بودید	آوردہ شدہ بودم	آوردہ شدہ بودیم
ماضی ناتمام معروف	می آورد	می آوردند	می آوردی	می آوردید	می آوردم	می آوردیم
ماضی ناتمام مجہول	آوردہ میشد	آوردہ میشدند	آوردہ میشدے	آوردہ میشدید	آوردہ میشدم	آوردہ میشدیم
ماضی احتمالی معروف	آوردہ باشد	آوردہ باشند	آوردہ باشے	آوردہ باشید	آوردہ باشم	آوردہ باشیم
ماضی احتمالی مجہول	آوردہ شدہ باشد	آوردہ شدہ باشند	آوردہ شدہ باشے	آوردہ شدہ باشید	آوردہ شدہ باشم	آوردہ شدہ باشیم
ماضی تمنائی معروف	آوردے	آوردندی	۰	۰	آوردمی	۰
ماضی تمنائی مجہول	آوردہ شدے	آوردہ شدندے	۰	۰	آوردہ شدمی	۰

[1] مصدر متعدی مصدریست کہ [illegible] فاعل و مفعول [illegible] مفعول [illegible] مشتقات معروف و مجہول [illegible] مفعول [illegible]

اسمائی مشتقات	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مضارع معروف	آورد	آورند	آوری	آورید	آورم	آوریم
مضارع مجهول	آورده شود	آورده شوند	آورده شوی	آورده شوید	آورده شوم	آورده شویم
حال معروف	می آورد	می آورند	می آوری	می آورید	می آورم	می آوریم
حال مجهول	آورده میشود	آورده میشوند	آورده میشوی	آورده میشوید	آورده میشوم	آورده میشویم
مستقبل معروف	خواهد آورد	خواهند آورد	خواهی آورد	خواهید آورد	خواهم آورد	خواهیم آورد
مستقبل مجهول	آورده خواهد شد	آورده خواهند شد	آورده خواهی شد	آورده خواهید شد	آورده خواهم شد	آورده خواهیم شد
امر معروف	بیارد	بیارند	بیار	بیارید	بیارم	بیاریم
امر مجهول	بیاورده شود	بیاورده شوند	بیاورده شو	بیاورده شوید	بیاورده شوم	بیاورده شویم
نهی معروف	نیارد	نیارند	میار	میارید	نیارم	نیاریم
نهی مجهول	نیاورده شود	نیاورده شوند	میاورده شو	میاورده شوید	نیاورده شوم	نیاورده شویم
اسم فاعل	آورنده زور آور	آورندگان آورنده ها	اسم مفعول		آورده	آوردگان آورده ها

تنبیه صیغهای نفی را بر اثبات قیاس باید کرد که برای نفی فقط حرف نون در اول صیغهای اثبات در می زند

صرف صغیر

[illegible]

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	ظرف زمان	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
آختن	تلوار کھینچنا			آخت					آختہ
آراستن	سنوارنا	آرایش		آراست	می آراید	بیارای	آرایندہ	جہان آرائے	آراستہ
آرامیدن	آرام کرنا آرام دینا	آرام آرامش رامش		آرامید	می آرامد	بیارام	آرامندہ	دل آرام	آرامیدہ
آرمیدن	آرام کرنا			آرمید					آرمیدہ
آروغیدن	ڈکار لینا	آروغ		آروغید	می آروغد	بیاروغ	آروغندہ		
آزردن	ستانا آزردہ ہونا	آزردگی آزار		آزرد	می آزارد	بیازار	آزارندہ	دل آزار	آزردہ
آزمودن	آزمانا	آزمایش		آزمود	می آزماید	بیازمائی	آزمایندہ	کار آزما	آزمودہ
آسودن	آرام کرنا آسودہ ہونا	آسایش آسودگی		آسود	می آساید	بیاسائے	آسایندہ		آسودہ
آشامیدن	پینا	آشام		آشامید	می آشامد	بیاشام	آشامندہ	درد آشام	آشامیدہ
آشفتن	پریشان کرنا پریشان ہونا	آشوب		آشفت	می آشوبد	بیاشوب	آشوبندہ	شہر آشوب	آشفتہ
آغازیدن	شروع کرنا	آغاز		آغازید	می آغازد	بیاغاز	آغازندہ		آغازیدہ
آغشتن	آلودہ ہونا			آغشت					آغشتہ
آفریدن	پیدا کرنا	آفرینش		آفرید	می آفریند	بیافرین	آفرینندہ	جہان آفرین	آفریدہ
آگاہیدن	خبردار ہونا جتانا	آگاہی		آگاہید	می آگاہد	بیاگاہ		خدا آگاہ	
آگندن	بھرنا			آگند		آگن[1]			آگندہ قنز آگندہ
آلائیدن	آلودہ ہونا آلودہ کرنا	آلایش		آلائید	می آلاید	بیالائی	آلایندہ		آلائیدہ
آلودن	آلودہ ہونا	آلودگی		آلود					آلودہ

[1] سعدی رحمہ فرماید کسیکہ لطف کند با تو خاک پایش باش * وگر خلاف کند در دو چشم آگن خاک ۱۲

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	طریق تعدیہ	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
آماسیدن	سوجنا	آماس		آماسید	می آماسد		آماسنده		آماسیده
آمرزیدن	بخشنا	آمرزش	آمرزانیدن	آمرزید	می آمرزد	بیامرز	آمرزنده	آمرزگار	آمرزیده
آموختن	سیکھنا سکھانا	آموزش		آموخت	می آموزد	بیاموز	آموزنده	ادب آموز آموزگار	آموخته دست آموز[۱]
آمودن	بھرنا سنوارنا			آمود					آموده
آمیختن	ملنا ملانا	آمیزش		آمیخت	می آمیزد	بیامیز	آمیزنده	مردم آمیز	آمیخته مصلحت آمیز
آویختن	لٹکنا لٹکانا	آویزش	آویزانیدن	آویخت	می آویزد	بیاویز	آویزنده	دل آویز	آویخته
آهیختن	لٹکانا تلوار کھینچنا			آهیخت[۲]					آهیخته
ارزیدن	قیمت پانا	ارزش		ارزید	می ارزد	بیرز	ارزنده	کم ارز	ارزیده
ایستادن استادن	کھڑا ہونا	استادگی		استاد	می ایستد	بایست			استاده
استردن	مونڈنا صاف کرنا			اُسترد			اُسترنده	اُستره	اُسترده
اوفتادن افتادن	گر پڑنا	افتادگی افتاد		افتاد	می افتد	بیفت		افتان	افتاده
افراختن	بلند کرنا			افراخت	می افرازد	بیفراز	افرازنده	سرافراز	افراخته
افراشتن	بلند کرنا			افراشت					افراشته
افروختن	روشن کرنا		افروزانیدن	افروخت	می افروزد	بیفروز	افروزنده	افروزان عالم افروز	افروخته
افزودن	بڑھنا بڑھانا	افزایش افزودگی		افزود	می افزاید	بیفزای	افزاینده	روز افزون نور افزا	افزوده
افسردن	ٹھٹھرنا			افسرد	می افسرد				افسرده
افشاندن	جھاڑنا پچھوڑنا	افشان		افشاند	می افشاند	بیفشان	افشاننده	غله افشان	افشانده

[۱] جلال الدین انوری فرماید ؎ شیر گردون پیش تیرت آئینه + سخره چون آهوی دست آموز باد ۱۲ [۲] سعدی فرماید ؎ چو عرش تیغ برآهیخت

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	طریق تعدیہ	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
افشردن	نچوڑنا	افشار	افشرانیدن	افشرد	می افشارد	بیفشار	افشارنده		افشرده دست افشار
افگندن	ڈالنا	افگندگی		افگند	می افگند	بیفگن	افگننده	شیرافگن	افگنده
انباردن	پاٹنا ڈھیر کرنا			انبارد	می انبارد	بینبار	انبارنده		انبارده
انبودن	ایک دوسرے پر چننا			انبود					انبوده
انپاشتن	پاٹنا ڈھیر کرنا			انپاشت					انپاشته
انجامیدن	تمام ہونا	انجام		انجامید	می انجامد		انجامنده		انجامیده
انداختن	ڈالنا پھینکنا	اندازه انداز		انداخت	می اندازد	بینداز	اندازنده	تیرانداز	انداخته
اندوختن	جمع کرنا		اندوزانیدن	اندوخت	می اندوزد	بیندوز	اندوزنده	غم اندوز	اندوخته
اندودن	لیپنا ملمع کرنا			اندود	می انداید	بیندائے	اندراینده	گل اندائے	اندوده
اندیشیدن	سوچنا	اندیشه		اندیشید	می اندیشد	بیندیش	اندیشنده	دوراندیش	اندیشیده
انگاردن	معلوم کرنا			انگارد	می انگارد	بینگار	انگارنده		انگارده
انگاشتن	معلوم کرنا			انگاشت					انگاشته
انگیختن	اوٹھانا	انگیز انگیزش	انگیزانیدن	انگیخت	می انگیزد	بینگیز	انگیزنده	فتنه انگیز	انگیخته

باب بائی موحده

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	طریق تعدیہ	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
باختن	ہارنا کھیلنا	بازی بازیچه		باخت بازید	می بازد	بباز	بازنده	قمارباز	باخته
باریدن۵	برسنا برسانا	بارش		بارید	می بارد	ببار	بارنده	باران اشکبار	باریده
بافتن	بننا	بافندگی		بافت	میبافد	بباف	بافنده	نورباف	بافته

۵ نظامی فرماید ۔ نبارد ہوا تا نہ گوئی ببار ۔ وزلف مشکبار وابر گہر بار ہمچو برینیفی است ۱۲ منه عفی عنه

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	مصدر متعدی	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل	اسم فاعل ترکیبی	اسم مفعول
بالیدن	زیادہ ہونا، جسم کا بڑھنا	بالیدگی، بالش		بالید	می بالد	ببال	بالندہ		بالیدہ
بایستن	ضروری ہونا، چاہئے ہونا			بایست	می باید				بایستہ
بخشودن	بخشنا	بخشایش		بخشود	می بخشاید	ببخشای	بخشایندہ		بخشودہ
بخشیدن	بخشنا	بخشش		بخشید	می بخشد	ببخش	بخشندہ	خطابخش	بخشیدہ
برآمدن	نکلنا، ابھرنا، حاصل ہونا	برآمد		برآمد	برمی آید	برآئی	برآیندہ		برآمدہ
برآوردن	باہر لانا			برآورد	برمی آورد	برآور	برآورندہ		برآوردہ
برداشتن	اوٹھانا			برداشت	برمیدارد	بردار	بردارندہ	غلط بردار	برداشتہ
بُردن	لیجانا			بُرد	می بُرد	ببَر	برندہ	نامہ بَر	بُردہ
برشتن	بھوننا		برپانیدن	برشت					برشتہ، نیم برشت
برگشتن	پھرنا	برگشتگی		برگشت	برمیگردد	برگرد			برگشتہ
بریدن	کاٹنا	بُرش		برید	می بُرّد	ببُرّ	بُرّندہ	کیسہ بر، بُرّان	بریدہ
بستن	باندھنا	بندوبست، بندش		بست	می بندد	ببند		شکستہ بند	بستہ
بودن	ہونا، رہنا	بود		بود	میباشد	بباش	باشندہ	خوش باش	بودہ
بوسیدن	بوسیدہ ہونا، چوسنا	بوسیدگی، بوسہ		بوسید	میبوسد	ببوس	بوسندہ	زمین بوس	بوسیدہ
بیختن	چھاننا		بیزانیدن	بیخت	می بیزد	ببیز	بیزندہ		بیختہ، پارچہ بیز
بوئیدن	سونگھنا، بودینا		بویانیدن	بوئید	می بوید	ببوی	بویندہ	بویا	بوئیدہ

من آسمان برآمد ۱۲ دم در اشکش بر اندر بر چون از خانہ برآمد

باب بائی فارسی

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	متعدی	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
پاریدن	پرواز کرنا			پارید					پاریده
پاشیدن	بکھرنا چھڑکنا			پاشید	بپاشد	بپاش	پاشنده	پاشان گہرپاش	پاشیده
پالودن	صاف کرنا	پالایش		پالود	می پالاید	بپالای	پالاینده		پالوده
پائیدن	ٹھیرنا	پایندگی		پائید	می پاید	بپائی	پاینده	دیرپائی	پائیده
پختن	پکانا	پزش	پزانیدن	پخت	می پزد	بپز	پزنده	نان پز	پخته
پذیرفتن	قبول کرنا	پذیرائی		پذیرفت	می پذیرد	بپذیر	پذیرنده	پذیرا پوزش پذیر	پذیرفته
پرداختن	[illegible]			پرداخت	می پردازد	بپرداز	پردازنده	چهره پرداز	پرداخته
پرستیدن	پوجنا	پرستش		پرستید	می پرستد	بپرست	پرستنده	پرستار بت پرست	پرستیده
پرسیدن	پوچھنا	پرسش		پرسید	می پرسد	بپرس	پرسنده	پرسان	پرسیده
پروردن	پالنا	پرورش	پروانیدن	پرورد	می پرورد	بپرور	پرورنده	پروردگار غریب پرور	پرورده دست پرور
پرهیزیدن	پرهیز کرنا	پرهیز	پرهیزانیدن	پرهیزید	می پرهیزد	بپرهیز	پرهیزنده		پرهیزیده
پریدن	اڑنا	پرواز	پرانیدن	پرید	می پرد	بپر	پرنده	پرّان	پریده
پُریدن	بھرنا			پُرید	می پُرد	بپُر			پُریده
پژمردن	کمھلانا			پژمُرد					پژمرده
پژوهیدن	فکر کرنا	پژوهش		پژوهید	می پژوهد	بپژوه	پژوهنده	حق پژوه	پژوهیده
پسندیدن	پسند کرنا	پسند		پسندید	می پسندد	بپسند	پسندنده	مشکل پسند	پسندیده
پنداشتن	معلوم کرنا	پندار		پنداشت	می پندارد	بپندار	پندارنده		پنداشته

۱ سعدی فرماید ہ چو حق بر تو پاشد تو بر خلق پاش ۱۲ ۲ سعدی فرماید ہ چون این کاخ دولت بپرداختم ۳ [illegible]

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	طریق متعدی	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
پوشیدن	پہننا چھپانا	پوشش	پوشانیدن	پوشید	می پوشد	بپوش	پوشندہ	خطاپوش	پوشیدہ
پوئیدن	دوڑنا	پویا پوئش	پویانیدن	پوئید	می پوید	بپوئی	پوئندہ	پویان	
پیچیدن	لپیٹنا پیٹنا	پیچش پیچ	پیچانیدن	پیچید	می پیچد	بپیچ	پیچندہ	پرپیچ پیچان	پیچیدہ
پیراستن	چھانٹنا	پیرایہ		پیراست	می پیراید	بپیرای	پیرایندہ	باغ پیرا	پیراستہ
پیمودن	ناپنا	پیمایش		پیمود	می پیماید	بپیمای	پیمایندہ	بادپیما	پیمودہ
پیوستن	ملانا ملنا	پیوند		پیوست	می پیوندد	بپیوند			پیوستہ
				باب تائی فوقانی					
تاختن ۱؎	دوڑنا دوڑانا	تازش ترکتاز		تاخت	می تازد	بتاز	تازندہ	یکہ تاز	تاختہ
تافتن	چمکنا بٹنا	تابش تاب		تافت	می تابد	بتاب	تابندہ	تابان عالمتاب	تافتہ
تپیدن	تڑپنا	تپش	تپانیدن	تپید	می تپد	بتپ	تپندہ	تپان	تپیدہ
تراشیدن	چھیلنا کاٹنا	تراش		تراشید	می تراشد	بتراش	تراشندہ	موتراش	تراشیدہ
تراویدن	ٹپکنا	تراوش		تراوید	می تراود		تراوندہ		تراویدہ
ترسیدن	ڈرنا	ترس	ترسانیدن	ترسید	می ترسد	بترس	ترسندہ	ترسان خداترس	ترسیدہ
ترکیدن ۲؎	شق ہونا			ترکید	می ترکد		ترکندہ		ترکیدہ
تفتن	گرم ہونا			تفت					تفتہ
تفسیدن	گرم ہونا			تفسید	می تفسد		تفسندہ	تفسان	تفسیدہ
تنیدن	تننا			تنید	می تند	بتن	تنندہ		تنیدہ

۱؎ در تاختن تا ہم آمدہ ۱۲ ۲؎ بجائی کاف تازی قاف قرشت ہم آمدہ ۱۲

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	مصدر متعدی	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل	اسم حالیہ	اسم مفعول
توانستن	سکتا	توانائی[1] توان		توانست	میتواند		توانندہ	توانا	
				باب جیم عربی					
جَستن	کودنا	جست	جہانیدن	جَست	می جہد	بجہ	جہندہ	جہان	جَستہ
جُستن	ڈھونڈھنا	جویائی جستجو	جویانیدن	جُست	میجوید	بجو	جویندہ	جویان	جُستہ
جنبیدن	ہلنا	جنبش	جنبانیدن	جنبید	می جنبد	بجنب	جنبندہ	جنبان	جنبیدہ
جوشیدن	اوبلنا	جوش جوشش	جوشانیدن	جوشید	میجوشد	بجوش	جوشندہ	جوشان	جوشیدہ
				باب جیم فارسی					
چربیدن	غالب ہونا			چربید	می چربد	بچرب	چربندہ		چربیدہ
چریدن	چرنا	چرا	چرانیدن	چرید	می چرد	بچر	چرندہ		چریدہ
چسپیدن	لپٹنا	چسپیدگی	چسپانیدن	چسپید	می چسپد	بچسپ	چسپندہ	چسپان دلچسپ	چسپیدہ
چشیدن	چکھنا	چاشنی	چشانیدن	چشید	می چشد	بچش	چشندہ	نمک چش	چشیدہ
چکیدن	ٹپکنا	چکش	چکانیدن	چکید	می چکد	بچک	چکندہ	خونچکان	چکیدہ
چمیدن[2]	لچکنا	چمش	چمانیدن	چمید	می چمد	بچم	چمندہ	چمان	چمیدہ
چیدن	چننا			چید	می چیند	بچین	چیندہ	خوشنہ چین	چیدہ
				باب خائی معجمہ					
خاریدن	کھجلانا	خارش		خارید	می خارد	بخار	خارندہ	پشت خار	خاریدہ
خاستن	اوٹھنا			خاست	می خیزد	بخیز	خیزندہ	سحر خیز	خاستہ

[1] صحیح بالضم و بالفتح غلط ۱۲ [2] سعدی فرماید [3] چو باد صبا در گلستان وزد * چمیدن درخت جوان را سزد ۱۲[3]

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	مصدر متعدی	ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
خاییدن	چبانا			خایید	میخاید	بخای	خاینده	ژاژخای	خاییده
خراشیدن	چھیلنا	خراش		خراشید	می خراشد	بخراش	خراشنده	سمع خراش	خراشیده
خرامیدن	لٹک کر چلنا	خرام		خرامید	میخرامد	بخرام	خرامنده	خوشخرام	خرامیده
خروشیدن	شور کرنا	خروش	خروشانیدن	خروشید	میخروشد	بخروش	خروشنده	خروشان	
خریدن	مول لینا	خریدگی		خرید	میخرد	بخر	خرنده	ارزان خر خریدار	خریده
خزیدن	گھسنا			خزید	میخزد	بخز	خزنده	خزان	خزیده
خستن ۵	زخمی ہونا زخمی کرنا	خستگی		خست					خسته
خفتن	سونا	خفت	خسپانیدن	خفت	می خسپد	بخفت بخسپ	خسپنده		خفته
خلیدن	چبھنا	خلش	خلانیدن	خلید	میخلد		خلنده		خلیده
خموشیدن	چپ رہنا	خاموشی	خموشانیدن	خموشید	می خموشد	بخموش	خموشنده	خاموش	خموشیده
خمیدن	ٹیڑھا ہونا	خمیدگی خم	خمانیدن	خمید	می خمد	بخم	خمنده		خمیده
خنبیدن	تالی بجانا			خنبید	می خنبد	بخنب	خنبنده		
خندیدن	ہنسنا	خنده	خندانیدن	خندید	میخندد	بخند	خندنده	خندان	خندیده
خوابیدن	سونا	خواب	خوابانیدن	خوابید	میخوابد	بخواب	خوابنده		خوابیده
خواستن	چاہنا	خواہش		خواست	میخواہد	بخواه	خواہنده	خیرخواه خواہان	خواسته
خواندن	پڑھنا بلانا			خواند	میخواند	بخوان	خواننده	قرآن خوان خوانان	خوانده
خوردن	کھانا	خورش	خورانیدن	خورد	میخورد	بخور	خورنده	خونخوار غمخوار	خورده

۵ آزرده کرنا۔ سعدی فرماید ؎ شہنشہ کہ بازارگان را بخست ۱۲ منہ

مصادر	معنی مصادر	حاصل مصدر	فعل متعدی	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
خوشیدن	سوکھنا			خوشید	می خوشد	بخوش	خوشندہ		خوشیدہ
خیسیدن	تر ہونا		خیسانیدن	خیسید	می خیسد	بخیس			خیسیدہ
			باب دال مہملہ						
دادن	دینا	داد دہش	دہانیدن	داد	میدہد	بدہ	دہندہ	نان دہ	دادہ
داشتن	رکھنا	داشت		داشت	میدارد	بدار	دارندہ	مالدار	داشتہ
دانستن	جاننا	دانش دانائی		دانست	میداند	بدان	دانندہ	حسابدان دانا	دانستہ
درخشیدن	چمکنا	درخش	درخشانیدن	درخشید	میدرخشد	بدرخش	درخشندہ	درخشان	درخشیدہ
درفشیدن	کانپنا چمکنا			درفشید	میدرفشد	بدرفش	درفشندہ		
درودن	کاٹنا	درو		درود	میدرود	بدرو	درودندہ		درویدہ
دریدن	پھاڑنا		درانیدن	درید	میدرد	بدر	درندہ	مردم در	دریدہ
دزدیدن	چرانا	دزدی		دزدید	میدزدد	بدزد	دزدندہ	آب دزد	دزدیدہ
دمیدن[52]	پھونکنا کھلنا پھیلنا	دم[53]	دمانیدن	دمید	میدمد	بدم	دمندہ	دمان	دمیدہ
دوختن	سینا	دوخت	دوزانیدن	دوخت	میدوزد	بدوز	دوزندہ	خیمہ دوز	دوختہ
دوشیدن	دوہنا		دوشانیدن	دوشید	میدوشد	بدوش	دوشندہ		دوشیدہ
دویدن	دوڑنا		دوانیدن	دوید	میدود	بدو	دوندہ	تیزرو دوان	دویدہ
دیدن	دیکھنا	دید بینش		دید	می بیند	ببین	بینندہ	بینا حق بین	دیدہ
			باب رای مہملہ						

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	مصدر متعدی	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
راندن	ہانکنا چلانا			راند	می راند	بران	رانندہ	حکمران	راندہ
ربودن	لیجانا اوچک لینا	ربودگی		ربود	می رباید	بربا	ربایندہ	دلربا	ربودہ
رخشیدن	چمکنا		رخشانیدن	رخشید	میرخشد	برخش	رخشندہ	رخشان	رخشیدہ
رزیدن	رنگنا			رزید	می رزد	برز	رزندہ	رنگرز	رزیدہ
رستن	چھوٹنا	رستگاری		رست				رستگار	رستہ
رُستن	اوگنا			رُست					رُستہ
رسیدن	پہنچنا	رسائی	رسانیدن	رسید	میرسد	برس	رسندہ	رسا فریادرس	رسیدہ
رشتن	کاتنا			رشت					رشتہ
رفتن	جانا چلنا	روش رفتار		رفت	میرود	برو	روندہ	روان گرمرو	رفتہ
رُفتن	بہارنا	رفت روب	روبانیدن	رُفت	می روبد	بروب	روبندہ	روبان خاکروب	رُفتہ
رقصیدن	ناچنا	رقص	رقصانیدن	رقصید	میرقصد	برقص	رقصندہ	رقصان	
رمیدن	بھاگنا	رم	رمانیدن	رمید	میرمد	برم	رمندہ	رمان	رمیدہ
رنجیدن	آزردہ ہونا	رنجش	رنجانیدن	رنجید	میرنجد	برنج	رنجندہ	زودرنج رنجان	رنجیدہ
روئیدن	اوگنا		رویانیدن	روئید	میروید		رویندہ	خودرو	روئیدہ
رہیدن	چھوٹنا	رہائی	رہانیدن	رہید	می رہد	برہ	رہندہ	رہا	رہیدہ
ریختن	چھٹکانا بیٹنا	ریزش		ریخت	میریزد	بریز	ریزندہ	عرق ریز	ریختہ
ریدن	ہگنا			رید	می رید	بری			

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	[illegible]	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل بسیط	اسم فاعل مرکب	اسم مفعول
رسیدن	کاتنا		رسید	میرسید	برس		رسینده		رسیده
باب زای معجمہ									
زادن	جننا			زاد					آدم زاد زاده
زائیدن	جننا	زائیدگی		زائید	می زاید	بزائی	زاینده	حادثہ زائے	زائیده
زاریدن	رونا	زاری		زارید	می زارد			زار	
زدن	مارنا	زنش زدو		زد	می زند	بزن	زننده	شمشیر زن کف زنان	زده
زدودن	صیقل کرنا	زدایش		زدود	میزداید	بزدائی	زداینده	غم زدائے	زدوده
زیستن	جینا			زیست	می زید	بزی	زنده		
باب زائی فارسی									
ژولیدن	اولجھنا			ژولید					ژولیده
باب سین مهمله									
ساختن	موافقت کرنا بنانا	سازش ساخت		ساخت	میسازد	بساز	سازنده	زره ساز	ساخته
سائیدن	پیسنا			سائید	میساید	بسائی	ساینده	سرسا	سائیده
سپردن	سونپنا	سپارش		سپرد	میسپارد	بسپار	سپارنده	جان سپار	سپرده
سپوختن	چبھونا نکالنا			سپوخت					سپوخته
سپوزیدن	چبھونا نکالنا			سپوزید	می سپوزد	بسپوز	سپوزنده		سپوزیده
ستاندن	لینا			ستاند	میستاند	بستان	ستاننده	کشورستان	ستانده

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	طریق تعدیه	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
ستائیدن	سراہنا	ستایش		ستائید	می ستاید	بستای	ستاینده	خودستا	ستائیده
ستدن	لینا	ستد		ستد					
ستردن	مونڈنا مُنڈوانا			سترد	می سترد		سترنده	استره	سترده
ستودن	تعریف کرنا			ستود					ستوده
ستیزیدن	لڑنا	ستیزه	ستیزانیدن	ستیزید	می ستیزد	بستیز	ستیزنده	ستیزان	ستیزیده
سرائیدن	گانا			سرائید	میسراید	بسرائی	سرائنده	نغمه سرا	سرائیده
سرشتن	گوندھنا	سرشت		سرشت					سرشته
سزیدن	لائق ہونا	سزا		سزید	می سزد		سزنده	سزاوار	
سفتن	بیندھنا			سفت					سفته
سگالیدن	اندیشہ کرنا	سگال		سگالید	می سگالد	بسگال	سگالنده	خیرسگال	سگالیده
سنجیدن	تولنا		سنجانیدن	سنجید	می سنجد	بسنج	سنجنده	گهرسنج	سنجیده
سوختن	جلنا جلانا روشن کرنا	سوخت سوزش	سوزانیدن	سوخت	میسوزد	بسوز	سوزنده	سوزان دلسوز	سوخته
سودن	گھسنا			سود					سوده
				باب شین معجمه					
شاشیدن	پیشاب کرنا			شاشید	می شاشد		شاشنده		شاشیده
شایستن	لائق ہونا			شایست	می شاید			شایان	شایسته
شپلیدن	پچوڑنا سیٹی بجانا		شپلانیدن	شپلید	می شپلد		شپلنده		شپلیده

۵۱ شرح این آتش جانسوز نه گفتن تا کی + سوختم سوختم این سوز نهفتن تا کی + ۵۲ دل را ز برق جلوهٔ جانانه سوختیم ۱۲ ۵۳ قندیل کعبه را الصنم خانه سوختیم ۱۲

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	طریق تعدیہ	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
شتافتن	دوڑنا	شتاب		شتافت	میشتابد	بشتاب	شتابنده	شتابان	شتابیده
شدن	جانا ہونا			شد	میشود	بشو	شونده		شده
شستن	دھونا	شست شو		شست	میشوید	بشوی	شوینده	پارچہ شو	شسته
شکستن [1]	توڑنا ٹوٹنا	شکن شکست		شکست	می شکند	بشکن	شکننده	بت شکن	شکسته
شکیبیدن	صبر کرنا	شکیبائی		شکیبید	می شکیبد	بشکیب	شکیبنده		شکیبیده
شکوخیدن [2]	ٹھوکر کھانا	شکوخ	شکوخانیدن	شکوخید	می شکوخد	بشکوخ	شکوخنده		
شگافتن	پھٹنا چیرنا	شگاف		شگافت	می شگافد	بشگاف	شگافنده	خارشگاف	شگافته
شگفتن	کھلنا	شگفت		شگفت	می شگفد				شگفته
شمردن	گننا	شمار		شمرد	می شمارد	بشمار	شمارنده	اختر شمار	شمرده
شناختن	پہچاننا	شناخت شناسائی		شناخت	میشناسد	بشناس	شناسنده	حق شناس شناسا	شناخته
شنفتن	سننا			شنفت					شنفته
شنیدن [3]	سننا سونگھنا	شنوائی		شنید	میشنود	بشنو	شنونده	شنوا سخن شنوا	شنیده
شوریدن	شور کرنا برہم ہونا	شورش	شورانیدن	شورید	میشورد			سلحشور	شوریده
شنودن	سننا	شنود		شنود					شنوده
			باب طای مطبقه						
طپیدن [4]	بیقرار ہونا	طپش	طپانیدن	طپید	می طپد	بطپ	طپنده	طپان	طپیده
طرازیدن	نقش کرنا	طراز		طرازید	میطرازد	بطراز	طرازنده	صورت طراز	طرازیده

[1] نظامی سے تو ئی کز شکستم رہائی دہی + دگر بشکنی مومیائی دہی ۱۲ [2] فخری سے ظلم از نہیب شاہ جہان تیز میگریخت + کاندر عدم فتاد شکوخید از کلوخ ۱۲ منہ [3] بہر دو معنی حافظ گوید سے بوئی خوش تو ہر کہ ز باد صبا شنید + از یار آشنا خبر آشنا شنید ۱۲ [4] طپیدن ہرچند کہ در اصل لغت بتای فوقانی است لیکن متاخرین اکثر بطای مطبقہ استعمال نمودند ۱۲

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	ماضی متعدی	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
طلبیدن	بلانا چاہنا	طلب		طلبیده	میطلبد	بطلب	طلبنده	طلبگار	طلبیده
				باب غین معجمه					
غارتیدن	لوٹنا بواو معروف	غارت		غارتید					غارتیده
غلطیدن	[illegible] بواو مجہول		غلطانیدن	غلطید	می غلطد	بغلط	غلطنده	غلطان	غلطیده
غنودن	اونگھنا	غنودگی		غنود					غنوده
				باب فاء					
فتادن	گرنا پڑنا			فتاد	می فتد				فتاده
فرستادن	بھیجنا			فرستاد	میفرستد	بفرست	فرستنده		فرستاده
فرسودن	گھسنا	فرسودگی		فرسود	میفرساید	بفرسای	فرساینده	جانفرسای	فرسوده
فرمودن	فرمانا	فرمایش		فرمود	میفرماید	بفرمای	فرماینده	کارفرما	فرموده
فروختن	بیچنا	فروخت فروش	فروشانیدن	فروخت	میفروشد	بفروش	فروشنده	حلوافروش	فروخته
فریفتن	فریب کھانا فریب دینا	فریب		فریفت	می فریبد	بفریب	فریبنده	ابله فریب	فریفته
فزودن	زیاده کرنا زیاده ہونا	فزایش		فزود	میفزاید	بفزای	فزاینده	راحت افزا	فزوده
فسردن	ٹھٹھرنا			فسرد					فسرده
فشاندن	جھاڑنا			فشاند	میفشاند	بفشان	فشاننده	درفشان	فشانده
فشردن	نچوڑنا گڑونا	فشار	فشارانیدن	فشرد	می فشرد	بفشر	فشارنده	جگرفشار	فشرده
فگندن	ڈالنا			فگند	می فگند	بفگن	فگننده	سایه فگن	فگنده

مصادر	معنی مصدر	حاصل مصدر	طریق تعدیہ	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل بنائیت	اسم فاعل ترکیبی	اسم مفعول
فهمیدن	سمجھنا	فهم	فهمانیدن	فهمید	می فهمد	بفهم	فهمنده	سخن فهم	فهمیده
باب کاف تازی									
کاستن	گھٹنا، گھٹانا[1]			کاست					کاسته
کاشتن	بونا			کاشت	می کارد	بکار	کارنده	تخم کار	کاشته
کافتن	کھودنا			کافت		بکاف			کافته
کاویدن	کھودنا	کاوش		کاوید	می کاود	بکاو	کاونده		کاویده
کاهیدن	گھٹنا، گھٹانا[2]	کاهش		کاهید	میکاهد	بکاه	کاهنده	جانکاه	کاهیده
کردن	کرنا	کار، کردار	کنانیدن	کرد	میکند	بکن	کننده	نصیحت کن، گریه کنان	کرده
کشادن	کھلنا، کھولنا[3]	کشایش		کشاد	میکشاید	بکشا	کشاینده	مشکلکشا	کشاده
کُشتن	مار ڈالنا	کشش		کشت	میکشد	بکش	کشنده	دشمن کش	کُشته
کِشتن	بونا	کشت		کِشت					کِشته
کشودن	کھلنا، کھولنا	کشود		کشود					کشوده
کشیدن	کھینچنا	کشش		کشید	میکشد	بکش	کشنده	گردن کش، دامن کشان	کشیده
کفیدن	پھٹنا			کفید					کفیده
کندن	کھودنا			کند	میکند	بکن	کننده	چاه کن	کنده
کندیدن	کھودنا		کندانیدن	کندید	میکندد	بکن			کندیده
کوشیدن	کوشش کرنا			کوشید	میکوشد	بکوش	کوشنده	سخت کوش	کوشیده

ط۵۱ زلیخا بچو مه میکاست سالی + پس از سالی که بدر شد هلالی ۱۲ ط۵۲ مه شد تمام تا چو رخ او شود نشد + کاهید باز تا خم ابرو شود نشد ۱۲ ط۵۳ گریان جگر زمین کشادند + وان کان نمک درو نهادند ۱۲ ۱۲

نوفتن

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	مصدر متعدی	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
کوفتن	کوٹنا	کوفت	کوبانیدن	کوفت	می کوبد	بکوب	کوبنده	کوبان زرکوب	کوفته
باب کاف فارسی									
گداختن	پگھلنا، پگھلانا	گداز		گداخت	میگدازد	بگداز	گدازنده	جانگداز	گداخته
گذاشتن	چھوڑنا	فروگذاشت		گذاشت	میگذارد	بگذار	گذارنده		گذاشته
گذشتن	گذرنا		گذرانیدن	گذشت	میگذرد	بگذر	گذرنده	جگرگذار	گذشته
گرائیدن	خواہش کرنا	گرایش		گرائید	میگراید	بگرای	گراینده		گرائیده
گردیدن	پھرنا ہونا	گردش	گردانیدن	گردید	میگردد	بگرد	گردنده	کوچہ گرد گردان	گردیده
گرفتن	پکڑنا، لینا، فرض کرنا	گرفت گیرائی		گرفت	میگیرد	بگیر	گیرنده	دامن گیر	گرفتار گرفته
گرویدن	رغبت کرنا	گرویدگی		گروید	میگرود		گرونده		گرویده
گریختن	بھاگنا	گریز		گریخت	میگریزد	بگریز	گریزنده	گریزان	گریخته
گریستن	رونا	گریه		گریست	میگرید	بگری	گرینده	گریان	گریسته
گزاردن	ادا کرنا	گزارش		گزارد	میگذارد	بگزار	گزارنده	نمازگزار	گزارده
گزیدن	کاٹ کھانا	گزیدگی		گزید	میگزد میگزاید	بگز بگزائے	گزنده	مردم گزای لب گزان	گزیده
گُزیدن	چن لینا			گزید	میگزیند	بگزین	گزینده	خلوت گزین	گزیده گزین
گساردن	چھوڑنا کھانا			گسارد	میگسارد	بگسار	گسارنده	غمگسار	گسارده
گستردن	بچھانا		گسترانیدن	گسترد	میگسترد	بگستر	گسترنده	گرم گستر	گسترده
گُسستن	ٹوٹنا تار توڑنا			گست					گسسته

۱ نظامی سے گدازند چون موم در آفتاب ٭ بموی چنان بستہ در دیدہ خواب ۱۲ ۲ ظہوری سے خوش آنکہ گداز دلقت مہرت عشق کیفش ٭ عشق تو گرفتست عیار ہوس ما ٭ ۳ سعدی سے زعصیان کند ہوشمند احتراز ٭ کہ از آب باشد شکر را گداز ٭

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	مصدر متعدی	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل بیان ثبات	اسم فاعل بیان حالیہ	اسم مفعول
گسیختن	ٹوٹنا توڑنا			گسیخت	میگسلد	بگسل	گسلنده	پیمان گسل	گسیخته
گشتن[۵۱]	پھرنا ہونا	گشت گشتگی		گشت					گشته
گفتن	کہنا			گفت	میگوید	بگو	گوینده	گویان گویا	گفته
گماشتن	مقرر کرنا	گویائی گفتار		گماشت	می گمارد	بگمار	گمارنده		گماشته
گنجیدن[۵۲]	سمانا	گنجایش		گنجید	میگنجد	بگنج	گنجنده		گنجیده
گواریدن بضم۱۲	ہضم ہونا	گوارش		گوارید	میگوارد	بگوار	گوارنده	گوارا	گواریده

باب لام

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	مصدر متعدی	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل بیان ثبات	اسم فاعل بیان حالیہ	اسم مفعول
لائیدن	شور کرنا بیہوده بکنا			لائید	می لاید[۵۳]	بلای	لاینده		
لافیدن	فضول بکنا	لاف		لافید	می لافد	بلاف	لافنده		
لرزیدن	کانپنا	لرزش	لرزانیدن	لرزید	میلرزد	بلرز	لرزنده	لرزان	لرزیده
لغزیدن	پھسلنا	لغزش	لغزانیدن	لغزید	می لغزد	بلغز	لغزنده	لغزان	لغزیده
لیسیدن	چاٹنا		لیسانیدن	لیسید	میلیسد	بلیس	لیسنده	کاسہ لیس	لیسیده

۵۲ نگنجد کرمهای حق در قیاس۱۲

باب میم

۵۳ چه تفاوت کند که سگ لاید۱۲

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	مصدر متعدی	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل بیان ثبات	اسم فاعل بیان حالیہ	اسم مفعول
مالیدن	ملنا	مالش		مالید	میمالد	بمال	مالنده	عدومال مالان	پامال مالیده
ماندن	رہنا	ماندگی		ماند	میماند	بمان	ماننده	شادمان	مانده
مانستن	مشابہ ہونا	مانائی		مانست	میماند	بمان	ماننده	مانا	
مردن	مرنا			مرد	می میرد	بمیر	میرنده		مرده

۵۱ مولانا روم فرماید ؎ چون از وگشتی همه چیز از تو گشت ٭ چون از وگشتی همه چیز از تو گشت + در یک شعر هر دو معنی حاصل است۱۲

مصدر	معنے مصدر	حاصل مصدر	طریق تعدیہ	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
مکیدن	چوسنا		مکانیدن	مکید	می مکد	بمک	مکنده		مکیده
				باب نون					
نازیدن	ناز کرنا	ناز		نازید	می نازد	بناز	نازنده	نازان	نازیده
نالیدن	شور کرنا	نالش		نالید	مینالد	بنال	نالنده	نالان	نالیده
نامیدن	نام رکھنا			نامید	می نامد		نامنده		نامیده
نبشتن	لکھنا			نبشت					نبشته
نشستن	بیٹھنا		نشانیدن	نشست	می نشیند	بنشین	نشیننده	خاک نشین	نشسته
نکوهیدن	ملامت کرنا بدی کرنا	نکوهش		نکوهید	می نکوهد		نکوهنده		نکوهیده
نگاشتن	لکھنا	نگارش		نگاشت	می نگارد	بنگار	نگارنده	صورت نگار	نگاشته
نگریستن	دیکھنا	نگرانی		نگریست	می نگرد	بنگر	نگرنده	نگران	نگریسته
[illegible]ن[5]	[illegible]	نمود نمایش		نمود	می نماید	بنمائی	نماینده	نمودار نمایان رہنما	نموده
[illegible]تن	نوازنا بجانا	نوازش		نواخت	می نوازد	بنواز	نوازنده	بنده نواز	نواخته
نوردیدن	لپیٹنا	نورد		نوردید	می نوردد	بنورد	نوردنده	ره نورد	نوردیده
نوشتن[2]	لپیٹنا			نوشت					نوشته
نوشتن	لکھنا	نوشت	نویسانیدن	نوشت	مینویسد	بنویس	نویسنده	نویسان خوشنویس	نوشته
نوشیدن	پینا	نوش	نوشانیدن	نوشید	می نوشد	بنوش	نوشنده	مینوش	نوشیده
نهادن	رکھنا			نهاد	می نهد	بنه	نهنده	منت نه	نهاده

۵۱ سعدی گوید سے دو صورت گفتی یکے نیست بیش * نموده در آئینہ ہمتای خویش * نظامی گوید سے نمایم کہ چون حکمرانی درست * برین حکم زن دان دگر حکم تست * چو زنگی نمود ہمچنان بازئی * ز رومی نماید عنان تازئی * ہر معنے لفظ نمودن در ہر سہ شعر حاصل است ۱۲ ۵۲ بنا کرد و نان داد لشکر نواخت ۱۲ ۵۳ بکسر اول و ثانی و بضم اول ہم آمده ۱۲

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	طریق تعدیہ	ماضی مطلق	حال	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
نهفتن بکسرۂ اول وضم ثانی	چھپانا چھپنا			نهفت					نهفته
نیوشیدن	سننا			نیوشید	می نیوشد	بنیوش	نیوشنده	سخن نیوش	نیوشیده
				باب واو					
واخیدن	ڈھلکنا			واخید	می واخد		واخنده		واخیده
ورزیدن	اختیار کرنا مشق کرنا	ورزش		ورزید	می ورزد	بورز	ورزنده	ورزان	ورزیده
ورغلانیدن	بہکانا			ورغلانید	می ورغلاند		ورغلاننده		ورغلانیده
وزیدن	ہوا چلنا			وزید	می وزد	بوز	وزنده	وزان	وزیده
چو باد صبا در گلستان وزد ۱۲				باب ہای ہوز					
هراسیدن	ڈرنا	هراس	هراسانیدن	هراسید	می هراسد	بهراس	هراسنده	هراسان	هراسیده
هشتن	چھوڑنا			هشت					هشته
هلیدن	چھوڑنا		هلید	می هلد	بهل	هلنده			هلیده
				باب یای تحتانی					
یارستن	سکنا	یارائی		یارست	می یارد				یارسته
یافتن	پانا			یافت	می یابد	بیاب	یابنده	کامیاب	یافته

تمت

الحمد للہ والمنہ کہ این رسالہ نادر المسمی بہ صفوۃ المصادر کہ برای اطفال خیلی نافع بود اما در اکثر رسائل مطبوعہ لاہور وغیرہ اغلاط کثیرہ مرئی میشد لہذا متوقع اجر عظیم قاضی محمد عبد الکریم نقل از کتاب مطبوعہ مطبع نظامی کہ از [illegible] مطبع مملوکہ خود ماہی [illegible] بہ تصحیح تام طبع کردہ مفید اطفال نوآموز گردانید جنوری سنہ ۱۹۰۱ء